**­**

عقل مند انسان

**(عقیدے کے بارے پراپر گائڈ)**

**عبداﷲ اردو**

****

**بسم الله الرحمن الرحیم**

يه كتاب **عقيده لائبريرى** سے ڈاؤن لوڈ كى گئى هے.

[**http://www.aqeedeh.com/ur/**](http://www.aqeedeh.com/ur/)

|  |  |  |  |  |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| book@aqeedeh.com | |  | E-mail: | |
| **اردو زبان ميں بعض مفيد اسلامى ويب سائٹس:** | | | |
| www.kitabosunnat.com  ww.muhammadilibrary.com  islamqa.info/ur/  www.quran-o-sunnah.com  www.deeneislam.com  www.nadwatululama.org | | |  | www.aqeedeh.com  www.ahlehaq.org/hq/  www.islamhouse.com  www.eeqaz.com  www.tauheed-sunnat.com/sunnat  www.khatm-e-nubuwwat.com  islamic-forum.net |

فهرست كتاب

[فهرست كتاب 3](#_Toc344423644)

[پیش لفظ 5](#_Toc344423645)

[پہلی فصل پیش کردہ ٹائم ٹیبل: 5](#_Toc344423646)

[دوسری فصل 7](#_Toc344423647)

[تیسری فصل 11](#_Toc344423648)

[چوتھی فصل 16](#_Toc344423649)

[پانچویں فصل 18](#_Toc344423650)

[چھٹی فصل 22](#_Toc344423651)

[ساتویں فصل 26](#_Toc344423652)

[آٹھویں فصل: 28](#_Toc344423653)

[نویں فصل 32](#_Toc344423654)

[دسویں فصل 36](#_Toc344423655)

[گیارہویں فصل 39](#_Toc344423656)

[بارہویں فصل 44](#_Toc344423657)

[تیرھویں فصل 49](#_Toc344423658)

[چودھویں فصل 54](#_Toc344423659)

[پندرھویں فصل 58](#_Toc344423660)

[سولھویں فصل 62](#_Toc344423661)

[سترھویں فصل 65](#_Toc344423662)

[اٹھارہویں فصل 69](#_Toc344423663)

[انیسویں فصل 72](#_Toc344423664)

[بیسویں فصل 76](#_Toc344423665)

[اکیسویں فصل 82](#_Toc344423666)

[بائیسویں فصل 85](#_Toc344423667)

[تیئیسویں فصل 89](#_Toc344423668)

[چوبیسویں فصل 93](#_Toc344423669)

[پچیسویں فصل 97](#_Toc344423670)

[چھبیسویں فصل 100](#_Toc344423671)

[ستائیسویں فصل 104](#_Toc344423672)

[اٹھائیسویں فصل 109](#_Toc344423673)

[انتیسویں فصل 113](#_Toc344423674)

[تیسویں فصل خوبصورت خاتمہ 116](#_Toc344423675)

[منابع: 118](#_Toc344423676)

پیش لفظ

بے شک تمام تعریفیں ثابت ہیں اللہ تعالی کیلئے، ہم اسکی ہی تعریف کرتے ہیں، اس سے ہی مدد مانگتے ہیں؛ اور ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں اپنے نفوس کے شر اور اپنے اعمال کی برائیوں سے. جس کو اللہ ہدایت دیتاہے تو اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرتا ہے تو اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں. اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہی ہےجسکا کوئی شریک نہیں، اور ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ حضرت محمد۔۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔درود ہو ں آپ پر، آپکی آل پر، اور آپکے اصحاب پر، اور قیامت کے دن تک انکی پیروی کرنے والوں پر.

ہم آپکو اس کتاب کے پڑہنے پر خوش آمدید کہتے ہیں جو اللہ تعالی کے فضل کرم سے اور کچھ دوستوں کے بھر پور تعاون سے آج پایۂ تکمیل کو پہنچی .

اس کتاب میں ایمان اور عقیدے کے بارے میں گفتگو کی گئ ہے جو انسان کی زندگی میں اہم چیزیں ہیں، اور ہر انسان اس میں سوچ بچار کرتا ہے دینی اور اجتماعی دُوری کے باوجود.

اور یہ کتاب تیس فصلوں میں تقسیم کی گئی ہے؛ اور ہر فصل کو پڑھنے کیلئے پندره منٹ چاہیئے ہیں؛ لیکن آپ سے درخواست ہے کہ آپ ہر فصل کو چو بیس گھنٹوں میں ایک بار پڑھئیے اور بہتر یہ ہے کہ اس دوران ہر چیپڑ میں سوچئیے، اور اس کو تنگی نظر سے پڑھیئے.

سچ بات یہ ہے کہ اس کتاب کے دو مؤلف ہیں پہلا مؤلف وہ کہ جس نے اس کتاب کو اس شکل میں آپکے سامنے پیش کیا، اور دوسرا مؤلف تو خود پٹرھنے والا ہے؛ کیوں کہ ان فصلوں میں آپ كا سوچ بچار کرنا ایک باقاعده ایسی لائن ہے جو آپ كو اس کتاب کے آخر تک پہنچاتی ہے.

اگر آپ نے اس کتاب کو صحیح طرح سے نہ پڑھا یا اسکے ٹائم ٹیبل کے خلاف پڑھا تو یہ آپ كو اس ٹار گٹ تک نہیں پہنچائے گی جہاں تک آپ پہنچنا چاہیں گے.

پہلی فصل پیش کردہ ٹائم ٹیبل:

1- ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ اس کتاب کی ہر فصل ایک الگ الگ کتاب کی حیثیت سے پڑھیئے کہ اس کی اقل مدت ایک یا دو ماہ ہو.

2- ہر فصل کو پڑھنے کیلئے ایک وقت مقرر کر لىجئے جو کہ چو بیس گھنٹوں سے زیادہ نہ ہو.

3- ان پیروں اور فصلوں کو چو بیس گھنٹوں میں پڑھنے کے بعدسوچئیے.

4- اگر کوئی سوال آپكے ذھن میں آئےتو پڑھنے کو مت روکئے بلکہ جاری رکھیئے تو آنے والی فصلوں میں جواب مل جائے گا.

5- پڑھنے والے کا سوچنا ہی اس کتاب کا بنیادی مقصد ہے جب وہ ہر فصل کو پڑھنے کے بعد سوچتا ہے .

6- ہر فصل کو پڑھنے کے بعد ایک سوال پیدا کرنا یہی تفکیر کی ابتدا ہےفصلوں کی جانچ کرنے میں.

7- فصول میں قرآن مجید اور عقل سے استدلال کیا گیا ہے۔کسی خاص مذہب کے بارے نہیں۔ بلکہ یہ خطاب سب مسلمانوں سے ہے.

8- پہلی فصلوں کو پڑہنے کے بعد مت روکيں؛ بلکہ جاری رکھیئے کیوں كه یہ مقدمة ہے اوراس کتاب کی اہم بحوث تک پہنچنے کیلئے ذہن تیار ہی ہو ہی جائیگا.

9- جسطرح کہ آپ جانتے ہیں کہ بہت سے لوگوں کے پاس کتابوں کو پڑھنے كىلئے وقت ناکافی ہوتاہے؛ اس لیے اس کتاب کو حسب استطاعت مختصر کیا گیا ہے .

10- یہ کتاب اس لیے بھی بہت اہم ہے کہ اس میں آپ كى جگہ کوئی اور نہیں سوچ سکتا، جو کچھ بھی افکار ڈالے گی ، تو آپ کو پڑھنا اور سوچنا چاہیے، اور جوکوئی بھی دین اور اہل دین کی پیروی کرتا ہے تو دین کی حقیقت کو پا لیتا ہے.

کتاب کی پہلی قسم اس کی بحوث تک پہنچانے کا دروازہ ہے؛ جب تم پہلی فصل پڑھو گے تو اس میں مقدمه اور مطالعه کرنے کا طریقہ ہے. آخر میں یاد دھانی کیلئے آپ سے التماس ہے کہ اس کتاب میں تفکیر کو پکا کیجئے.

**سوچنے کیلئے سوال:** کیا آپ جانتے ہیں کہ کس لیے سوچ و بچار کی جاتی ہے؟

**منتخب آیہ**: ﴿وَهُوَ ٱلَّذِي مَدَّ ٱلۡأَرۡضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَٰسِيَ وَأَنۡهَٰرٗاۖ وَمِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ جَعَلَ فِيهَا زَوۡجَيۡنِ ٱثۡنَيۡنِۖ يُغۡشِي ٱلَّيۡلَ ٱلنَّهَارَۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَٰتٖ لِّقَوۡمٖ يَتَفَكَّرُونَ ٣﴾ [الرعد: 3].

اور اُسی نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑاور دریا بنائے اور زمین میں ہر ایک پھل دوقسم کا بنایا دن کو رات سے چھپا دیتا ہے بے شک اس میں سوچنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں (۳)

دوسری فصل

آج لوگ اللہ سے محبت کیوں نہیں کرتے اور اس سے کیوں نہیں ڈرتے ؟ کس لیے ہم ایک لمحہ بھی اللہ سبحانہ کے بارے نہیں سوچتے . ہم ان سوالات کے جوابات دینے کی کوشش کریں گے.

ہم انسان کو ایمان اور عقیدے میں سوچ بچار کے لحاظ چار قسموں میں بانٹتے ہیں:

پہلی قسم کے لوگ: وہلوگ جوکسی چیز کی پیروی نہیں کرتے ، اور نہ ہی دین، ایمان اور عقیدے کا اہتمام کرتے ہیں، اورنہ موت کے بعد والی زندگی کے بارے میں سوچتے ہیں؛ بلکہ وہ صرف کھانے پینے، رہنے سہنےاور کام کاج کا سوچتے ہیں...اللہ اورعبادات کو،اور قیامت کے دن کو بھول جاتے ہیں. اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد گرامی ہے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَلۡتَنظُرۡ نَفۡسٞ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٖۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ ١٨ وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ نَسُواْ ٱللَّهَ فَأَنسَىٰهُمۡ أَنفُسَهُمۡۚ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَٰسِقُونَ ١٩﴾ [الحشر: 18-19].

اے ایمان والو الله سے ڈرو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیئے کہ اس نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے اور الله سے ڈرو کیوں کہ الله تمہارے کاموں سے خبردار ہے (﻿۱۸﻿) اور ان کی طرح نہ ہوجاؤ جنہوں نے الله کو بھلا دیاپھر الله نے بھی ان کو (ایسا کر دیا) کہ وہ اپنے آپ ہی کو بھول گئے یہی لوگ نافرمان ہیں (﻿۱۹﻿)

اور يہ بھی فرمايا:

﴿مَن يَهۡدِ ٱللَّهُ فَهُوَ ٱلۡمُهۡتَدِيۖ وَمَن يُضۡلِلۡ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡخَٰسِرُونَ ١٧٨ وَلَقَدۡ ذَرَأۡنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرٗا مِّنَ ٱلۡجِنِّ وَٱلۡإِنسِۖ لَهُمۡ قُلُوبٞ لَّا يَفۡقَهُونَ بِهَا وَلَهُمۡ أَعۡيُنٞ لَّا يُبۡصِرُونَ بِهَا وَلَهُمۡ ءَاذَانٞ لَّا يَسۡمَعُونَ بِهَآۚ أُوْلَٰٓئِكَ كَٱلۡأَنۡعَٰمِ بَلۡ هُمۡ أَضَلُّۚ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡغَٰفِلُونَ ١٧٩ وَلِلَّهِ ٱلۡأَسۡمَآءُ ٱلۡحُسۡنَىٰ فَٱدۡعُوهُ بِهَاۖ وَذَرُواْ ٱلَّذِينَ يُلۡحِدُونَ فِيٓ أَسۡمَٰٓئِهِۦۚ سَيُجۡزَوۡنَ مَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ١٨٠﴾ [الأعراف: 178-180].

جسے الله تعالیٰ ہدایت دے وہی راہ پاتا ہے اور جسے گمراہ کر دےپس وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں (﻿۱۷۸﻿) اور ہم نے دوزخ کے لیے بہت سے جن اور آدمی پیدا کیے ہیں ان کے دل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی گمراہی میں زیادہ ہیں یہی لوگ غافل ہیں (﻿۱۷۹﻿) اور سب اچھے نام الله ہی کے لیے ہیں سو اسے انہیں نامو ں سے پکارو اور چھوڑ دو ان کو جو الله کے نامو ں میں کجروی اختیار کرتے ہیں وہ اپنے کیے کی سزا پا کر رہیں گے (﻿۱۸۰﻿)

دوسری قسم کے لوگ: وہ لوگ جوایمان، عقیدے اور موت کے بعد والی زندگی، نماز،روزے کا اہتمام کرتے ہیں، اورہرعمل جو اللہ سبحانہ وتعالی کےقریب کرے اور وہ کو شش کرتے ہیں کہ جنت اوراللہ کی رضا کو بغیر کسی گناہ اور خطاکے پالیں ؛ لیکن ان لوگوں کاایمان، اورعقیدے کا اہتمام کرنےکےباوجود ان کی مشکل کا اصلی سبب یہ ہے کہ وہ ایمان، عقیدے کے بارے میں ولادت سے لیکر مرنےتک کبھی بھی نہیں سوچتے. وہ ایمان اور عقیدے کے بارے میں وہی فکر رکھتے ہیں جو انہیں اپنے ماں باپ سے وراثت میں ملی ہے،اور اگر آپ ان سے اس بارے سوال کریں تو وہ وہی جواب دیں گے جیسے انکے آباء واجداد نے دیا،اور جوآپ انکی تقلید کے بارے میں انکی آراء اور افکار اور دراسی کتب میں پڑھتےآئے اور انکے آباء واجداد سے جانتے ہو. اللہ تعالی نے قرآن میں انکی وضاحت یوں فرمائی ہے

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ كُلُواْ مِمَّا فِي ٱلۡأَرۡضِ حَلَٰلٗا طَيِّبٗا وَلَا تَتَّبِعُواْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيۡطَٰنِۚ إِنَّهُۥ لَكُمۡ عَدُوّٞ مُّبِينٌ ١٦٨ إِنَّمَا يَأۡمُرُكُم بِٱلسُّوٓءِ وَٱلۡفَحۡشَآءِ وَأَن تَقُولُواْ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعۡلَمُونَ ١٦٩ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ٱتَّبِعُواْ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ قَالُواْ بَلۡ نَتَّبِعُ مَآ أَلۡفَيۡنَا عَلَيۡهِ ءَابَآءَنَآۚ أَوَلَوۡ كَانَ ءَابَآؤُهُمۡ لَا يَعۡقِلُونَ شَيۡ‍ٔٗا وَلَايَهۡتَدُونَ ١٧٠﴾ [البقرة: 168-170].

اے لوگو ان چیزوں میں سے کھاؤ جو زمین میں حلال پاکیزہ ہیں اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے (﻿۱۶۸﻿) وہ تو تمہیں برائی اور بے حیائی ہی کا حکم دے گا اور یہ کہ الله کے ذمے تم وہ باتیں لگاؤ جنہیں تم نہیں جانتے (﻿۱۶۹﻿) اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو الله نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھی راہ پائی ہو (﻿۱۷.﻿)

تیسری قسم کے لوگ: وہ لوگ جوایمان، عقیدے اور موت کے بعد والی زندگی کا اہتمام کرتے ہیں، اوران مسائل کو پڑھنےکی بہت کوشش کرتے ہیں جو عقیدہ،دین،روحانیت اور موت کے بعد والی زندگی میں رابطہ کرتے ہیں،اور ایمان کے بارے میں،انسانیت کی حقیقت اور موت کے بعد والی زندگی کے بارے میں بہت سوچتے ہیں، اور ان کے پاس اس بارے میں سوچنے کا خاص وقت بھی ہوتا ہے؛ لیکن ان کی مشکل کا اصلی سبب یہ ہے کہ وہ اپنے تواہم اور گمان کا شکار رہتے ہیں، ہمیشہ وہ مکتبوں میں فلسفہ اور اس کے مفاہیم جو انسان کیطرف آسمانی کتب سے نازل ہوئے ہیں، غور کرتے ہیں کہ اگر قرآن میں یہ مفاہیم۔ قیامت، فرشتے،جنات...کہ کس طرح انسان ان مفاہیم تک پہنچتا ہے. اللہ تعالی نے قرآن میں ما وراء الطبیعت کے مفاہیم کے بارے میں یوں فرمایا :

﴿وَٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَهُمۡ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقۡضَىٰ عَلَيۡهِمۡ فَيَمُوتُواْ وَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُم مِّنۡ عَذَابِهَاۚ كَذَٰلِكَ نَجۡزِي كُلَّ كَفُورٖ ٣٦ وَهُمۡ يَصۡطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَآ أَخۡرِجۡنَا نَعۡمَلۡ صَٰلِحًا غَيۡرَ ٱلَّذِي كُنَّا نَعۡمَلُۚ أَوَ لَمۡ نُعَمِّرۡكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ ٱلنَّذِيرُۖ فَذُوقُواْ فَمَا لِلظَّٰلِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ٣٧ إِنَّ ٱللَّهَ عَٰلِمُ غَيۡبِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ إِنَّهُۥ عَلِيمُۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ٣٨ هُوَ ٱلَّذِي جَعَلَكُمۡ خَلَٰٓئِفَ فِي ٱلۡأَرۡضِۚ فَمَن كَفَرَ فَعَلَيۡهِ كُفۡرُهُۥۖ وَلَا يَزِيدُ ٱلۡكَٰفِرِينَ كُفۡرُهُمۡ عِندَ رَبِّهِمۡ إِلَّا مَقۡتٗاۖ وَلَا يَزِيدُ ٱلۡكَٰفِرِينَ كُفۡرُهُمۡ إِلَّا خَسَارٗا ٣٩﴾ [فاطر: 36-39].

اورجو منکر ہو گئے ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے نہ ان پر قضا آئے گی کہ مرجائیں اور نہ ہی ان سے اس کا عذاب ہلکا کیا جائے گا اس طرح ہم ہر ناشکرے کو سزا دیا کرتے ہیں (﻿۳۶﻿) اوروہ اس میں چلائیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں نکال ہم نیک کام کریں برخلاف ان کاموں کے جو کیا کرتے تھے (الله فرمائيں گے) کیا ہم نےتمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی جس میں سمجھنے والا سمجھ سکتا تھا اور تمہارے پاس ڈرانے والا آیا تھا پس مزہ چکھو پس ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (﻿۳۷﻿) بے شک الله آسمانوں اور زمین کے غیب جانتا ہے بے شک وہ سینوں کے بھید خوب جانتا ہے (﻿۳۸﻿) وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں قائم مقام بنایا پس جو کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اسی پر ہوگا اور کافروں کا کفر ان کے رب کے ہاں ناراضگی کے سوا اور کچھ نہیں زیادہ کرتا (﻿۳۹﻿)

اور يہ بھی فرمايا:

﴿قُل لَّا يَعۡلَمُ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ ٱلۡغَيۡبَ إِلَّا ٱللَّهُۚ وَمَا يَشۡعُرُونَ أَيَّانَ يُبۡعَثُونَ ٦٥ بَلِ ٱدَّٰرَكَ عِلۡمُهُمۡ فِي ٱلۡأٓخِرَةِۚ بَلۡ هُمۡ فِي شَكّٖ مِّنۡهَاۖ بَلۡ هُم مِّنۡهَا عَمُونَ ٦٦﴾ [النمل: 65-66].

کہہ دے الله کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا اور انہیں اس کی بھی خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے (﻿۶۵﻿) بلکہ آخرت کے معاملے میں تو ان کی سمجھ گئی گزری ہے بلکہ وہ اس سے شک میں ہیں بلکہ وہ اس سے اندھے ہی ہیں (﻿۶۶﻿)

تو ہم غیب کے متعلق مفہوم کی مثال یوں سمجھ سکتے ہیں (قیامت، فرشتے،جنات...) جو کتب سماویہ سے فقط انسانیت کیطرف منتقل ہوئی ہیں، کوئی بھی انسان عقل کے ذریعے ان مفاہیم تک نہیں پہنچ سکتا. اگر انسان عقیدة کے مفاہیم کو مکتبِ فلسفہ انسانیت میں تلاش کرے تو کھلی گمراہی میں بھٹکے گا؛ کیوں کہ یہ صرف انسانی ذہن کی بنی ہوئی چیز ہے. اللہ تعالی نے ما وراء الطبیعت کے مفاہیم کی پیروی کرنے والوں کاوصف یوں بیان فرمایا :

﴿وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدۡقٗا وَعَدۡلٗاۚ لَّا مُبَدِّلَ لِكَلِمَٰتِهِۦۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ ١١٥ وَإِن تُطِعۡ أَكۡثَرَ مَن فِي ٱلۡأَرۡضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنۡ هُمۡ إِلَّا يَخۡرُصُونَ ١١٦ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعۡلَمُ مَن يَضِلُّ عَن سَبِيلِهِۦۖ وَهُوَ أَعۡلَمُ بِٱلۡمُهۡتَدِينَ ١١٧﴾ [الأنعام: 115-116].

اور تیرے رب کی باتیں سچائی اور انصاف کی انتہائی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اس کی باتو ں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور وہ سننے والا جاننے والا ہے (﻿۱۱۵﻿) اور اگر تو کہا مانے گا اکثر ا‘ن لوگو ں کا جو دنیا میں ہیں تو تجھے الله کی راہ سے ہٹا دیں گے وہ تو اپنے خیال پر چلتے اور قیاس آرائیاں کرتے ہیں (﻿۱۱۶﻿) تیرا رب خوب جانتا ہے اسے جو اس کے راہ سے ہٹ جاتا ہے اور سیدھے راستہ پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے (﻿۱۱۷﻿)

چوتھی قسم کے لوگ: وہ لوگ جو عقیدہ اور موت کے بعد والی زندگی کا اہتمام کرتے ہیں، دین، روحانیت، غیب اور موت کے بعد کی زندگی کے بارے میں غور و فکر کرتے ہیں اور صرف قرآن کریم میں غیب کے متعلق مفاہیم کو قبول کرتے ہیں. کیونکہ وہ ایمان کا ایک ہی مرجع ہے ،اور عقیدے کا اہتمام کرتے ہیں اور اس میں جدوجہد کرتے ہیں اور صرف تقلید کو قبول نہیں کرتے، اور وہ اس بات کے قائل ہیں کہ ا ﷲ کی کلام بلند ہے اور ا س سے کوئی چیز بلند نہیں. اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کویوں بیان فرمایا ہے:

﴿ٱلَّذِينَ يُؤۡمِنُونَ بِٱلۡغَيۡبِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقۡنَٰهُمۡ يُنفِقُونَ ٣ وَٱلَّذِينَ يُؤۡمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيۡكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبۡلِكَ وَبِٱلۡأٓخِرَةِ هُمۡ يُوقِنُونَ ٤ أُوْلَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدٗى مِّن رَّبِّهِمۡۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ ٥﴾ [البقرة: 3-5].

جو بن دیکھے ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں ا ور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں خرچ کرتے ہیں (﻿۳﻿) اور جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو اتارا گیا آپ پراور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں (﻿۴﻿) وہی لوگ اپنے رب کے راستہ پر ہیں اور وہی نجات پانے والے ہیں (﻿۵﻿).

آج اکثر لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ بہتر راستے اور اچھے مقصد کے پیروکار ہیں اور وہ اپنی متعصبانہ اور جاہلانہ آراء سے لوگوں کو مجبور کرتے ہیں، اور دوسروں کی آراء کا خیال نہیں کرتے کیونکہ وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ بہتر اور اچھی فکر والے ہیں اس لیے انہیں دوسروں کو سننے کی کوئی ضرورت نہیں. جب کوئی خاص مکتب فکر میدان میں آتا ہے اور وہ انسانیت کی خوش بختی کی بات کرتا ہے تو وہ متعصبین (تنگ نظر) اس خوش بختی کو برداشت نہیں کرتے کیونکہ وہ ہمیشہ اپنی آراء کو دوسروں پر فوقیت دیتے ہیں، جب ہم چاہتے ہیں کہ ہم بلندہوں تو کیا زندگی میں ہمارے پاس بہتر مکتب فکر ہے کس تعصب سےکھولیں اور تنقید کو سنیں.

﴿وَٱلَّذِينَ ٱجۡتَنَبُواْ ٱلطَّٰغُوتَ أَن يَعۡبُدُوهَا وَأَنَابُوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ لَهُمُ ٱلۡبُشۡرَىٰۚ فَبَشِّرۡ عِبَادِ ١٧ ٱلَّذِينَ يَسۡتَمِعُونَ ٱلۡقَوۡلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحۡسَنَهُۥٓۚ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ هَدَىٰهُمُ ٱللَّهُۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمۡ أُوْلُواْ ٱلۡأَلۡبَٰبِ ١٨﴾ [الزمر: 17-18].

اور جو لوگ شیطانوں کو پوجنے سے بچتے رہے اور الله کی طرف رجوع ہوئے اُن کے لیے خوشخبری ہے پس میرےبندوں کو خوشخبری دے دو (﻿۱۷﻿) جو توجہ سے بات کو سنتے ہیں پھر اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں یہی ہیں جنہیں الله نے ہدایت کی ہے اور یہی عقل والے ہیں (﻿۱۸﻿)

بہترین پروگرام وہ ہے جو اﷲنے بنایا ہے نا کہ جو انسان نے بنایا ہے ؛ وہ کمزور مخلوق ہے آراء و افکار تو اسکے ذہن کا پھل ہے ممکن ہے کہ وہ دنیوی کاموں میں ٹھیک ہو لیکن آخرت کی خوش قسمتی کو نا پا سکے. انسان غور وفکر کرتا اور جدوجہد کرتا ہے اس مختصر سی زندگی میں ( ایک صحیح انسان کی درمیانہ عمر اسی سال ہوتی ھے ) اور وہ دنیوی خوش بختی کو تلاش کرتا ہے اور شریعت اسلامیہ كا مقصد اَساسی یہ ہے کہ وہ ٲخروی خوش بختی حاصل کرے اور دنیوی اطمئنان انسان صرف دین کے راستے میں ہی حاصل کر سکتا ہے سوچنے کے لیے سوال آپکی رائے میں کون سا گروہ بہتر ھے ؟

**منتخب آیہ**: ﴿إِنَّا خَلَقۡنَا ٱلۡإِنسَٰنَ مِن نُّطۡفَةٍ أَمۡشَاجٖ نَّبۡتَلِيهِ فَجَعَلۡنَٰهُ سَمِيعَۢا بَصِيرًا ٢ إِنَّا هَدَيۡنَٰهُ ٱلسَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرٗا وَإِمَّا كَفُورًا ٣﴾ [الانسان: 2-3].

بے شک ہم نے انسان کو ایک مرکب بوند سے پیدا کیا ہم اس کی آزمائش کرنا چاہتے تھے پس ہم نے اسے سننے والا دیکھنے والا بنا دیا (﻿۲﻿) بے شک ہم نے اسے راستہ دکھا دیا یا تو وہ شکر گزار ہے اور یا نا شکرا (﻿۳﻿)

تیسری فصل

جب کوئی بچہ اسلامی ملک میں پیدا ہوتا ہے تووہ اسلامی طریقے پہ پیدا ہوتا ہے؛کیونکہ اسکے ماں باپ،گردونواح کا ماحول،اورحکومت سب مسلمان ہیں،جبکہ اگر کوئی بچہ نصرانی ملک میں پیدا ہوتا ہے تووہ یقینا نصرانی ہی ہوتاہے؛کیونکہ اسکا قبیلہ اورگردونواح کا ماحول ایسا ہی تھا؛ لیکن کیا یہ سچ ہے کہ وہ ماحول کے تابع ہی ہوگا یا کہ ہم اس بات میں کچھ سوچ و بچار کرسکتے ہیں مثال کے طور پر: قیامت کے دن جب یہودی،نصرانی،اور مسلمان حاضرہونگے اپنے اپنے عقائد میں خرافات کی جواب دہی کیلئے تو یہودی کہے گا کہ میں یہودیوں میں پیدا ہوا ہوں تو یہ عقیدة اپنے والدین اورگردونواہ کے ماحول سے ایسے ہی سیکھاہے؛اور نصرانی کہے گا کہ میں نصرانیوں میں پیدا ہوا ہوں تو یہ عقیدہ اپنے والدین اورگردونواہ کے ماحول سے ایسے ہی سیکھاہے؛ اور مسلمان کہے گا کہ میں مسلمانوں میں پیدا ہوا ہوں تو یہ عقیدہ اپنے والدین اورگردونواہ کے ماحول سے ایسے ہی سیکھاہے؛ تو کیا مسلمان سے کہا جائیگا کہ تم جنت داخل ہو جاؤ...؟ ہر گز نہیں ؛ کیونکہ پہلے تو جنت کے راستے کو تلاش کرنا ہوگا؛ اور دوسرا کہ ایمان،اور قرآنی عقیده جو انسان خود سوچ وبچار سے حاصل کرتاہے قرآن کی وہ آیات جو کہ آفاق «فطرت اور کائنات»اور نفس«انسانیت کی تخلیق» اس لیے کہ قرآن میں اللہ کی نشانیوں کے بارےغور وفکر کی بہت دعوت دی گئی ہے، کہ انسان صرف آباء واجداد، قبیلے،علماء،اور گردونواہ کے ماحول کی تقلید نہ کرے.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿بَلۡ قَالُوٓاْ إِنَّا وَجَدۡنَآ ءَابَآءَنَا عَلَىٰٓ أُمَّةٖ وَإِنَّا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم مُّهۡتَدُونَ ٢٢ وَكَذَٰلِكَ مَآ أَرۡسَلۡنَا مِن قَبۡلِكَ فِي قَرۡيَةٖ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتۡرَفُوهَآ إِنَّا وَجَدۡنَآ ءَابَآءَنَا عَلَىٰٓ أُمَّةٖ وَإِنَّا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم مُّقۡتَدُونَ ٢٣ ۞قَٰلَ أَوَلَوۡ جِئۡتُكُم بِأَهۡدَىٰ مِمَّا وَجَدتُّمۡ عَلَيۡهِ ءَابَآءَكُمۡۖ قَالُوٓاْ إِنَّا بِمَآ أُرۡسِلۡتُم بِهِۦ كَٰفِرُونَ ٢٤﴾ [الزخرف: 22-24].

بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور انہیں کے ہم پیرو ہیں (﻿۲۲﻿) اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی گاؤں میں بھی کوئی ڈرانے والا بھیجا تو وہاں کے دولت مندوں نے (یہی) کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم انہیں کے پیرو ہیں (﻿۲۳﻿) رسول نے کہا اگرچہ میں تمہارے پاس اس سے بھی بہتر طریقہ لاؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا انہوں نے کہا جو کچھ تو لایا ہے ہم اس کے منکر ہیں (﻿۲۴﻿)

وہ جو حقیقت کو تلاش کرتا ہے تو یقیناً اسکو پا لیتا ہے ، جس نے کوشش کی تو اس نے حاصل کر لیا ، اور ہم یہ بات جانتے ہیں کہ اﷲ کی کلام سے بڑھکر کسی کا کلام نہیں ، اور ہم جانتے ہیں کہ قرآن کی ایک آیت ہدایت اور خوش بختی کے لیے کافی ہے، اور وہ جو قرآن میں غور و فکر کرتا ہے تو اﷲ کا پکا وعدہ ہے کہ وہ ہدایت دیگا .

﴿وَٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ فِينَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَاۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَمَعَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ٦٩﴾ [العنكبوت: 69].

اور جنہوں نے ہمارے لیے کوشش کی ہم انہیں ضرور اپنی راہیں سمجھا دیں گے اور بے شک الله نیکو کاروں کے ساتھ ہے (﻿۶۹﻿)

اس کلمہ میں توجہ کریں کہ اس میں تین بار تاکید موجود ہے لام ۔ تنوین ۔ شدہ ۔ یعنی یقینی ہدایت بشرط کہ پختہ نیت ، اور ہدایت کی تلاش اور تھوڑی سی محنت چاہتی ہے ایمان کے ساتھ ہدایت ریاضی اور الجبرا سے زیادہ مشکل نہیں؛ بلکہ وہ صرف ایسا نتیجہ ہے کہ جو اﷲ کی نشانیوں میں غور کرنے سے حاصل ہوتاہے صرف تقلید عقیدے کا پیمانہ اور معیار نہیں، بلکہ ایمان اور عقیدے کا معیار تو وحی (القرآن ) ہے تو عقیدے کا معیار لوگوں کا کلام نہیں بلکہ ا ﷲ کا کلام ہے ۔ ایمان کے بنیادی نقاط کی تعبیر یوں کی جا سکتی ہے؛ کہ وہ جو صحیح عقیدے کو تلاش کرتا ہے تو وہ یہ کہہ کر نہیں بیٹھتا کہ عقیدہ خود آ جائیگا یا تقلید ہی عقیدہ ہے اور اس سےاہم بات یہ ہے؛ کہ ایمان اور عقیدہ کوئی عام سا مسئلہ نہیں کہ اس کو انسان چھوڑ دے بلکہ وہ ایک مسلمان کی زندگی کے لیے بنیادی چیز ہے تاکہ وہ جنت اور دوزخ کا معیارہو سکے؛ اس لیے کہ ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کچھ وقت صحیح عقیدے کو تلاش کرے، اور یہ کتاب اس طرح ترتیب دی گئی ہے تاکہ وہ تمہیں اس (عقیدے) کا پہلا خطوہ دکھائے وہ جو کہ غور و فکر ہے.

یہ ظا ہر ہے کہ اللہ کے احکام سے دوری اور انکار اسکی قدرت اورعظمت میں کوئی چیز کم نہیں کرتی اور نہ اسکی کائنات کو تبدیل کرتی اور نہ بارش اوربرف کے نزول کو روکتی ہےاور نہ ہی دن اوررات کی تبدیلیوں کو روکتی ہے ؛ بلکہ اسکا نقصان تو ہم انسانوں کو ہی ہوگا، جیسا کہ ایک مریض اگر طبیب «ڈاکٹر»کے پاس نہیں جائیگا تو نقصان اسی کا اپنا ہوگا نا نه کہ طبیب « ڈاکٹر»کا.

ہوش کرو کہ ایمان اور عقیدہ کا اختیار ہمیشہ انسان کیطرف سے اس کیلئے ہی ہے،اور قیامت کے دن ہر انسان اپنے ایمان اور عقیدے کا جواب دہ ہوگا کسی اور سے ہمارےایمان اور عقیدے کے بارےمیں نہیں پوچھا جائیگا.

ایمان لوگوں سے نقل نہیں کیا جاتا،اور نہ علماء فلسفہ اور دین سے لیا جاتا ہے ، بلکہ وہ تو ایک ایسے مضبوط مرجع سے حاصل کیا جاتا ہے جسکا نام قرآن ہے؛ اس لیے ہم اسکو ہی قیامت کے دن اپنا سہارا بنا سکیں گے.

مثال کے طور پر جب ہم کوئی گاڑی خریدنا چاہتے ہیں تو ہم بہت لوگوں،خبراء(ما ہرين) سے اور انکے شو روموں والوں سے مشورہ، اور اسکی قیمتیں پوچھتے ہیں،اور ریٹ کے گرنے اور چڑھنے کا پتہ کرتے ہیں پھر ہم کوئی گاڑی خریدتے ہیں اسی طرح ہم اپنے ایمان اور عقیدہ کو دس (فیصد) پرسنٹ بھی ایک گاڑی کی نسبت نہیں بڑھاسکتے ؟

کیا ہم تیار ہو سکتے ہیں ؟کہ ہم اپنے عقیدے اور اسکے اصولوں کو سمجھنے كيلئے کوئی وقت خاص کر سکیں جسطرح ہم ایک گاڑی کیلئے کرتے ہیں ؟ عقیدہ تو ہمیشہ زندگی کی بنیاد ہے.

اصل بات یہاں پریہ ہے: کہ ہدایت حاصل کرنے كيلئے قرآن کی تلاوت کی ضرورت ہے اسطرح کہ وہ تمہیں صحیح طریقہ واضح کرے، نہ کہ اس طریقہ سے حاصل کریں کہ جسطرح کچھ افکار اور مقاصد پہلے سے ذہن میں موجود ہیں تو اسطرح وہ افکار تو قرآن کو ہدایت دے سکتے ہیں لیکن قرآن اسکو ہدایت نہیں دیگا، ایک مفکر انسان وہ ہے جسکا کو ئی ھدف اور مقصد ہو، وہ اپنے افکار اور عقیدہ کو قرآن کے پیمانے پر ڈالے، جب بھی اسکو کوئی ایسے افکار پیدا ہوں جو قرآن کےعقیدہ کے کے خلاف ہوں تو وہ انکو قوت کے ساتھ مٹادے، اور جب اپنے افکار میں کوئی کمی پائے تو اسکا ازالہ قرآن سے کرے تو آخر میں اسکا عقیدہ قرآن کے مطابق اور صحیح ہوگا.

ہم پر واجب ہے کہ ہم قرآن کے ساتھ اپنے آپکو روشن کریں، یہاں تک کہ ہمارے عقیدے اور ایمان کےہر جز (حصہ) کی دلیل قرآن سے ہو تاکہ ہم اسکو اپنا سہارا بنا سکیں.



قرآن کو تاویل بالرٲی سے پڑھنا عیب ہے، یعنی کچھ لوگ چاھتے ہیں کہ وہ تاریخی حوادث اور آراء کو قرآن کے مطابق بنائیں اور خاص کر جو ایمان سے متعلق ہیں، ہم پر لازم ہے کہ ہم تاریخی حوادث کو بھلا دیں اور نئے سرے سے قرآن میں غور کریں جو کہ ایمان کا اصلی مصدر ہے بہت افسوس کی بات ہے کہ آج بہت کم لوگ ہیں جو ایمان میں غور کرتے ہیں اور دین کو سمجھتے اور جانتے ہیں، اور اس لیے یہ لوگ دوسروں کے لیے سوچتے ہیں اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہم نے دین میں بحث کی ہے اور ایمان میں تحقیق کی ہے اور اسکو سمجھا ہے اس لیے کہ کوئی اور اس کو نہ سمجھ سکے اور دوسرے لوگ ہماری تقلید(پیروی) ہی کریں اور دوسروں کو دین میں غور و فکر کرنے کی کوئی حاجت نہیں اور اگر ایسا ہوتا تو خاص لوگوں پر قرآن کا سمجھنا واجب نہ ہوتا، اور قرآن فقط انہیں پر نازل ہوتا بلکہ قرآن ہر چھوٹے اور بڑے کے لیے نازل ہوا ہے اور ہر کوئی اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور اس میں ان سب کا حصہ ہے

﴿وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا ٱلۡقُرۡءَانَ لِلذِّكۡرِ فَهَلۡ مِن مُّدَّكِرٖ﴾ [القمر: 17،22،32و40].

اور البتہ ہم نے تو سمجھنے کے لیے قرآن کو آسان کر دیا پھر کوئی ہے کہ سمجھے (﻿۱۷﻿)

توحید کو سیکھنا اور سیکھانا آسان کام ہے، اس لیےتوحیدپرست اور پرہیزگار ہو جاؤ قرآن اﷲکاکلام ہے، وہ معجزہ ہے، اور اس سے چیلنج کیا گیا ہے اﷲ کی طرف سے محفوظ ہے کسی قسم کی تبدیلی اور تحریف سے .

﴿إِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا ٱلذِّكۡرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ٩﴾ [الحجر: 9].

ہم نے یہ نصیحت اتار دی ہے اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں (﻿۹﻿)

اور يہ بھی فرمايا:

﴿وَٱتۡلُ مَآ أُوحِيَ إِلَيۡكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَۖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَٰتِهِۦ وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِۦ مُلۡتَحَدٗا ٢٧﴾ [الكهف: 26].

اور اپنے رب کی کتاب سے جو تیری طرف وحی کی گئی ہے پڑھا کرو اس کی باتوں کوکوئی بدلنے والا نہیں ہے اور تو اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں پائے گا (﻿۲۷﻿)

رسول قیامت کے دن اپنی امت سے پوچھیں گے اور یہ شکوه کریں گے کہ تم نے قرآن کو کیوں چھوڑ دیا تھا . رسول نے بہت تکلیفیں اور بڑے جسمانی مصائب تئیس سال اٹھائے یہاں تک کہ ہم تک اﷲ کا پیغام پہنچایا . اور ہم آج کئی گھنٹے مال و دولت اور تفریح میں گزار دیتے ہیں، لیکن چند منٹ قرآن کو سوچ سمجھ کر پڑھنے کے لیے نہیں دے سکتے

﴿وَقَالَ ٱلرَّسُولُ يَٰرَبِّ إِنَّ قَوۡمِي ٱتَّخَذُواْ هَٰذَا ٱلۡقُرۡءَانَ مَهۡجُورٗا ٣٠﴾ [الفرقان: 30].

اور رسول کہے گا اے میرے رب بےشک میری قوم نے اس قرآن کو نظر انداز کر رکھا تھا (﻿۳۰﻿)

بے شک ایمان وہ ہے جو کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اسکو وقت دے اور اسمیں غور و فکر کرے اور یہ ایسا مسئلہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں اسکو اپنے ماحول میں بیان کریں آجکل بہت سارے لوگ سوچتے ہیں کہ وہ عقل اور فکر میں دوسروں سے بڑھکر ہیں کیونکہ وہ عقیدہ بعض خاص شخصیات سے لے لیتے ہیں یہی مشکلات کی بنیاد ہے اﷲ نے فرمایا ہے کہ تم اﷲ کی بنائی ہوئی زمین وآسمان میں اور اﷲ کی نشانیوں میں اور اپنی تخلیق کے بارے میں غور وفکر کرو اوریہ نہیں فرمایا کہ تم دوسروں سے کہو کہ وہ تمہارے لیے غور و فکر کریں جب رسول نے نئے مسلمانوں پہ قرآن کو پڑھا اور ان کا ایمان و عقیدہ درست فرمایا تو ان سے یہ نہیں فرمایا کہ ابو لہب اور ابو جہل کی طرف جاؤ اور مشورہ لو اور ان سےاپنے ایمان و عقیدہ اور قرآن کی آیات کے بارے میں جا کر پوچھو جب انہوں نے حقیقت کو جان لیا تو فوراًً ایمان قبول کر لیا .

کچھ لوگوں پر فقہ اور ایمان کے درمیان فرق کرنا مشکل ہو جاتا ھے اور وہ فقہ کو ایمان کی جگہ پر رکھتے ہیں اور اسکی پیچیدگیوں اور غیر واضح چیزوں میں غور کرتے ہیں انسان کا عقیدہ اور اسکی فکر کے نتیجےکی بنیاد ہے اور وہ اس کے بارے میں دوسروں کے افکار کا محتاج نہیں . ماں ، باپ ، علماء ، اجتھاد ، جب کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ میراث کے موضوع میں تحقیق کرے اور فقہ میں اور اس کے متعلقات میں بحث کرے . لیکن اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ وہ توحید کو مکمل طور پر سمجھے اس پر واجب ہے کہ وہ قرآن سے فائدہ اٹھائے اور اس میں غور و فکر کرے .

آجکل بہت سارے لوگ پانچ وقت پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور بہت لوگ نیک کام بھی کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود انکا ایمان ایک سوئی کے نشان کے برابر بھی شرک میں ملوث ہو گا تو اسکے اعمال اﷲ کے ہاں مقبول نہیں ہوں گے اگر ہم یوں فرض کر لیں کہ ایک کلاس کے طلباء سال کے شروع میں امتحان کے سوالات کے بارے میں پوچھیں تو مدرسے کی طرف سے اعلان کیا جائے کہ سوال اسی مقرر کتاب سے مدرسے کے ادارے کی طرف سے بنائے جائیں گے اور وہ اس ادارے میں ہی چیک کئے جائیں گے جبکہ اس (مضمون) سبجیکٹ کا استاد طلباء سے یہ کہے کہ میں تمہیں اس کتاب کے نوٹس دوں گا اور اس میں بہت ساری چیزیں اس سبجیکٹ سے باہر کی ہوں گی تو ذہین طلباء کتاب اور نوٹس دونوں سے پڑھیں گے جبکہ کند ذہن طلباء فقط ٹیچر کی بات سنیں گے اور ادارے کا الاؤ نس منٹ بھول جائیں گے اور فقط نوٹس کو پڑھیں گے اور امتحان کے روز سب کے سب سوالات اس کتاب سے بنائے گئے ہوں اور کوئی سوال بھی نوٹس سے نہ ہو تو حقیقت میں کامیاب کون ہو گا اور یوں قرآن مجید بھی اس مقرر کی گئی کتاب کی طرح ہے اور ایمان اس کے سوالات کی طرح . سب مطالبات کو بیان کرنے کے بعد بہت سارے لوگ ان کو قبول نہیں کرتے . کیونکہ ان کے نفوس سوچنے کی قابلیت نہیں رکھتے، ان لوگوں کے لیے ہمارا یہ مشورہ ہے کہ اگر وہ اسکو سمجھ نہیں سکتے تو خلوص کے ساتھ وہ غور وفکر جاری رکھیں اور یہ نہ بھولیں کہ ہدایت اﷲ کی طرف سے آتی ھے اور اس واقعہ کو مت بھولیں اور یہ مسائل اور آنے والی فصلوں میں غور کریں ہمیشہ وہ لوگ جو غور کرنے اور مطالعہ کرنے سے ڈرتے ہیں تو وہ اپنا عقیدہ کھو دیتے ہیں اور اس کا دفاع کرنے کی ہمت نہیں رکھتے یہ سچا عقیدہ نہیں بلکہ یہ تو گمان اور وہم ہی ہو گا .

**منتخب آیہ**: ﴿ إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلصُّمُّ ٱلۡبُكۡمُ ٱلَّذِينَ لَا يَعۡقِلُونَ ٢٢﴾ [الأنفال: 22].

بے شک سب جانورں میں سے بدتر الله کے نزدیک وہی بہرے گونگے ہیں جو نہیں سمجھتے (﻿۲۲﻿)

چوتھی فصل

اس فصل میں ان قر آنی آیات کیطرف دیکھیں گے جو خالق کی عظمت اور اس کی حتمی حکمرانی بیان کرتی ہیں، اور وہ آیات جو آسمان اور مخلوقات میں غور کرنے کی طرف بلاتی ہیں ان آیات میں غور کیجیے.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَٱلۡأَرۡضَ مَدَدۡنَٰهَا وَأَلۡقَيۡنَا فِيهَا رَوَٰسِيَ وَأَنۢبَتۡنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيۡءٖ مَّوۡزُونٖ ١٩ وَجَعَلۡنَا لَكُمۡ فِيهَا مَعَٰيِشَ وَمَن لَّسۡتُمۡ لَهُۥ بِرَٰزِقِينَ ٢٠ وَإِن مِّن شَيۡءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَآئِنُهُۥ وَمَا نُنَزِّلُهُۥٓ إِلَّا بِقَدَرٖ مَّعۡلُومٖ ٢١ وَأَرۡسَلۡنَا ٱلرِّيَٰحَ لَوَٰقِحَ فَأَنزَلۡنَا مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءٗ فَأَسۡقَيۡنَٰكُمُوهُ وَمَآ أَنتُمۡ لَهُۥ بِخَٰزِنِينَ ٢٢ وَإِنَّا لَنَحۡنُ نُحۡيِۦ وَنُمِيتُ وَنَحۡنُ ٱلۡوَٰرِثُونَ ٢٣ وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا ٱلۡمُسۡتَقۡدِمِينَ مِنكُمۡ وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا ٱلۡمُسۡتَ‍ٔۡخِرِينَ ٢٤ وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحۡشُرُهُمۡۚ إِنَّهُۥ حَكِيمٌ عَلِيمٞ ٢٥﴾ [الحجر: 19-25].

اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور اُس پر پہاڑ رکھ دیئے اوراُس میں ہر چیز اندازے سے اگائی (﻿۱۹﻿) اوراس میں تمہارے لیے روزی کے اسباب بنا دیئے اوران کے لیے بھی جنہیں تم روزی دینے والے نہیں ہو (﻿۲۰﻿) او رہر چیز کے ہمارے پاس خزانے ہیں اورہم صرف اسے اندازہ معین پر نازل کرتے ہیں (﻿۲۱﻿) اور ہم نے بادل اٹھانے والی ہوائیں بھیجیں پھر ہم نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر وہ تمہیں پلایا اور تمہارے پاس اس کا خزانہ نہیں ہے (﻿۲۲﻿) اور بے شک ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں اورا خیر مالک بھی ہم ہی ہیں (﻿۲۳﻿) اور ہمیں تم میں سے اگلے او رپچھلے سب معلوم کر لیں (﻿۲۴﻿) اور بے شک تیرا رب ہی انہیں جمع کرے گا بے شک وہ حکمت والا خبردار ہے (﻿۲۵﻿)

ان آیات میں اﷲ نے اپنی قدرت اور اپنی نعمتوں کو بیان فرمایا جو اس نے انسانوں کو دے رکھی ہیں اور ہمارے رب نے زمین کو پیدا فرمایا اور اس کو انسانوں کے لیے سیدھا کیا اور ہم اس میں چلتے پھرتے ہیں اور کسی قسم کی تکلیف نہیں محسوس کرتے ہیں اگر ہم یہ فرض کر لیں کہ اگر انسان زمین پر چلتا اور وہ زمین ایسی نرم اور کيچڑ دار ہوتی جو انسان کو کھنچے رکھتی تو اس زمین پر رہنا بہت مشکل ہو جاتا لیکن ہمارے رب نے اس زمین کو ہمارے قدموں میں بچھا دیا اور پہاڑوں کے ذریعے اسکو مضبوط کر دیا جو انسان کا زلزلے اور سیلاب سے دفاع کرتے ہیں اور وہ پہاڑ جو کہ بہت سارے پودوں ، حیوانات اور دیگر چیزوں کے بڑھنے کا سبب بنتے ہیں اور اس طرح اﷲ تعالی فرماتا ہے کہ ہم نے ہر چیز کو نباتات (پودوں) سے پیدا کیا ایک خاص وزن اور اعتدال میں . اور اسی طرح وہ مخلوقات جس کو اﷲ نے پیدا فرمایا جس کا اس کی تخلیق میں کوئی عیب اور خلل نہیں دیکھا جا سکتا آئے دن ہم محققین اور سائنس دانوں سے مخلوق کے بارے نئی نئی دریافت کے بارے میں سنتے رہتے ہیں جو کہ اسکی عظمت اور ختم نہ ہونے والی قدرت کو بیان کرتے ہیں اور یہ دریافت حیوانات اور نباتات میں اور اس کائنات میں بہت ہیں حتی کہ انسان کے جسم میں بہت ہیں اور ہمارا رب تعالی اپنی کلام میں فرماتا ہے ہم ہی سب کچھ پیدا کرنے والے ، بنانے والے ، غذا دینے والے اور پرورش کرنے والے ہیں ... ورنہ کوئی بھی مخلوق جنم نہ لیتی اگر اس کا حکم نہ ہوتا یہ ہی وہ اﷲ ہے جو کسی کام کا ارادہ فرماتا ہے اور مخلوقات کی کوئی قدرت نہیں اسکے حکم کے بغیر . وہ ہی اﷲ ہے جو موجود ہے جوحیوانوں کو رزق دیتا ہے اور جس قسم کے پرندے اور دریاؤں میں رہنے والی مخلوقات کو جو دکھائی دیتی ہیں یا دکھائی نہیں دیتیں ان میں وحشی جانوروں سے لے کر پالتو جانور حتی کہ چیونٹی تک . اگر سب انسان کسی بات پر جمع ہو جائیں کہ وہ اس موجودات میں سے تھوڑی سی مخلوق کو رزق نہیں دےسکتے وہی رازق جو سب مخلوقات کو رزق دیتا ہے اور انسانوں کو خواہ مسلمان ہوں یا نصرانی ، کافر ہوں یا مشرک جو بھی ہوں ان میں سے کسی کا رزق بھی نہیں روکتا اور سب ذخائر اور معدنیات اور مخلوق کی ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے کوئی بھی مخلوق اسکے احاطہ اسکی قدرت اور علم سے بہتر نہیں یہی وہ حقیقی مالک ہے بے شک وہی اﷲ ہے جو ہر شے کا ڈھانچہ اور بنیاد کو بناتا ہے اور وہی رزق کو زیادہ کرتا ہے جس کے لیےچاہتا ہے اور جس کے لیے چاہتا اپنی نعمت کم کرتا ہے مثلاً بارش ، برف باری، ہوائیں ، بادلوں کی گردش ، سورج کی روشنی ہر شے اسکے علم اور قبضہ قدرت میں ہے اور مقدار کے مطابق اسکے بندوں تک نازل ہوتی ہے اگر ہم اس اﷲسے زندگی بھر دعا مانگتے ہیں کہ وہ ہمیں ایسا علم عطا فرمائے جو ہماری قدرت سے باہر ہے تو یہ دعا قبول نہیں ہو گی کیونکہ وہ اسکی حد اور طاقت کو جانتا ہے وہ ہر مخلوق کو اسکی قدرت اور طاقت کے مطابق عطا کرتا ہے کیا ہوا کا چلنا بادل کے چلنے کا سبب بنتا ہے اور نر اور مادہ کا ملنا جنم کا سبب ہے اور وہ بارش زمین کی ہر مخلوق کی پیاس کو دور کرنے کا سبب ہے اور ہمارے اﷲ نے اس بیان کردہ آیت میں تاکید فرمائی ہے کہ یہ بارش جو انسان کی پیاس کو دور کرتی ہے جبکہ وہ انسان اس پانی کی حفاظت کی قدرت بھی نہیں رکھتا اس پانی کو بندھ کے پیچھے سے ديكھئے جو کہ بارش کے بعد پانی کو اونچا کر دیتی ہے کیا اس گڑھے میں پانی کی یہ مقدار ہمیشہ رہ سکتی ہے پانی کی یہ مقدار جو زمین پر نازل ہوئی اس میں کچھ تو آسمان کی طرف بخارات کی صورت میں تھوڑے سے وقت کے بعد چلی جاتی ہیں حتی کہ جو بارش رحمت کی صورت میں آتی ہے تو سب مخلوقات اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں اہم سوال اﷲ کی قدرت میں زندگی اور موت کا ہے وہی ہے جو زندگی دیتا اور موت دیتا ہے سردیوں اور پت جھڑ میں نباتات اور درخت مر جاتے ہیں اور بہار میں ان میں دوبارہ زندگی آتی ہے وہی ہے جو درختوں کو زندہ کرتا اور موت دیتا ہے وہی قادر ہے جو انسان کو دوبارہ اٹھائے گا اور زندگی دے گا اس دنیا کے بعد اور اگر سب انسانوں پر موت آجائے اور ہر چیز مر جائے تو صرف اﷲ کی ذات ہی باقی رہے گی اور وہی اس کائنات کا وارث ہے اور اس میں سب نباتات اور حیوانات جمادات اور مدن اور ملک اور قسم کے فنون اور علوم جو انسان کے ہاتھ سے نکالے گئے ہیں یہ سب اپنے حقیقی وارث کی طرف لوٹنے والے ہیں ہمارا تب وہی اول ہے اور وہی آخر ہے اور وہی مال اور مخلوق کے افکار جانتا ہے اسی طرح وہ مستقبل کو جانتا ہے اور ہمارے انجام کو اور وہی ہر چیز کا علم رکھتا ہے آخر کار کہ سب انسان قیامت کے دن اپنے رب کے سامنےجمع ہوں گے تاکہ وہ اپنے اعمال کی جزا لیں بے شک اﷲ حتمی طور پر اپنے اور مخلوقات کے احوال کو جانتا ہے اور وہ حاکم مطلق ہے رزق دینے اور نعمتیں لینےمیں . نبی کے زمانے میں کچھ لوگ اﷲ کی نعمتوں کو نہیں جانتے اور قیامت کے بارے میں سوال کرتے لیکن قیامت کے واقع ہونے کا علم صرف اﷲ کے پاس ہے وہ کہتا ہے جو مر گیا اسکی قیامت قائم ہو گئ تو بہتر ہے کہ ہم مردوں سے عبرت حاصل کریں جو ہم سے پہلے گزر گئے ان کے حالات کے بارے میں تھوڑا غور کریں اور خدا کے بیان کردہ دستور پر عمل کریں اس ليئے کہ ہماری موت ہی ہماری قیامت کی ابتدا ہے اور ہم دوبارہ اس دنیا کی طرف واپس نہیں آئیں گے یہاں تک کہ ایک لمحہ کے لیئے بھی . غور و فکر کے لیے سوال ہمارا رب کس لیے اپنے بندوں پر اپنی قدرت کو ظاہر کرتا ہے ؟ اور جو مرا اس پر قیامت قائم ہو گئی ؟

**منتخب آیہ**: ﴿تُسَبِّحُ لَهُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ ٱلسَّبۡعُ وَٱلۡأَرۡضُ وَمَن فِيهِنَّۚ وَإِن مِّن شَيۡءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمۡدِهِۦ وَلَٰكِن لَّا تَفۡقَهُونَ تَسۡبِيحَهُمۡۚ إِنَّهُۥ كَانَ حَلِيمًا غَفُورٗا ٤٤﴾ [الإسراء: 44].

ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور ایسی کوئی چیز نہیں جو ا سکی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے بے شک وہ بردبار بخشنے والا ہے (﻿۴۴﻿)

پانچویں فصل

کس لیئے؟ ہمارا رب انسان کو اس کی تخلیق اور زمین و آسمان کی تخلیق میں اور قرآن میں غور و فکر کی دعوت کیوں دیتا ہے؟ قرآن میں غور وفکر کرنے کی قیمت عظیم کیوں ہے ؟ ان آیات میں توجہ فرمائیے جو قرآن مجید میں آفاق اور نفس میں غور وفکر کی قیمت کو بیان کرتا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿ هَٰذَا بَلَٰغٞ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُواْ بِهِۦ وَلِيَعۡلَمُوٓاْ أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٞ وَٰحِدٞ وَلِيَذَّكَّرَ أُوْلُواْ ٱلۡأَلۡبَٰبِ ٥٢﴾ [ابراهيم: 52].

یہ قرآن لوگو ں کے لیے اعلان ہے اور تاکہ اس کے ذریعے سے لوگوں کو ڈرایا جائے اور تاکہ وہ معلوم کر لیں کہ وہی ایک معبود ہے اور تاکہ عقلمند نصیحت حاصل کریں (﻿۵۲﻿)

اور يہ بھی فرمايا:

﴿إِنَّ فِي خَلۡقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَٱخۡتِلَٰفِ ٱلَّيۡلِ وَٱلنَّهَارِ لَأٓيَٰتٖ لِّأُوْلِي ٱلۡأَلۡبَٰبِ ١٩٠﴾ [آل‌عمران: 190].

بلاشبہ آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے جانے میں دلائل ہیں اہلِ عقل کے لیے جن کی یہ حالت ہے کہ (﻿۱۹۰﻿)

اور يہ بھی فرمايا:

﴿هُوَ ٱلَّذِي يُصَوِّرُكُمۡ فِي ٱلۡأَرۡحَامِ كَيۡفَ يَشَآءُۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ ٦﴾ [أل‌عمران: 6].

وہی جس طرح چاہے ماں کے پیٹ میں تمہارا نقشہ بناتا ہے اُس کے سوا اور کوئی معُبود نہیں زبردست حکمت والا ہے (﻿۶﻿)

قرآن مجید میں ایک ہزار اور تین سو آیات کائنات اور انسانیت کی تخلیق کے بارے میں آتی ہیں ان آیات کی انتہا انسان کو غور کرنے کی دعوت دیتی ہے یہ ظاہر ہے کہ کوئی بھی انسان یہ طاقت نہیں رکھتا کہ وہ اپنے وجود میں اور دنیا میں پیدا ہونے کے بارے میں توجہ نہ کرے بلکہ زندہ رہ کر کھاتا پیتا رہے تقلید کرتے ہوئے بغیر کسی سوچ بچار کے اور کوئی انسان یہ طاقت نہیں رکھتا کہ وہ بشریت کی سمجھ دار زندگی کو حیوان کی بغیر عقل کی زندگی میں تبدیل کر دے جسطرح کہ اگر ہر شخص کی قدروقیمت سوچ بچار سے منسلک ہے اور جس طرح کہ آپ تاریخ میں مفکرین کے بارے میں جانتے ہو انکا عظیم مرتبہ جو کہ لوگوں میں ابھی تک باقی ہے اگر ہم دو ایسے شخص فرض کریں کہ ایک نابینا اور دوسرا بينائی والا ہو کہ اگر ایک نابینا یہ چاہے کہ وہ سڑک کو پار کرے تو اچانک ہی اس کا ايکسیڈنٹ ہو جائے اور اس طرح ایک بينائى والا روڈ پار کرنا چاہے اور اس دوران وہ اپنی آنکھیں بند کر لے تو اسکا بھی ايکسیڈنٹ ہو سکتا ہے تو پھر اسکا مطلب ہے کہ وہ نابینے سے کوئی برتری نہیں رکھتا اسی طرح ایک انسان کے عقل اور حیوان میں فرق کی کئی مثالیں بنائی جا سکتی ہیں اسی طرح اگر کوئی انسان اپنے عقل سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے تو پاگل اور اس کے درمیان کوئی فرق نہیں بلکہ وہ حیوان سے برتر نہیں ہے عام طور پر ہر انسان عقل کی عمر کو پہنچتا ہے تو اپنی زندگی کا ایک ٹارگٹ اور لائحہ عمل تیار کرتا ہے اور اس ھدف کو پانے کے لیے بہت سنجیدہ جدو جہد کرتا ہے کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے اھداف محدود ہوتے ہیں مثال کے طور پر لذت حاصل کرنا شہوت پرستی اور دنیا کی مختصر سی تفریحات ؛ اور دوسرے قسم کے وہ لوگ جن کے اھداف ومقاصد بہت پائیدار اور دیر پا ہوتے ہیں مثال کے طور پر ہمیشہ کی خوش بختی اور انسان کا اﷲ تعالی کی رضا کو پانا تو یہ انسان کا آخری ٹارگٹ ہوتا ہے جو کہ عقل سے حاصل ہوتا ہے نا کہ جانبی شدت سے یہاں پر بہت ساری دلیلیں دی جا سکتی ہیں ہم چاہتے ہیں کہ کچھ اﷲ کی طرف دعوت کے لیے انسان کو غور و فکر کی طرف توجہ دلائيں.

نمبر ١: انسان یقینی نظر سے اﷲ تعالی کے وجود میں اس کی آیات میں غور و فکر کرے یہ دنیا ایسی ہے جس میں ہم رہتے ہیں یہ وہ دنیا ہے جسکا نظام عجیب ہے یہ خود نہیں بن گئی اور بے مقصد پیدا نہیں کی گئی بلکہ اس میں ہر لحظہ ہزاروں جانور جنگلوں پہاڑوں شہروں ملکوں اور دیہاتوں میں اﷲ سے رزق مانگتے ہیں اﷲ ہر کسی کو وقت پر رزق دیتا ہے سورج ، چاند، زمین کی ایک خاص شکل ہے اور اپنے مدار میں چلنے اور گردش کرنے کا نظام ہے اﷲ تعالی ہی ہے جو ان کی تدبیر کرتا ہے اور زمین اور دیگر سیارات اور ستاروں کی حرکت کے نظام کو ٹھیک کرتا ہے اور ان کی گردش کو متعین کرتا ہے اور اسی طرح ہر لحظہ انسان کا دل خون کو اس کے اعضاء کو بھیجتا ہے ؛ اور اسطرح سونگهنے کی قوت ہوا صاف کرتی ہے ظاہر ہے کہ اﷲ کی قدرت ہی انسان کی زندگی کی نگرانی کرتی ہے ، دل کی دھڑکن اور اسکے جسم کے اعضاء میں اگر دنیا کی تبدیلیاں ہی جاری رہتیں تو ہر چیزمیں ہی رد و بدل ہو چکی ہوتی اگر دنیا میں رد وبدل ہی ممکن ہوتا تو پتھر کو آسمان کی طرف پھینکنے والا پرندے کا مالک بن جاتا جب کہ کوئی بھی عقل مند انسان دنیا میں یہ کہہ سکتا اگر ہم لاکھوں بار پتھروں کو پھینکتے رہیں تو کبھی پرندوں کے مالک نہیں بن سکتے اور وہ پرندہ بھی کسی بدلی ہوئی صورت میں واپس نہ آ تا .

جب ہم کوئی ہاتھ والی گھڑی بناتے ہیں تو ہم اس میں بہت سارے اوقات اور پروگرام ڈالتے ہیں تو ہم گھڑی کے بنانے میں کس طرح غور و فکر کرتے ہیں اور کس طرح ہم یہ طاقت رکھ سکتے ہیں کہ یہ زمین اپنی خوبصورتیوں کے ساتھ ایسے ہی بن گئى سورج ، چاند ، ستارے خود بخود بغیر کسی نظام کے چل رہے ہیں اگر انسان کے بدن میں کوئی نظام نہ ہو اور اتنا باریک بینی والا ربط نہ ہو تو ہم کس طرح خود بخود چلنے والے بدن کے ساتھ زندہ رہنے کی توقع کر سکتے ہیں یہ نا ممکن ہے تو اس کے لیے ایسا نگران چاہیے تو اس کا نگران وہی اﷲ ہے جس نے ان کو پیدا فرمایا .

نمبر 2: سوچنے کے لیے ایک اور دلیل ہے اس طریقے پر ہم اﷲ تعالی کی طرف سے ڈر کی تصدیق پر یقین رکھیں قرآن مجید میں لوط کی قوم ، عاد اور فرعون اور ان کے پیرو کاروں کے عذاب کے بارے میں فرمایا اور ان کو آج تک انسانوں کے لیے عبرت ناک درس بنا دیا جس طرح سے اﷲ کا وعدہ ان کے بارے میں سچ ہوا تو پھر اﷲ کے باقی ڈر بھی سچ ہو سکتے ہیں اور ہم اپنی معیشت کے بارے میں غور کریں کہ یہ حکم بھی سچا ہو سکتا ہے اور اﷲ نے لوگوں سے پیار اور موت کا وعدہ فرمایا اور ہم یہ چیز آج دیکھ سکتے ہیں اپنے دوستوں ، دشمنوں ، رشتہ داروں سے وعدوں کا پورا ہونا ، اور آخر کار اس کے ہم بھی مستحق ہو سکتے ہیں اور جب اسکا وعدہ دوسرے انسانوں کے لیے سچا ہوا ہے تو باقی ڈر بھی سچے ہو جائیں گے

﴿كُلُّ نَفۡسٖ ذَآئِقَةُ ٱلۡمَوۡتِۖ ثُمَّ إِلَيۡنَا تُرۡجَعُونَ ٥٧﴾ [العنكبوت: 56].

ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر ہمارے ہی پاس پھر کر آؤ گے (﻿۵۷﻿)

انسان کی آمدن اور خرچ دنیوی زندگی میں بہت محدود ہوتے ہیں جب ہم ماں کے جسم میں ٹھہرے ہوئے بچے کے بارے میں غور کرتے ہیں تو اسکو ماں نہیں پالتی ، بلکہ پالنے والا اﷲ ہے اسکو غذا مہیا کرتا ہے اور اسکی شکل بناتا ہے اور جب دنیا میں پیدا ہوتا ہے وہی اسکو پالتا اور تعلیم دیتا ہے اور ہدایت اور عقل دیتا ہے اور کمال تک پہنچاتا ہے اور اسکو زندگی بھر رزق دیتا ہے یا پھر اس کو تکلیفوں میں مبتلا کرتا ہے اور آخر کار ادھیڑ عمر سے بڑھاپے تک پہنچ جاتا ہے اور اپنے امور میں آمدن کی کوئی طاقت نہیں رکھتا . اگر انسان اپنے کاموں کو خود ہی سے کرنے پر قادر ہوتا تو اپنے آپ سے ادھیڑ پن اور بڑھاپے کو روک لیتا . یا جب وہ کسی ايکسیڈنٹ میں پھنس جاتا تو وہ اس کو روک لیتا مثلاً اگر اس کا ہاتھ کٹ جاتا تو وہ اس کی جگہ پہ ایک اور ہاتھ لانے پر قادر ہوتا یا وہ رات اور دن کی تبدیلیوں کو روک لیتا یا وہ بادلوں کی گردش ٹہرا لیتا تو یہ سب چیزیں کیا اﷲ کے حکم سے نہیں چل رہیں وہی پودوں کو سردیوں میں خشک کرتا ہے اور بہار میں بڑا کرتا ہے اس طرح اﷲ کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ ایک سمجھ دار انسان کو سوچنے کی طاقت دیتا ہے کہ وہ اﷲ کے ڈرانے والے وعدوں میں غور وفکر کرے تو یہ ایک سچ بات ہے کہ سب کائنات ہمارے گرد حتی کہ ہمارے اپنے اجسام بھی معجزہ ہیں لیکن بہت بڑا افسوس ہے کہ ہم ان تبدیلیوں میں غور نہیں کرتے ایمان والی ہوں یا اعجاز کی ہوں وہ ان دریافت میں غور نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ اس کا نظریہ قرار دیا جاتا ہے اور تھوڑے عرصے کے بعد عام سی چیز بن جاتی ہے اﷲ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَهُوَ ٱلَّذِيٓ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءٗ فَأَخۡرَجۡنَا بِهِۦ نَبَاتَ كُلِّ شَيۡءٖ فَأَخۡرَجۡنَا مِنۡهُ خَضِرٗا نُّخۡرِجُ مِنۡهُ حَبّٗا مُّتَرَاكِبٗا وَمِنَ ٱلنَّخۡلِ مِن طَلۡعِهَا قِنۡوَانٞ دَانِيَةٞ وَجَنَّٰتٖ مِّنۡ أَعۡنَابٖ وَٱلزَّيۡتُونَ وَٱلرُّمَّانَ مُشۡتَبِهٗا وَغَيۡرَ مُتَشَٰبِهٍۗ ٱنظُرُوٓاْ إِلَىٰ ثَمَرِهِۦٓ إِذَآ أَثۡمَرَ وَيَنۡعِهِۦٓۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمۡ لَأٓيَٰتٖ لِّقَوۡمٖ يُؤۡمِنُونَ ٩٩﴾ [الأنعام: 99].

اور اسی نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس سے ہر چیز اگنے والی نکالی پھر ہم نے اس سے سبز کھیتی نکالی جس سے ہم ایک دوسرے پرچڑھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے شگوفوں میں سے پھل کے جھکے ہوئے گچھے اور انگور اور زیتون اور انار کے باغ آپس میں ملتے جلتے اور جدا جدا بھی ہر ایک درخت کے پھل کو دیکھو جب وہ پھل لاتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو ان چیزوں میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں (﻿۹۹﻿)

اﷲ تعالی نے یہ سارے کام قرآن پاک میں ذکر فرمائے ہیں تاکہ انسان اسکی قدرت اور عظمت سے آگاہ ہو سکے اور یہ بھی کہ انسان کی کمزوری اور اﷲ کو اس کا سجدہ کرنا بھی بیان فرمایا انسان اس زمیں میں ایک چیونٹی کی طرح ایک شیشے کے کپ میں پڑا ہوا ہے اور جب بھی وہ کسی طرف کوشش کرتا ہے تو اس کپ سے باہر نکلنے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی وہ اس سے بھاگ سکتا ہے اور انسان بھی اس زمین میں اس چیونٹی کیطرح ہے اور جب وہ کسی سائنس ،ترقی اور دریافت کو اس زمین میں نقطہ کی انتہا تک پہنچتا ہے اس کو اﷲ کے حکم سے موت پا لیتی ہے اور وہ نئی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے جو کوئی بھی واپس کا راستہ نہیں رکھتی ، اس وقت زمین پر رہنے والوں کی تعداد ایک ملیار سے تجاوز کر چکی ہے ہم سے پہلے کتنا عدد رہنے والے تھے جو کہ ہمارے پاس نہیں ہیں اور کتنا لوگ جو مال و دولت کے مالک تھے اور بہت لوگ جو مال و دولت پر فخر کرتے تھے جس طرح چوری ، زنا ، حرص اور لالچ جو آج ہمارےزمانے میں بھی ہے آج سے ایک سو سال بعد ہم میں سے کوئی بھی اس زمین میں موجود نہیں ہو گا اور موت ہم سب کی زندگیوں کو لے جائے گی جب ہم تھوڑی بہت ہی غور وفکر کریں کہ موت ایک یقینی اور حتمی چیز ہے تو یہ مستقل دلیل ہے اﷲ سبحانہ وتعالی کے ڈر کے واقع ہونے کی . ہر ایک انسان تھوڑی سی سوچ کے ساتھ جو بغیر کسی بھی تعصب کے ہو تو وہ اپنی زندگی کے اس بنیادی مقصد کو سمجھ سکتا ہے اسکا طریقہ کار یہ ہے کہ ہر انسان یا تو خالق ہو گا یا مخلوق اور تیسری کوئی چیز نہیں ہے اگر انسان یہ دعوی کرے کہ وہ خالق ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اپنی تخلیق کو ظاہر کرے اس نے زمین وآسمان سے کیا چیز پیدا کی ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ ثابت کرے کہ کیا انسان اس کائنات کو پھیرنے کی طاقت رکھتا ہے اور اس کے پاس تخلیق کی قدرت ہے کیا انسان میں طاقت ہے کہ وہ اپنے جسم اور تخلیق میں کوئی تبدیلی کر سکے ؟ تو ایک صحیح عقل اور تھوڑی سی غور کے ساتھ یہ سمجھنے کی طاقت رکھتا ہے کہ ان سب سوالات کے جوابات نفی میں ہوں گے انسان مخلوق ہے تو اس پر خالق کی معرفت اور اسکی عبادت ضروری ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ ہدایت کے برنامج پر عمل کرے اور اپنی زندگی کی انتہائی بڑی سعادت کو حاصل کرے کیونکہ پیدا کرنے والے کے دستور پر عمل کرنا اس زندگی کا بہت بڑا پروگرام ہے سوچنے کے لیے سوال:تمہارا رب کے بارے میں کیا گمان ہے ؟ اور اﷲ سبحانہ وتعالی کی ذہنوں میں حقیقت کیا ہے ؟

**منتخب آیہ**: ﴿وَمَا خَلَقۡنَا ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا لَٰعِبِينَ ٣٨﴾ [الدخان: 38].

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اورجو کچھ اس کے درمیان میں ہے کھیل کے لیے نہیں بنایا (﻿۳۸﻿)

چھٹی فصل

ہمارے آجکل کے مشاکل میں سے دین میں غلو ہے اﷲ سبحانہ وتعالی نے غلو سے منع فرمایا ہے اس آیت میں توجہ فرمائیے:

﴿قُلۡ أَتَعۡبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَمۡلِكُ لَكُمۡ ضَرّٗا وَلَا نَفۡعٗاۚ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ ٧٦ قُلۡ يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ لَا تَغۡلُواْ فِي دِينِكُمۡ غَيۡرَ ٱلۡحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوٓاْ أَهۡوَآءَ قَوۡمٖ قَدۡ ضَلُّواْ مِن قَبۡلُ وَأَضَلُّواْ كَثِيرٗا وَضَلُّواْ عَن سَوَآءِ ٱلسَّبِيلِ ٧٧ لُعِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِنۢ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُۥدَ وَعِيسَى ٱبۡنِ مَرۡيَمَۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَواْ وَّكَانُواْ يَعۡتَدُونَ ٧٨﴾ [المائدة: 66-68].

کہہ دو تم الله کر چھوڑ کر ایسی چیز کی بندگی کرتے ہو جو تمہارے نقصان اور نفع کے مالک نہیں اور الله وہی ہے سننے والا جاننے والا (﻿۷۶﻿) کہہ اے اہلِ کتاب تم اپنے دین میں ناحق زیادتی مت کرو اور ان لوگو ں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو اس سے پہلے گمراہ ہو چکے اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے دور ہو گئے (﻿۷۷﻿) بنی اسرائیل میں سے جو کافر ہوئے ان پر داؤد اور عیسیٰ بیٹے مریم کی زبان پر لعنت کی گئی یہ اس لیے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے گزر گئے تھے (﻿۷۸﻿)

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دین میں غلو کرنا دوسروں کے لیے دین کی عظمت اور اسکی جاذبیت کو بڑھاتا ہے وہ لوگ جو بعض نیک ہستیوں کے بارے میں غلو کرتے ہیں جسطرح انبیاء ، ائمہ ، امام ہیں انکو بشریت کے تقاضے سے بڑھکر صفات دیتے ہیں انکو اﷲ تعالی کے مددگار کے مرتبے میں ٹھہراتے ہیں اسکا سبب اﷲ تعالی کا ان سے محبت کرنا اور انکو کچھ ایسی صلاحیت کا عطا کرنا ہے جو کہ اسی کے قبضہ قدرت میں ہی ہے بہت سارے لوگ یہ غلو دین کی غرض سے بھی کرتے ہیں اور اسکو قرآن اور دين کے ذریعے پاکیزہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور لوگوں کا دوسرا گروہ وہ ہے جو دین میں غلو کرتے ہیں جو دین میں اور نیک ہستیوں کے بارے میں غلو کرتے ہیں دنیوی غرض سے وہ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں اس لیے نبی صلى الله عليه وسلم نے اپنی محبت میں بھی زیادتی سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا میری محبت میں غلو مت کرنا جسطرح نصاری نے عیسی ابن مریم کے بارے میں غلو کیا «بے شک میں صرف اﷲ کا بندہ ہوں اور مجھے صرف اﷲ کا بندہ ا ور رسول کہا کرو » الحدیث یہاں بنیادی مشکل یہ ہے کہ بعض صفات الالوھیہ بشریت کو دے دیتے ہیں یا مخلوق (دون الله) میں سے کسی کو اﷲ کا شریک ٹہرا دیتے ہیں اﷲ کی ان سے محبت اور ان کی اﷲ سے بہت محبت کرنے کے سبب سے ہے اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ ان سے اتنی ہی محبت كرتے ہیں جتنا اﷲ سے کرتے ہیں اور اسی رستے سے وہ اپنی زندگیوں کو شرک میں ڈال دیتے ہیں اور یہ بھی کہ وہ ان عظیم ہستیوں اور علماء کو علم غیب ، قدرت اور دیگر دنیوی امور میں اسکا شریک کر دیتے ہیں ان آیات میں توجہ فرمائیے:

﴿يَسۡ‍َٔلُونَكَ عَنِ ٱلسَّاعَةِ أَيَّانَ مُرۡسَىٰهَاۖ قُلۡ إِنَّمَا عِلۡمُهَا عِندَ رَبِّيۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقۡتِهَآ إِلَّا هُوَۚ ثَقُلَتۡ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ لَا تَأۡتِيكُمۡ إِلَّا بَغۡتَةٗۗ يَسۡ‍َٔلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنۡهَاۖ قُلۡ إِنَّمَا عِلۡمُهَا عِندَ ٱللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَ ١٨٧ قُل لَّآ أَمۡلِكُ لِنَفۡسِي نَفۡعٗا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُۚ وَلَوۡ كُنتُ أَعۡلَمُ ٱلۡغَيۡبَ لَٱسۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ ٱلۡخَيۡرِ وَمَا مَسَّنِيَ ٱلسُّوٓءُۚ إِنۡ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٞ وَبَشِيرٞ لِّقَوۡمٖ يُؤۡمِنُونَ ١٨٨﴾ [الأعراف: 187-188].

قیامت کے متعلق تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اس کی آمد کا کونسا وقت ہے کہہ دو اس کی خبر تو میرے رب ہی کے ہاں ہے وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کر دکھائے گا وہ آسمانو ں اور زمین میں بھاری بات ہے وہ تم پر محض اچانک آجائے گی تجھ سے پوچھتے ہیں گویا کہ تو اس کی تلاش میں لگا ہوا ہے کہہ دو اس کی خبر خاص الله ہی کے ہاں ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے (﻿۱۸۷﻿) کہہ دو میں اپنی ذات کے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں مگرجو الله چاہے اور اگر میں غیب کی بات جان سکتا تو بہت کچھ بھلائیاں حاصل کر لیتا اور مجھے تکلیف نہ پہنچتی میں تو محض ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان دار ہیں (﻿۱۸۸﻿)

اور ہر کوئی جانتا ہے کہ اﷲ کا کلمہ ہی بلند ہے اور ہمارا رب واضح طور پر یہ فرماتا ہے حتی کہ رسول بھی غیب کا علم نہیں جانتے حقیقت میں وحی ان کو غیب کی خبر دیتی تھی آج حال یہ ہو چکا ہے جب انسان کو اس بات کی طرف دعوت دیں خاص کر اگر وہ عالم دین ہو وہ جانتا ہے کہ توحید کا منبع ایک ہی ہے جو غیب کے بارے میں خبر دیتا ہے وہ وحی ہی ہے اور سب مسلمانوں کے لیے قرآن مجید ہے بڑی آسانی سے ہم اسکو جھٹلا دیتے ہیں اس انسان کا حال یہ ہے جو اپنی بات پہ اعتماد رکھتا ہے تو وہ گمراہ ہی ہوتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے افکار کو نیا کرے ہم آنے والی فصل میں اس بات کی گفتگوکریں گے کیا تم نے برزخ کے بارے میں سن رکھا ہے ؟ وہ لوگ یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ مفکرین ہیں اور دوسروں کے نظریات کو جانتے ہیں اور تقوی اور ایمان کا درجہ دوسروں کے لیے مختلف شکل میں دیکھتے ہیں مثلاً جیسا کہ خنزیر ، بکری اور گائے کو دیکھا جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ تقوی بلند ہے اور اﷲ سے ملاتا ہے کیا تم نے وہ حدیث سنی ہے جو یہ بیان کرتی ہے کہ انسانیت کی صفات انسانیت کے تقاضے سے باہر ہے جیسا کہ برزخ والا چشمہ اور دوسروں کا انجام. نبی کو منافقین کے بارے میں مخاطب کرتے ہوئے یہ آیت نازل ہوتی ہے

﴿أَمۡ حَسِبَ ٱلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخۡرِجَ ٱللَّهُ أَضۡغَٰنَهُمۡ ٢٩ وَلَوۡ نَشَآءُ لَأَرَيۡنَٰكَهُمۡ فَلَعَرَفۡتَهُم بِسِيمَٰهُمۡۚ وَلَتَعۡرِفَنَّهُمۡ فِي لَحۡنِ ٱلۡقَوۡلِۚ وَٱللَّهُ يَعۡلَمُ أَعۡمَٰلَكُمۡ ٣٠ وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ حَتَّىٰ نَعۡلَمَ ٱلۡمُجَٰهِدِينَ مِنكُمۡ وَٱلصَّٰبِرِينَ وَنَبۡلُوَاْ أَخۡبَارَكُمۡ ٣١﴾ [محمد: 29-31].

کیا وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں مرض (نفاق) ہے یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ الله ان کی دبی دشمنی ظاہر نہ کرے گا (﻿۲۹﻿) اور اگر ہم چاہتے تو آپ کو وہ لوگ دکھا دیتے پس آپ اچھی طرح سے انہیں ان کے نشان سےپہچان لیتے اور آپ انہیں طرز کلام سے پہچان لیں گے اور الله تمہارے اعمال کو جانتا ہے (﻿۳۰﻿) اور ہم تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں کو اور صبر کرنے والوں کو معلوم کر لیں اور تمہارے حالات کو جانچ لیں (﻿۳۱﻿)

آیت نمبر تیس (30) میں نبی سے کہا گیا ہے کہ اگر تم چاہو تو ہم تمہیں منافقین دیکھا دیتے ہیں تاکہ تم ان کی نشانیوں کو جان لو لیکن ہم نے ایسا نہ کیا باوجود اس کے کہ تم ان کو ٲقوال وٲعمال کے راستے سے جان جاؤ گے «ان کے ظاہری ٲعمال کا مراقبہ کرنے کے طریقے سے نا کہ باطنی ٲعمال کا» اور اس بات کی تاکید بھی اﷲ نے اس قول سے فرمائی جب اس نے نبی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا جو اﷲ کے ہاں خیر البشر ہیں کہ تم دوسروں کے باطن کے بارے میں نہیں جانتے ہو ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہو گا جو لوگ جھوٹے دعوے کرتے ہیں یا وہ انبیاء اور آئمہ کے لیے ایسی صفات کے قائل ہیں جو بشریت کے تقاضوں سے ہٹ کر ہیں تو ان کی جزاء حسرت کے سوا کچھ نہیں ہےا ﷲ تعالىٰ کا فرمان ہے:

﴿أَلَمۡ يَعۡلَمُوٓاْ أَنَّهُۥ مَن يُحَادِدِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَأَنَّ لَهُۥ نَارَ جَهَنَّمَ خَٰلِدٗا فِيهَاۚ ذَٰلِكَ ٱلۡخِزۡيُ ٱلۡعَظِيمُ ٦٣ يَحۡذَرُ ٱلۡمُنَٰفِقُونَ أَن تُنَزَّلَ عَلَيۡهِمۡ سُورَةٞ تُنَبِّئُهُم بِمَا فِي قُلُوبِهِمۡۚ قُلِ ٱسۡتَهۡزِءُوٓاْ إِنَّ ٱللَّهَ مُخۡرِجٞ مَّا تَحۡذَرُونَ ٦٤ وَلَئِن سَأَلۡتَهُمۡ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلۡعَبُۚ قُلۡ أَبِٱللَّهِ وَءَايَٰتِهِۦ وَرَسُولِهِۦ كُنتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُونَ ٦٥﴾ [التوبة: 63-65].

کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص الله اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے تو ا‘س کے واسطے دوزخ کی آگ ہے اس میں ہمیشہ رہے گا یہ بڑی ذلت ہے (﻿۶۳﻿) منافق اس بات سے ڈرتے ہیں کہ مسلمانوں پر کوئی ایسی سورة نازل ہو کہ انہیں بتا دے جو منافقوں کے دل میں ہے کہہ دو ہنسی کیے جاؤ جس بات سے تم ڈرتے ہو الله اسے ضرور ظاہر کر دے گا (﻿۶۴﻿) اور اگر تم ان سے دریافت کرو تو کہیں گے کہ ہم یونہی بات چیت اور دل لگی کر رہے تھےکہہ دو کیا الله سے اور ا‘س کی آیتوں سے اور اس کے رسول سے تم ہنسی کرتے تھے (﻿۶۵﻿)

ہم پر لازم ہے کہ جب ہمیں کسی ایسے مطلب یا حدیث کا موازنہ قرآن سے کرنا ہو تو ہمیں اس کو قبول کرنا چاہیے جس کی تائید قرآن کرے اور اس کے علاوہ چھوڑ دینا چاہیے قرآن کی آیتوں میں بغیر کوئی تاویل کرتے ہوئے اور اسی طرح ہم ان لوگوں کے بارے میں سنتے ہیں جو موت کے بعد ارواح کے علم کا دعویٰ کرتے ہیں جو بشریت تک صرف وحی کے ذریعے ہی پہنچا . اﷲ تعالىٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلۡ كُلّٞ يَعۡمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِۦ فَرَبُّكُمۡ أَعۡلَمُ بِمَنۡ هُوَ أَهۡدَىٰ سَبِيلٗا ٨٤ وَيَسۡ‍َٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِۖ قُلِ ٱلرُّوحُ مِنۡ أَمۡرِ رَبِّي وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلۡعِلۡمِ إِلَّا قَلِيلٗا ٨٥ وَلَئِن شِئۡنَا لَنَذۡهَبَنَّ بِٱلَّذِيٓ أَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِۦ عَلَيۡنَا وَكِيلًا ٨٦﴾ [الإسراء: 84-86].

کہہ دو کہ ہر شخص اپنے طریقہ پر کام کرتا ہے پھر تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ سب سے زیادہ ٹھیک راہ پر کون ہے (﻿۸۴﻿) اور یہ لوگ تجھ سے رو ح کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دو روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں جو علم دیا گیا ہے وہ بہت ہی تھوڑا ہے (﻿۸۵﻿) او راگر ہم چاہیں تو جو کچھ ہم نے تیری طرف وحی کی ہے اسے اٹھا لیں پھر تجھے اس کے لیے ہمارے مقابلہ میں کوئی حمایتی نہ ملے (﻿۸۶﻿).

بڑے افسوس کے ساتھ صرف ہمارے ملک میں ہی نہیں بلکہ بہت سارے ملکوں میں وہ لوگ کوشش کرتے ہیں اور لوگوں کے لیے موت کے بعد کی زندگی کی تصویر بھی بناتے ہیں اور کچھ چھوٹی چھوٹی چیزیں قبر کی پہلی رات اور قبر کے عذاب کی تصویر بناتے ہیں اور موت کے بعد کی زندگی کی . اور ان کتابوں اور نوٹسوں کو بانٹتے پھیلاتے ہیں ہماری کوشش اس بارے میں یہ ہونی چاہیے ہم اسکو قرآن پر پیش کریں کہ اگر قرآن اس کی تائید کرے تو قبول کریں ورنہ رد کریں .

**منتخب آیہ**: ﴿وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلۡغَيۡبِ لَا يَعۡلَمُهَآ إِلَّا هُوَۚ وَيَعۡلَمُ مَا فِي ٱلۡبَرِّ وَٱلۡبَحۡرِۚ وَمَا تَسۡقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعۡلَمُهَا وَلَا حَبَّةٖ فِي ظُلُمَٰتِ ٱلۡأَرۡضِ وَلَا رَطۡبٖ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَٰبٖ مُّبِينٖ ٥٩﴾ [الأنعام: 59].

اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کےسوا کوئی نہیں جانتا جو کچھ جنگل اور دریا میں ہے وہ سب جانتا ہے اور کوئی پتّہ نہیں گرتا مگر وہ اسے بھی جانتاہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز ہے مگر یہ سب کچھ کتاب روشن میں ہیں (﻿۵۹﻿)

ساتویں فصل

توحید کو سمجھنے کی چابی: اﷲ وہ ذات ہے جسکا کوئی مقابل نہیں اﷲ نے اپنی ذات کی معرفت کو قرآن مجید میں اﷲ اور رب جیسے ناموں سے ذکر کیا اور انس وجن اور فرشتے اور سب مخلوقات کائنات اور تخلیق کے ابتدائی مراحل فلسفۂ إلحاد ... سب کو غیر اﷲ قرار دیا قرآن مجید میں "دون اﷲ" اکہتر (۷١) دفعہ آیا ہے اور کلمہ دونہ(۳۷) بار اور کلمہ غیراﷲ سترہ (١۷) دفعہ آیا ہے اور کلمہ "الرحمٰن" صرف دو بار اور" دون الرحمٰن" تین بار آیا ہے کلمہ" اﷲ" اور "دون اﷲ" کے درمیان قرآن مجید میں فرق کو بڑی اہمیت ہے اور یہ وہ ہے جو استثنا کو قبول نہیں کرتا قرآن مجید کی اس سے مراد لوگوں کو ان دونوں صفات میں غور وفکر کرنے کی ہے قرآن مجید میں آیا ہے کہ "دون اﷲ" وہ ہے جس کو غیب سے حاضر کی طرف لانے کی قدرت نہ ہو اور غیب وہ ہے جو کسی بھی مکان سے دیکھا نہ جائے اور کوئی قاہر ومحیط کسی چیز کے لیے نہ ہو حتی کہ وہ لوگوں کے ساتھ ہر زمان ومکان میں ہو سکے اور یہ صفات صرف اﷲ کے ساتھ خاص ہیں اﷲ وہی پیدا کرنے والا ، رزق دینے والا ، زندگی اور موت دینے والا اور وہی اس کائنات کے امور کو چلانے پر قادرہے جب بھی ہم کسی موجود چیز کو دیکھتے ہیں تو اس کی صفات سے کوئی نہ کوئی چیز ہو تو وہ شرک ہو گا اور قرآن پاک میں کفر وشرک ظاہر ہے بڑا افسوس ہے کہ بہت ساری تفاسیر میں "دون اﷲ" کا معنی بت کیا گیا ہے اور یہ ناقص ہے اس شکل کی طرف توجہ فرمائیے:

**الله (رب، خالق) ☝**

☟ دونِ الله (مخلوق):

"دون اﷲ" مخلوق ہے سب بشر جن فرشتے یہ کائنات زمین اور جو کچھ اس میں ہے قیامت کیطرف جنت یا جھنم کیطرف جا رہا ہے اور کوئی بھی دوسری مخلوق خواہ اسکو انسان جانتے ہوں یا نہ .

"دون اﷲ" مخلوق ہے سب بشر جن فرشتے یہ کائنات زمین اور جو کچھ اس میں ہے قیامت کیطرف جنت یا جھنم کیطرف جا رہا ہے اور کوئی بھی دوسری مخلوق خواہ اسکو انسان جانتے ہوں یا نہ . اگر دون اﷲ صرف بت نہ ہوتے تو سب مخلوقات اس میں شامل ہوتیں جو بشر کے ذہن میں نہیں سما سکتیں نبی کے زمانے میں جب قرآن نازل ہو رہا تھا تو اسوقت دنیا میں مشرکین تھے آگ سورج اور ستاروں کے پجاری تھے . اورقرآن کا خطاب صرف بت پرستوں کے لیے نہیں ہےبلكہ جو بهى " دون الله" ہے سب كو قرآن نے مخاطب كيا ہے اﷲتعالىٰ کا ارشاد ہے:

﴿خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ بِغَيۡرِ عَمَدٖ تَرَوۡنَهَاۖ وَأَلۡقَىٰ فِي ٱلۡأَرۡضِ رَوَٰسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمۡ وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٖۚ وَأَنزَلۡنَا مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءٗ فَأَنۢبَتۡنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوۡجٖ كَرِيمٍ ١٠ هَٰذَا خَلۡقُ ٱللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ ٱلَّذِينَ مِن دُونِهِۦۚ بَلِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِي ضَلَٰلٖ مُّبِينٖ ١١ وَلَقَدۡ ءَاتَيۡنَا لُقۡمَٰنَ ٱلۡحِكۡمَةَ أَنِ ٱشۡكُرۡ لِلَّهِۚ وَمَن يَشۡكُرۡ فَإِنَّمَا يَشۡكُرُ لِنَفۡسِهِۦۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٞ ١٢﴾ [لقمان: 10-12].

آسمانوں کو بے ستون بنایا تم انہیں دیکھ رہے ہو اور زمین میں مضبوط پہاڑ رکھ دیے تاکہ تمہیں لے کر ادھر ادھر نہ جھکے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیے اور ہم نے آسمان سے مینہ برسایا پھر ہم نے زمین میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگائیں (﻿۱۰﻿) یہ تو الله کی ساخت ہے پھر مجھے دکھاؤ کہ اس کے سوا غیر نے کیاپیدا کیا ہے بلکہ ظالم صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں (﻿۱۱﻿) اور ہم نے لقمان کو دانائی عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو شخص شکر کرے گا وہ اپنے ذاتی نفع کے لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے گا تو الله بے نیاز خوبیوں والا ہے (﻿۱۲﻿)

اﷲ نے ہمیں اس آیت کریمہ اور قرآن میں بہت ساری جگہوں میں "دون اﷲ" کی کمزوریوں کے بارے میں خبر دی ہے اور "دون اﷲ" وہ مخلوق ہے جيسےزندگی اور موت جو صرف اﷲ کے ہاتھ میں ہیں اور اﷲ ہی مالک مطلق ہے اسکا ارشاد گرامی ہے:

﴿ٱلَّذِي لَهُۥ مُلۡكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَلَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدٗا وَلَمۡ يَكُن لَّهُۥ شَرِيكٞ فِي ٱلۡمُلۡكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيۡءٖ فَقَدَّرَهُۥ تَقۡدِيرٗا ٢ وَٱتَّخَذُواْ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةٗ لَّا يَخۡلُقُونَ شَيۡ‍ٔٗا وَهُمۡ يُخۡلَقُونَ وَلَا يَمۡلِكُونَ لِأَنفُسِهِمۡ ضَرّٗا وَلَا نَفۡعٗا وَلَا يَمۡلِكُونَ مَوۡتٗا وَلَا حَيَوٰةٗ وَلَا نُشُورٗا ٣ وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ إِنۡ هَٰذَآ إِلَّآ إِفۡكٌ ٱفۡتَرَىٰهُ وَأَعَانَهُۥ عَلَيۡهِ قَوۡمٌ ءَاخَرُونَۖ فَقَدۡ جَآءُو ظُلۡمٗا وَزُورٗا ٤﴾ [الفرقان: 2-4].

وہ جس کی آسمانوں اور زمین میں سلطنت ہے اور اس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ کوئی سلطنت میں اس کا شریک ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا کر کے اندازہ پر قائم کر دیا (﻿۲﻿) اور انہوں نے الله کے سوا ایسے معبود بنا رکھے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے حالانکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں اور وہ اپنی ذات کے لیے نقصان اور نفع کے مالک نہیں اور موت اور زندگی اور دوبارہ اٹھنے کے بھی مالک نہیں (﻿۳﻿) اور کافر کہتے ہیں کہ یہ تو محض جھوٹ ہے جسے اس نے بنا لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس میں ا س کی مدد کی ہے پس وہ بڑے ظلم اور جھوٹ پر اتر آئے ہیں (﻿۴﻿)

اﷲ اپنی ذات اور صفات میں ایک ہی ہے اس کا کوئی شریک نہیں نہ تو اس کی ذات اور نہ اس کی صفات میں . کوئی دوسری مخلوق جسطرح جن وانس اور فرشتے اور ان میں سے کسی کے لیے بھی صفات الہیہ کی کوئی خصوصیت نہیں کوئی بھی زندوں اور مردوں میں اﷲ کی صفات کا دعوی نہیں کرتا جس طرح بصیر ، سمیع ، لطیف ... یہی وہ توحید ہے اور اس کے علاوہ کفر وشرک ہے ہمارا رب اپنی ذات و صفات میں ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں جيسا كہ فرمان الٰہى ہے:

﴿قُلۡ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ١ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ٢ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُولَدۡ ٣ وَلَمۡ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدُۢ ٤﴾[الإخلاص: 1-4].

کہہ دووہ الله ایک ہے (﻿۱﻿) اللہ بے نیاز ہے (﻿۲﻿) نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے (﻿۳﻿) اور اس کے برابر کا کوئی نہیں ہے (﻿۴﻿)

سوچنےکے لیے سوال:کیا ہر وه جو خود کسی چیز کا محتاج ہے وہ کس گروہ میں شامل ہےا ﷲ یا دون اﷲ میں مثلا:

1:جھنم ،۲: سورج ، ۳: تم، ۴:بدن ، ۵:انسان ، ٦:شیطان ، ۷:جانور اور درخت ، ۸: جبریل ،۹:انسان کی سوچ ، ١۰: بشریت کے تقاضے ، ١١: رسول .

**منتخب آیہ:**

﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلۡقُرۡءَانَۚ وَلَوۡ كَانَ مِنۡ عِندِ غَيۡرِ ٱللَّهِ لَوَجَدُواْ فِيهِ ٱخۡتِلَٰفٗا كَثِيرٗا ٨٢﴾ [النساء: 82].

کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر یہ قرآن سوائے الله کے کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت اختلاف پاتے (﻿۸۲﻿)

آٹھویں فصل:

یہاں سے بنیادی قسم شروع ہوتی ہے جب کوئی چیز پڑھتے وقت کوئی سوال تمہارے ذہن میں آئے تو آپ اس مطلب کے پڑھنے کو جاری رکھیے اس لیے تمہارے سوال کا جواب عنقریب آنے والی فصلوں میں آ جائے گا قرآن نے اﷲ کی صفات کو بیان کیا جیسا کہ وہ اکیلا ، رزق دینے والا ، پیدا کرنے والا ، مالک ہے پرورش کرنے والا مددگار ہے وہ انسان کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے اگر تم اﷲ کی وحدانیت اور اس کی صفات پر ایمان رکھتے ہو تو تم صرف اسکو کیوں نہیں پکارتے ہو اور اسی کو وسیلہ کیوں نہیں بناتے ہو ؟ تم صرف اس کی عبادت کیوں نہیں کرتے ہو ؟ کیا تم پر جادو ہو گیا ہے ؟ قرآ ن انسان سے یہ چاہتا ہے کہ وہ صرف اﷲ ہی کی عبادت کریں اس کا ارشاد گرامی ہے:

﴿يَٰصَٰحِبَيِ ٱلسِّجۡنِ ءَأَرۡبَابٞ مُّتَفَرِّقُونَ خَيۡرٌ أَمِ ٱللَّهُ ٱلۡوَٰحِدُ ٱلۡقَهَّارُ ٣٩ مَا تَعۡبُدُونَ مِن دُونِهِۦٓ إِلَّآ أَسۡمَآءٗ سَمَّيۡتُمُوهَآ أَنتُمۡ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلۡطَٰنٍۚ إِنِ ٱلۡحُكۡمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعۡبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلۡقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَ ٤٠ يَٰصَٰحِبَيِ ٱلسِّجۡنِ أَمَّآ أَحَدُكُمَا فَيَسۡقِي رَبَّهُۥ خَمۡرٗاۖ وَأَمَّا ٱلۡأٓخَرُ فَيُصۡلَبُ فَتَأۡكُلُ ٱلطَّيۡرُ مِن رَّأۡسِهِۦۚ قُضِيَ ٱلۡأَمۡرُ ٱلَّذِي فِيهِ تَسۡتَفۡتِيَانِ ٤١﴾ [يوسف: 39-41].

اے قید خانہ کے رفیقوا کیا کئی جدا جدا معبود بہتر ہیں یا اکیلا الله جو زبردست ہے (﻿۳۹﻿) تم اس کے سوا کچھ نہیں پوجتے مگر چند ناموں کو جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے مقرر کر لیے ہیں الله نے ان کے متعلق کوئی سند نہیں اتاری حکومت سوا الله کے کسی کی نہیں ہے اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی سیدھا راستہ ہے لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے (﻿۴۰﻿) اے قید خانہ کے رفیقوا تم دونوں میں سے ایک جو ہے وہ اپنے آقا کو شراب پلائے گا جو دوسرا ہے وہ پهانسى دیا جائے گا پھر اس کے سر میں سے پرندے کھائیں گے اس کام کا فیصلہ ہو گیا ہے جس کی تم تحقیق چاہتے تھے (﻿۴۱﻿)

اسی طرح تم آنے والی آیات میں دیکھو گے کہ وہ اﷲ عبادت کو صرف اپنی ذات کے لیے خاص فرماتا ہے اور انسانیت سے چاہتا ہے کہ وہ اسی کی ہی عبادت کریں جب بھی اس نے کوئی نبی یا رسول بھیجا تو انکا (رسولوں) کا پہلا قدم اﷲ کی طرف عبادت کی دعوت کا تھا صرف اﷲ کی عبادت کرو اور انہوں نے لوگوں سے یہ نہیں چاہا کہ وہ ان کی عبادت کریں بلکہ فرمایا:آجاؤ ہم سب مل کے اﷲ کی عبادت کریں اﷲتعالىٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْۚ كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيۡنَا نُنجِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ ١٠٣ قُلۡ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِن كُنتُمۡ فِي شَكّٖ مِّن دِينِي فَلَآ أَعۡبُدُ ٱلَّذِينَ تَعۡبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَلَٰكِنۡ أَعۡبُدُ ٱللَّهَ ٱلَّذِي يَتَوَفَّىٰكُمۡۖ وَأُمِرۡتُ أَنۡ أَكُونَ مِنَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ ١٠٤ وَأَنۡ أَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفٗا وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَ ١٠٥﴾ [يونس: 103-105].

پھر ہم اپنے رسولوں اوران لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں بچا لیتے ہیں اسی طرح ہمارا ذمہ ہے کہ ایمان والوں کوبچا لیں (﻿۱۰۳﻿) کہہ دو اے لوگو اگر تمہیں میرے دین میں شک ہے تو الله کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کرتا بلکہ میں الله کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ ایمانداروں میں رہوں (﻿۱۰۴﻿) اور یہ بھی کہ یک سوہوکر دین کی طرف رخ کیے رہو اور مشرکوں میں نہ ہو (﻿۱۰۵﻿)

اسی طرح فرمایا:

﴿فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمُۢ بِٱلۡمُفۡسِدِينَ ٦٣ قُلۡ يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ تَعَالَوۡاْ إِلَىٰ كَلِمَةٖ سَوَآءِۢ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ أَلَّا نَعۡبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشۡرِكَ بِهِۦ شَيۡ‍ٔٗا وَلَا يَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا أَرۡبَابٗا مِّن دُونِ ٱللَّهِۚ فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَقُولُواْ ٱشۡهَدُواْ بِأَنَّا مُسۡلِمُونَ ٦٤﴾ [آل‌عمران: 63-64].

پھر اگر پھر جائیں تو بے شک الله فساد کرنے والوں کو جانتا ہے (﻿۶۳﻿) کہہ اے اہلِ کتاب! ایک بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ سوائے الله کے اور کسی کی بندگی نہ کریں اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور سوائے الله کے کوئی کسی کو رب نہ بنائے پس اگر وہ پھر جائیں تو کہہ دو گواہ رہو کہ ہم تو فرمانبردار ہونے والے ہیں (﻿۶۴﻿)

گزشتہ فصلوں میں ہم نے اﷲ کی سچی عبادت کو بیان کیا یہاں اہم سوال یہ ہے کہ اﷲ تعالی قرآن مجید میں صرف محظ عبادت پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ بہت ساری آیتوں میں لوگوں سے خالص عبادت اور اعمال کی طلب فرمائی . جیسا کہ دعا ، کسی چیز کا مانگنا ، مدد، کوئی ضرورت صرف اﷲ ہی پوری فرماتا ہے ارشاد میں باریکی یہ ہے «تدع».

﴿وَلَا تَدۡعُ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَۖ فَإِن فَعَلۡتَ فَإِنَّكَ إِذٗا مِّنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ١٠٦ وَإِن يَمۡسَسۡكَ ٱللَّهُ بِضُرّٖ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَۖ وَإِن يُرِدۡكَ بِخَيۡرٖ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِهِۦۚ يُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنۡ عِبَادِهِۦۚ وَهُوَ ٱلۡغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ١٠٧﴾ [يونس: 106-107].

اور الله کے سوا ایسی چیز کونہ پکار جو نہ تیرا بھلا کرے اور نہ برا پھر اگرتو نے ایسا کیا تو بے شک ظالموں میں سے ہو جائے گا (﻿۱۰۶﻿) اوراگر الله تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اسے ہٹانے والا کوئی نہیں اور اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچانا چاہے توکوئی اس کے فضل کو پھیرنے والا نہیں اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے اور وہی بحشنے والا مہربان ہے (﻿۱۰۷﻿)

اور يہ بھی فرمايا:

﴿لِّنَفۡتِنَهُمۡ فِيهِۚ وَمَن يُعۡرِضۡ عَن ذِكۡرِ رَبِّهِۦ يَسۡلُكۡهُ عَذَابٗا صَعَدٗا ١٧ وَأَنَّ ٱلۡمَسَٰجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدۡعُواْ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدٗا ١٨ وَأَنَّهُۥ لَمَّا قَامَ عَبۡدُ ٱللَّهِ يَدۡعُوهُ كَادُواْ يَكُونُونَ عَلَيۡهِ لِبَدٗا ١٩﴾ [الجن: 17-19].

تاکہ اس (ارزانی) میں ان کا امتحان کریں اورجس نے اپنے رب کی یاد سے منہ موڑا تو وہ اسے سخت عذاب میں ڈالے گا (﻿۱۷﻿) اوربے شک مسجدیں الله کے لیے ہیں پس تم الله کے ساتھ کسی کو نہ پکارو (﻿۱۸﻿) اورجب الله کا بندہ (نبی) اس کو پکارنے کھڑا ہوتا ہے تو وه اس پر جھمگٹا کرنے لگتے ہیں (﻿۱۹﻿)

\*\*اہم نکتہ یہ ہے تعبدون: کی بنیاد عبد ہے جسکا معنی تسلیم اور عبادت ہے تدعو کی اصل دعو ہے جس کا معنی طلب ، دعا اورمنفع کو کھینچنا اور نقصان کو دفع کرنا ہے نبی کا فرمان ہے دعا بھی عبادت ہے یعنی دعا بھی عین عبادت ہے جس طرح بہت آیتوں میں ارشاد فرمایا زندگی کی ہر حاجت میں جیسا کہ مریض کی شفا کے لیے دعا مانگنا، امتحان میں کامیابی کی دعا کرنا اور کسی کام کی مصیبت سے چھٹکارے کی دعا مانگنا . صرف اﷲ سے ہی امید کی جاتی ہے یہ کام مباشر اﷲ سے ہی ہے بغیر کسی انسانی واسطے کے . بہت افسوس کی بات ہے کہ ہمارے معاشرے میں قرآن کو چھوڑا جاتا ہے اور انسانوں کے عقیدوں کا مزاق اڑایا جاتا ہے جس طرح کہ بعض غلط لوگوں سے یہ کام ظاہر ہوتے ہیں جب لوگ اﷲ تعالی کو پکارتے ہیں تو فورًا اسکو نہیں پکارتے بلکہ مخلوق کے واسطے سے اسکو پکارتے ہیں یہی وہ مشکل ہے جس کو ختم کرنے کے لیے نبی کو بھیجا گیا اس آیت میں توجہ کیجیے جسمیں ہمارا رب لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا ارشاد فرماتا ہے

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ٱدۡعُونِيٓ أَسۡتَجِبۡ لَكُمۡۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسۡتَكۡبِرُونَ عَنۡ عِبَادَتِي سَيَدۡخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ٦٠﴾ [غافر: 60].

اور تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے (﻿۶۰﻿)

اس کلمہ ﴿ٱدۡعُونِيٓ﴾ کی باریکی میں دیکھیے کہ اﷲ نے لوگوں سے واضح طور پر دعا کی قبولیت کا ارشاد فرمایا جو بھی صرف اﷲ کو پکارے گا جسطرح کہ قرآن میں حکم آیا ہے کہ اﷲ کے سوا کسی اور مخلوق کو نہ پکاریں جس طرح کہ ارشاد گرامی ہے:

﴿أَلَيۡسَ ٱللَّهُ بِكَافٍ عَبۡدَهُۥۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِٱلَّذِينَ مِن دُونِهِۦۚ وَمَن يُضۡلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنۡ هَادٖ ٣٦﴾ [الزمر: 36].

کیا الله اپنے بندے کو کافی نہیں اور وہ آپ کو ان لوگوں سے ڈراتے ہیں جو اس کے سوا ہیں اور جسے الله گمراہ کر دے تو اسے راہ پر لانے والا کوئی نہیں (﻿۳۶﻿)

بہت سارے لوگ تمہیں اﷲ کی قدرت سے اور اسکے غیب سے ڈراتے ہیں جیسا کہ انبیا ، ائمہ، شیوخ اور وہ صرف اﷲ کے بغیر کسی اور سے دعا نہیں مانگتے کیا تم جانتے ہو کہ اﷲ نے اس مسئلہ میں کیا ارشاد فرمایا ہے:

﴿يُولِجُ ٱلَّيۡلَ فِي ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِي ٱلَّيۡلِ وَسَخَّرَ ٱلشَّمۡسَ وَٱلۡقَمَرَۖ كُلّٞ يَجۡرِي لِأَجَلٖ مُّسَمّٗىۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمۡ لَهُ ٱلۡمُلۡكُۚ وَٱلَّذِينَ تَدۡعُونَ مِن دُونِهِۦ مَا يَمۡلِكُونَ مِن قِطۡمِيرٍ ١٣ إِن تَدۡعُوهُمۡ لَا يَسۡمَعُواْ دُعَآءَكُمۡ وَلَوۡ سَمِعُواْ مَا ٱسۡتَجَابُواْ لَكُمۡۖ وَيَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ يَكۡفُرُونَ بِشِرۡكِكُمۡۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثۡلُ خَبِيرٖ ١٤ ۞يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ أَنتُمُ ٱلۡفُقَرَآءُ إِلَى ٱللَّهِۖ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلۡغَنِيُّ ٱلۡحَمِيدُ ١٥﴾ [فاطر: 13-15].

وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے ہر ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے یہی الله تمہارا رب ہے اسی کی بادشاہی ہے اور جنہیں تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ ایک **كهجور** كى **گھٹلی** کے چھلکے کے مالک نہیں (﻿۱۳﻿) اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنتے اور اگر وہ سن بھی لیں تو تمہیں جواب نہیں دیتے اور قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے اور تمہیں خبر رکھنے والے کی طرح کوئی نہیں بتائے گا (﻿۱۴﻿) اے لوگو تم الله کی طرف محتاج ہواور الله بے نیاز تعریف کیا ہوا ہے (﻿۱۵﻿)

گزشتہ آیة میں اچھی طرح غور کیجیے جو واضح طور پر آنے والی فصل میں بیان کی جائے گی .

**منتخب آیة :** ﴿وَلَا تَدۡعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَۘ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۚ كُلُّ شَيۡءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجۡهَهُۥۚ لَهُ ٱلۡحُكۡمُ وَإِلَيۡهِ تُرۡجَعُونَ ٨٨﴾ [القصص: 88].

اور الله کے ساتھ اور کسی معبود کو نہ پکار اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اس کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے (﻿۸۸﻿)

نویں فصل

آیئے ہم گزشتہ آیت کو دہراتے ہیں اور اسے قرآن سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں

﴿يُولِجُ ٱلَّيۡلَ فِي ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِي ٱلَّيۡلِ وَسَخَّرَ ٱلشَّمۡسَ وَٱلۡقَمَرَۖ كُلّٞ يَجۡرِي لِأَجَلٖ مُّسَمّٗىۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمۡ لَهُ ٱلۡمُلۡكُۚ وَٱلَّذِينَ تَدۡعُونَ مِن دُونِهِۦ مَا يَمۡلِكُونَ مِن قِطۡمِيرٍ ١٣ إِن تَدۡعُوهُمۡ لَا يَسۡمَعُواْ دُعَآءَكُمۡ وَلَوۡ سَمِعُواْ مَا ٱسۡتَجَابُواْ لَكُمۡۖ وَيَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ يَكۡفُرُونَ بِشِرۡكِكُمۡۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثۡلُ خَبِيرٖ ١٤ ۞يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ أَنتُمُ ٱلۡفُقَرَآءُ إِلَى ٱللَّهِۖ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلۡغَنِيُّ ٱلۡحَمِيدُ ١٥﴾ [فاطر: 13-15].

وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے ہر ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے یہی الله تمہارا رب ہے اسی کی بادشاہی ہے اور جنہیں تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ ایک **كهجور** كى **گھٹلی** کے چھلکے کے مالک نہیں (﻿۱۳﻿) اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنتے اور اگر وہ سن بھی لیں تو تمہیں جواب نہیں دیتے اور قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے اور تمہیں خبر رکھنے والے کی طرح کوئی نہیں بتائے گا (﻿۱۴﻿) اے لوگو تم الله کی طرف محتاج ہواور الله بے نیاز تعریف کیا ہوا ہے (﻿۱۵﻿)

یہ گزشتہ آیت دوبارہ ذکر کی جاتی ہے تاکہ ہم اس کو قرآن مجید سے ہی سمجھ سکیں اﷲ جلّ جلالہ آیت کے شروع میں اپنی عظمت کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے ﴿لَهُ ٱلۡمُلۡكُ﴾ یعنی کائنات کی ملکیت اس کے ہاتھ میں ہے اور مخلوقات کے معاملات کا مالک ہے کوئی بھی اپنی ذات کے لیے ملکیت کا دعوی نہیں کر سکتا کیونکہ دنیا کی ہر چیز کی ملکیت جزئی ہوتی ہے یا اس کی بناوٹ سے ہوتی ہے کوئی بھی یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ وہ اپنے جسم کا ذاتی مالک ہے مثال کے طور پر اگر کسی کا پاؤں کسی حادثے میں کٹ جائے تو وہ اپنے لیے اس جیسا نیا پاؤں نہیں بنا سکتا ہے یا وہ اپنے آپ سے ہلاک (مرنے) کو نہیں روک سکتا ہے نہ وہ اپنے بالوں کے رنگ کو تبدیل ہونے کو روک سکتا ہے بلکہ دنیا کی ہر چیز ہمارے پاس ادھار اور قرض ہے اور مرنے کے وقت ہم سے لے لی جائے گی اور ہر انسان سے اﷲ کی نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا . اور اس آیت کی دوسری قسم میں فرماتا ہے ﴿وَٱلَّذِينَ تَدۡعُونَ مِن دُونِهِۦ مَا يَمۡلِكُونَ مِن قِطۡمِيرٍ﴾ یعنی غیر اﷲ وہ ہیں جو کھجوراور اس كى **گھٹلى** کے درمیان باريك سا چھلكا ہوتا ہے اس کے بھی مالک نہیں ﴿تَدۡعُونَ مِن دُونِهِۦ﴾ جو کسی چیز کے مالک نہیں تو وہ کسی طرح بھی دوسروں کی ضرورت کو پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اگر ہم فرض کریں کہ زید عمر درازی کو ایک سو ڈالر کے بدلے لینا چاہتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ احمد کسی چیز کا مالک نہیں ہے باوجود اس کے وہ مجبور کرے کہ عمر سے سو ڈالر چھین لے تو یہ نا ممکن بات ہے اگر کوئی تیسرا شخص یہ واقعہ دیکھے تو وہ جہالت اور بے وقوفی سے کہے گا کہ زید ایسی چیز کو مانگ رہا ہے جس کا کوئی مالک نہیں . اور ہمارا رب تعالیٰ آیت کی تیسری قسم میں فرماتا ہے ﴿إِن تَدۡعُوهُمۡ لَا يَسۡمَعُواْ دُعَآءَكُمۡ وَلَوۡ سَمِعُواْ مَا ٱسۡتَجَابُواْ لَكُمۡ﴾ یعنی اگر تم من دون اﷲ کو پکارو ( بت) کو تو وہ تمہارے ساتھ کوئی ایسا تصفیہ نہیں کر سکتے اگر تم ان کو پکارو یا واسطہ بناؤ یا ان سے کوئی چیز مانگو کہ وہ اﷲ سے لے کر دیں تو وہ اصلی طور پر تمہاری اس پکار کو سننے پر قادر نہیں ہیں اگر وہ سن بھی لیں لیکن جواب دینے پر قادر نہیں اس کے باوجود وہ تمہیں دو چیزوں سے ڈراتے ہیں ﴿وَيَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ يَكۡفُرُونَ بِشِرۡكِكُمۡ﴾

(پہلا خطرہ) یہ کام کہ دون اﷲ سے کوئی چیز مانگنا شرک ہے بڑے افسوس کے ساتھ اس کا سبب قرآن مجید سے دوری ہے اور تفکیر کی جگہ پر تقلید کا مروج ہونا ہے اور اس بارے میں ایسے موضوعات کے بیان کا نہ سننا ہے .

(دوسرا خطرہ) قیامت کے دن وہ لوگ جو غیر اﷲ کو اﷲ کے ساتھ پکارتے ہیں ان کے یہ سارے اعمال مردود ہو جائیں گے الدعاء اور عبادات اور ان کی طرف لوگوں کا حاجت مند ہونا کیونکہ یہ صفات صرف اﷲ کے لیے خاص ہیں ﴿أَحَاطَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عِلۡمَۢا﴾ صرف وہی اﷲ ہے جو اچھی دعا کو قبول کرتا ہے مشھد اور رضا میں ، طہران اور الیاس میں ، نیو یارک اور رابرٹ لندن میں . اور وہی سمیع وبصیر ہے اور یہی صفات صرف اﷲ کے لیے مختص ہیں اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء ، صلحاء اور ائمہ جو مر چکے ہیں وہ زندہ ہیں اپنی اپنی قبروں میں وہ ہر زمان ومکان میں لوگوں کی حاجات کو سنتے اور انکا جواب اﷲ کی قدرت سے دیتے ہیں اور اسکا یہ معنی نہیں کہ ان میں اﷲ تعالیٰ جیسی صفات ہیں جیسے وہ (بصیر) ہے بندوں کو ہر حال میں دیکھتا ہے (سمیع) وہ ہر جگہ پر لوگوں کو سننے والا ہے (لطیف) ہے کوئی بھی چیز اﷲ سے چھپی نہیں ہے (خبیر) ہے بندوں کے حالات کو جانتا ہے یہ صفات اﷲ کے ساتھ خاص ہیں اگر ہم ان صفات کو مخلوق میں ڈال دیں تو گویا ہم نے اﷲ سے شریک ٹھہرایا ہے ﴿وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثۡلُ خَبِيرٖ﴾ وہی اﷲ ہے مسائل کی حقیقت کی خبر رکھتا ہے بعض لوگ جب یہ آیات پڑھتے ہیں تو اسمیں تاویلیں کرتے ہیں اور اس میں اپنے روز مرہ کے اعمال کے اسباب پیدا کرتے ہیں اور لوگوں کو حقائق سے دور کرتے ہیں اور اس کی تفسیر ایسے کرتے ہیں جیسا چاہتے ہیں ہم پر لازم ہے کہ اﷲ کا کلام قبول کریں یہ وہ ہیں جس کی حقیقت کی خبر اﷲ نے ان مسائل میں دی ہے اورصرف وہی ہے جو ہم پر قیامت کی حقیقت کو بیان کرنے والا ہے اور عابد و معبود کا فرق اس دن میں واضح کرنے والا ہے پھر سے تاکید ہے کہ قیامت کے دن سب لوگ اﷲ اور اسکے رسول کے محتاج ہوں گے اور محتاج وہ ہوتا ہے جس سے کوئی حاجت نہیں مانگی جاتی . صرف اﷲ بے نیاز ہے کہ جو لوگوں کی حاجات کو پورا کرتا ہے اس کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَلَا يَسۡتَطِيعُونَ لَهُمۡ نَصۡرٗا وَلَآ أَنفُسَهُمۡ يَنصُرُونَ ١٩٢ وَإِن تَدۡعُوهُمۡ إِلَى ٱلۡهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمۡۚ سَوَآءٌ عَلَيۡكُمۡ أَدَعَوۡتُمُوهُمۡ أَمۡ أَنتُمۡ صَٰمِتُونَ ١٩٣ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ عِبَادٌ أَمۡثَالُكُمۡۖ فَٱدۡعُوهُمۡ فَلۡيَسۡتَجِيبُواْ لَكُمۡ إِن كُنتُمۡ صَٰدِقِينَ ١٩٤﴾ [الأعراف: 192-194].

اور نہ وہ ان کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں (﻿۱۹۲﻿) اور اگر تم انہیں راستہ کی طرف بلاؤ تو تمہاری تابعداری نہ کریں برابر ہے کہ تم انہیں پکارو یا چپکے رہو (﻿۱۹۳﻿) بے شک جنہیں تم الله کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری طرح بندے ہیں پھر انہیں پکار کر دیکھو پھر چاہے کہ وہ تمہاری پکار کو قبول کریں اگر تم سچے ہو (﻿۱۹۴﻿)

اﷲ سب مخلوقات کو سننے والا ہے کوئی بھی بندہ نہیں کہ جس کی طرف غیب کی کوئی چیز سونپی گئی ہو اسلام کی نظر میں سب لوگ برابر ہیں کسی کو کسی پر ترجیح نہیں اور لوگوں کی برتری کا معیار تقوی ہے اور یہ چیز باطنی ہے جس کا علم اﷲ کو ہے اور نبی کا ارشاد پاک ہے « لوگوں کی مثال کنگھی کے دندان جیسی ہے » اﷲ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ صرف اس پر ایمان رکھیں صرف اسی کو پکاریں اور اس کے غیر کو نہ پکاریں اور اس کے غیر کو رابطہ نہ بنائیں اور اس کے غیر کو اس سے عظیم نہ بنائیں اس آیت کی طرف توجہ فرمائیے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقۡنَٰكُم مِّن ذَكَرٖ وَأُنثَىٰ وَجَعَلۡنَٰكُمۡ شُعُوبٗا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓاْۚ إِنَّ أَكۡرَمَكُمۡ عِندَ ٱللَّهِ أَتۡقَىٰكُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٞ ١٣﴾ [الحجرات: 13].

ا ے لوگو ہم نے تمہیں ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے خاندان اور قومیں جو بنائی ہیں تاکہ تمہیں آپس میں پہچان ہو بے شک زیادہ عزت والا تم میں سے الله کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے بے شک الله سب کچھ جاننے والا خبردار ہے (﻿۱۳﻿)

اسی طرح فرمايا:

﴿وَإِذَا تُتۡلَىٰ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتُنَا بَيِّنَٰتٖ تَعۡرِفُ فِي وُجُوهِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱلۡمُنكَرَۖ يَكَادُونَ يَسۡطُونَ بِٱلَّذِينَ يَتۡلُونَ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتِنَاۗ قُلۡ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرّٖ مِّن ذَٰلِكُمُۚ ٱلنَّارُ وَعَدَهَا ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْۖ وَبِئۡسَ ٱلۡمَصِيرُ ٧٢ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٞ فَٱسۡتَمِعُواْ لَهُۥٓۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَن يَخۡلُقُواْ ذُبَابٗا وَلَوِ ٱجۡتَمَعُواْ لَهُۥۖ وَإِن يَسۡلُبۡهُمُ ٱلذُّبَابُ شَيۡ‍ٔٗا لَّا يَسۡتَنقِذُوهُ مِنۡهُۚ ضَعُفَ ٱلطَّالِبُ وَٱلۡمَطۡلُوبُ ٧٣ مَا قَدَرُواْ ٱللَّهَ حَقَّ قَدۡرِهِۦٓۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ٧﴾ [الحج: 62-64].

اور جب انہیں ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جائیں تو تم منکروں کے چہروں میں ناراضگی دیکھو گے قریب ہوتے ہیں کہ جو لوگ انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں ان پر حملہ کر دیں کہہ دو کیا میں تمہیں اس سے بھی بدتر بات بتاؤں! آگ ہے کہ جس کا الله نے منکروں سے وعدہ کیا ہے اور وہ بری جگہ ہے (﻿۷۲﻿) اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو جنہیں تم الله کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اگرچہ وہ سب اس کے لیے جمع ہوجائیں اور اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین لے تو اسے مکھی سے چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب (یعنی عابد اور معبود دونوں) گئے گزرے ہیں (﻿۷۳﻿) انہوں نے الله کی کچھ بھی قدر نہ کی بے شک الله زوروالا غالب ہے (﻿۷۴﻿)

اس آیت میں غیر اﷲ کی کمزوری کی تاکید کی گئی ہے اور آیت کے آخری حصہ میں طالب ومطلوب کا فرق بیان ہوا ہے اور قادر وہی اﷲ ہے جس نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اسی کو پکاریں خوشی اور تنگ دستی میں اور اسی پر بھروسہ کریں اس کا ارشاد گرامی ہے

﴿قُلۡ مَآ أَسۡ‍َٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ أَجۡرٍ إِلَّا مَن شَآءَ أَن يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِۦ سَبِيلٗا ٥٧ وَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱلۡحَيِّ ٱلَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِهِۦۚ وَكَفَىٰ بِهِۦ بِذُنُوبِ عِبَادِهِۦ خَبِيرًا ٥٨ ٱلَّذِي خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٖ ثُمَّ ٱسۡتَوَىٰ عَلَى ٱلۡعَرۡشِۖ ٱلرَّحۡمَٰنُ فَسۡ‍َٔلۡ بِهِۦ خَبِيرٗا ٥٩﴾ [الفرقان: 57-59].

کہہ دو میں اس پر تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا مگر جو شخص اپنے رب کی طرف راستہ معلوم کرنا چاہے (﻿۵۷﻿) اورتم اس زندہ خدا پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہ مرے گا اور اس کی تسبیح اورحمد کرتے رہو اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار ہے (﻿۵۸﻿) جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے چھ دن میں بنایا پھر عرش پر قائم ہوا وہ رحمنٰ ہے پس ا س کی شان کسی خبر ركھنے والے سے پوچھو (﻿۵۹﻿)

سب مخلوقات کا عدم سے پیدا کرنے والا صرف وہی اﷲ ہے وہی تھا اور وہی رہے گا اور ہر انسان موت کا ذائقہ چکھے گا اور وہ اکیلا ہے جو کبھی نہیں مرے گا اور تم اسی پر بھروسہ رکھو .

**منتخب آیة:** ﴿وَلَئِن سَأَلۡتَهُم مَّنۡ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُۚ قُلۡ أَفَرَءَيۡتُم مَّا تَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنۡ أَرَادَنِيَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ هَلۡ هُنَّ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوۡ أَرَادَنِي بِرَحۡمَةٍ هَلۡ هُنَّ مُمۡسِكَٰتُ رَحۡمَتِهِۦۚ قُلۡ حَسۡبِيَ ٱللَّهُۖ عَلَيۡهِ يَتَوَكَّلُ ٱلۡمُتَوَكِّلُونَ ٣٨﴾ [الزمر: 38].

اور اگر آپ ان سے پوچھیں آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور کہیں گے الله نے کہہ دو بھلا دیکھو تو سہی جنہیں تم الله کے سوا پکارتے ہو اگر الله مجھے تکلیف دینا چاہے تو کیا وہ اس کی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا وہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ اس مہربانی کو روک سکتے ہیں کہہ دو مجھے الله کافی ہے توکل کرنے والے اسی پر توکل کیا کرتے ہیں (﻿۳۸﻿)

دسویں فصل

توحید کے مضبوط موضوع کو حاصل کرنے کے لیے بہت بڑی سوچ بچار چاہیے جو کہ خالق اور مخلوق کے اس عظیم فرق کو واضح کرے لیکن کچھ خود غرض لوگ اس واقعہ کو نہیں سمجھتے اللہ رب العالمين کا فرمان ہے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿قُلۡ أَرَءَيۡتُم مَّا تَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُواْ مِنَ ٱلۡأَرۡضِ أَمۡ لَهُمۡ شِرۡكٞ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِۖ ٱئۡتُونِي بِكِتَٰبٖ مِّن قَبۡلِ هَٰذَآ أَوۡ أَثَٰرَةٖ مِّنۡ عِلۡمٍ إِن كُنتُمۡ صَٰدِقِينَ ٤ وَمَنۡ أَضَلُّ مِمَّن يَدۡعُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَن لَّا يَسۡتَجِيبُ لَهُۥٓ إِلَىٰ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِ وَهُمۡ عَن دُعَآئِهِمۡ غَٰفِلُونَ ٥ وَإِذَا حُشِرَ ٱلنَّاسُ كَانُواْ لَهُمۡ أَعۡدَآءٗ وَكَانُواْ بِعِبَادَتِهِمۡ كَٰفِرِينَ ٦﴾ [الأحقاف: 4-6].

کہہ دو بھلا بتاؤ تو سہی جنہیں تم الله کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کون سی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں میں ان کا کوئی حصہ ہے میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب لاؤ یا کوئی علم چلا آتا ہو وہ لاؤ اگر تم سچے ہو (﻿۴﻿) اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے جو الله کےسوا اسےپکارتا ہے جو قیامت تک اس کے پکارنے کا جواب نہ دے سکے اور انہیں ان کے پکارنے کی خبر بھی نہ ہو (﻿۵﻿) او ر جب لوگ جمع کئےجائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت کے منکر ہوں گے (﻿۶﻿)

اس آیت کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا: کہ )) غیر اللہ – دون الله (( یعنی اﷲ کے سوا کوئی کچھ پیدا کرنے پر قادر نہیں بلکہ وہ خود مخلوق ہیں نہ تو آسمانی کتابوں اور نہ ہی علمی کتب میں کوئی دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی پیدا کرنے میں شریک ہیں جسطرح کہ اس آیت کریمہ میں کہا گیا ہے جب بھی وہ)) غیر اللہ(( اﷲ کے سوا کسی اور کو پکارتے ہیں تو وہ ان کی پکار کا قیامت تک جواب نہیں دیں گے یہاں تک کہ وہ اسوقت تک ان سے شریک ٹھہرانے کا انکار کریں گے بلکہ ان کو جھٹلائیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہم دنیا میں صرف اﷲ کی عبادت کرتے تھے اور اسی سے حاجت طلب کرتے تھے جبکہ تم ہمیں پکارتے تھے جیسا کہ ہم تمہاری طرح مخلوق تھے اس لیے اب ہم تمہارے دشمن ہیں اور ہم توحید پرست ہیں اور تم اﷲ کے دشمن ہو لہذا ہمارا اور تمہارا طریقہ برابر نہیں ہے . گزشتہ فصلوں میں کہا گیا ہے کہ ))دون اﷲ(( کائنات میں کسی بھی ذرے کے مالک نہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دعا اور عبادت اﷲ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں جب ہم اﷲ سوا کسی کو پکاریں یا عبادت کریں تو ہم نے قطعی طور پر شرک کیا ہمارے رب نے اس معاملے کو واضح طور پر بیان فرمایا اور غور و فکر کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی مثلاً کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے مانا کہ اﷲ کے سوا )) غیر اﷲ (( کسی کو پکارنا جائز نہیں جبکہ وہ اﷲ حاجات کو پورا فرماتا اور پکار کو سنتا ہے لیکن ہم یہ طاقت نہیں رکھتے تو لہذا ہم واسطہ بناتے ہیں اپنے اوراﷲ کے درمیان انبیاء ، ائمہ اور صالحین کا ... یعنی ہم اپنی حاجات کو ان پر پیش کرتے ہیں تاکہ وہ ہماری حاجات کو اﷲ کے حضور پیش کریں ؛ اس تاویل وتوجیہ کے بدلے ہم بہت سارے دلائل دے سکتے ہیں . نمبر١: عرب رسول سے پہلے اس بارے میں سوچ بچار کرتے تھے انبیاء میں سے ابراہیم، اسماعیل ، ھابیل اور ملائکہ کو پکارتے تھے کہ وہ ان کی حاجات کو اﷲ کے حضور پیش کریں اور وہ یہ سوچتے تھے کہ فرشتے اور انبیاء معصوم ہونے کی وجہ سے اﷲ سے زیادہ قریب ہونے کی قدرت رکھتے ہیں . نمبر۲: جب ہم ))دون اﷲ(( کو پکارتے ہیں کہ وہ ہماری حاجات کو اﷲ کے ہاں پیش کریں تو یہی دعا دون اﷲ سے طلب کرنے کی حقیقت ہے گویا کہ ہم دون اﷲ کو پکارتے ہیں یہ کہ وہ ہماری حاجات کو سنتے ہیں اور ہماری حاجات کو اﷲ کے ہاں پیش کرتے ہیں تاکہ وہ ہماری حاجات کو پورا کرے .

اﷲ تعالی نے جب ہمیں اس بات کا حکم دیا اگر چہ وہ آیت ہی واسطے کا سبب کیوں نہ ہو یہی سب مفاہیم ہمارے ذہنوں میں پیدا کروائے گئے ہیں جب کہ گناہوں کی کثرت تھی اور شرم کے مارے کہ وہ اس کائنات میں اﷲ سے قریب کیسے ہوں جب ہم واسطے کو جانتے ہیں یعنی ہم یہ کہتے ہیں کہ دون اﷲ وہ واسطہ ہیں نہ وہ سنتے اور نہ ہی وہ ہمارے گناہوں کو جانتے ہیں یا ہم فرض کریں کہ بندوں کی حاجات بغیر واسطے کے اس کے ہاں پیش ہونے کی کوئی گنجائش اور مجال نہیں ہے یہاں تک کہ ہم واسطے کے محتاج ہیں یہاں تک کہ جب کوئی بندہ گناہوں میں ڈوبا ہوا ہے تو بھی توبہ کا دروازہ کھلاہوا ہے اور وہی اﷲ ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اس کا ارشاد گرامی ہے:

﴿قُلۡ يَٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسۡرَفُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُواْ مِن رَّحۡمَةِ ٱللَّهِۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغۡفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًاۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلۡغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ٥٣ وَأَنِيبُوٓاْ إِلَىٰ رَبِّكُمۡ وَأَسۡلِمُواْ لَهُۥ مِن قَبۡلِ أَن يَأۡتِيَكُمُ ٱلۡعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ٥٤﴾ [الزمر: 53-54].

کہہ دو اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے الله کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک الله سب گناہ بخش دے گا بے شک وہ بخشنے والا رحم والا ہے (﻿۵۳﻿) اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کا حکم مانو اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہیں مدد بھی نہ مل سکے گی (﻿۵۴﻿)

اس آنے والی شکل کی طرف دیکھیے اور اس سوال میں غور فرمائیے کیا یہ صحیح ہے کہ ہم ایمان اور عقیدہ کو قرآن کے بغیر کسی اور طریقے سے حاصل کریں ؟

|  |  |
| --- | --- |
| قرآن میں توحید کا طریقہ  **الله تعالى**  وہ مخلوق جو اپنی حاجت کو پورا کرنے کے لیے براہ راست اﷲ کو پکارتی ہے  **دون الله**  ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ٱدۡعُونِيٓ أَسۡتَجِبۡ لَكُمۡۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسۡتَكۡبِرُونَ عَنۡ عِبَادَتِي سَيَدۡخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ٦٠﴾ [غافر: 60]. اور تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے (﻿۶۰﻿) | شرک  **دون الله**  وہ مخلوق جو اپنی حاجت کو پورا کرنے کے لیے مخلوق کو پکارتی ہے  **دون الله**  ﴿وَلَا تَدۡعُ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَۖ فَإِن فَعَلۡتَ فَإِنَّكَ إِذٗا مِّنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ١٠٦﴾ [یونس: 106]. اور الله کے سوا ایسی چیز کونہ پکار جو نہ تیرا بھلا کرے اور نہ برا پھر اگرتو نے ایسا کیا تو بے شک ظالموں میں سے ہو جائے گا (﻿۱۰۶﻿) |
| شرک  **الله تعالى دون الله**  وہ مخلوق جو اﷲ کے قریب میں بھی مخلوق سے مانگتی ہے  **دون الله**  ﴿فَلَا تَدۡعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَتَكُونَ مِنَ ٱلۡمُعَذَّبِينَ ٢١٣﴾ [الشعراء: 213]. سو الله کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکار ورنہ تو بھی عذاب میں مبتلا ہو جائے گا (﻿۲۱۳﻿)  ﴿وَأَنَّ ٱلۡمَسَٰجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدۡعُواْ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدٗا ١٨﴾ [جن: 18]. اوربے شک مسجدیں الله کے لیے ہیں پس تم الله کے ساتھ کسی کو نہ پکارو (﻿۱۸﻿)  ﴿لَّا تَجۡعَلۡ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَتَقۡعُدَ مَذۡمُومٗا مَّخۡذُولٗا٢٢﴾ [الإسراء: 22]. الله کے ساتھ اور کوئی معبود نہ بنا ورنہ تو ذلیل بے کس ہو کر بیٹھے گا (﻿۲۲﻿) | شرک  **الله تعالى**  وہ مخلوق جو دوسری مخلوق سے مانگتی ہے کہ وہ ان کی حاجت کو خالق پر پیش کریں  **دون الله**    **دون الله**  ﴿أَلَا لِلَّهِ ٱلدِّينُ ٱلۡخَالِصُۚ وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ مِن دُونِهِۦٓ أَوۡلِيَآءَ مَا نَعۡبُدُهُمۡ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ زُلۡفَىٰٓ...﴾ [الزمر: 3].  خبردار! خالص فرمانبرداری الله ہی کے لیے ہے جنہوں نے اس کے سوا اور کارساز بنا لیے ہیں ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر اس لیے کہ وہ ہمیں الله سے قریب کر دیں…  ﴿إِن تَدۡعُوهُمۡ لَا يَسۡمَعُواْ دُعَآءَكُمۡ وَلَوۡ سَمِعُواْ مَا ٱسۡتَجَابُواْ لَكُمۡ...﴾ [فاطر: 14].  اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنتے اور اگر وہ سن بھی لیں تو تمہیں جواب نہیں … |

گیارہویں فصل

ہم نے گزشتہ آیتوں میں دیکھا کہ دون اﷲ سے مانگنا شرک ہے عبادت ، دعا اور مخلوق سے مانگنا شرک ہے غیر اﷲ سے ڈائریکٹ مانگنا یا انڈائریکٹ کوئی فرق نہیں اس بارے میں کوئی جزء بھی خالی نہیں ہو سکتا تاکید کے طور پر ہم ایک اور آیت پیش کرتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ ان کلمات میں غور و فکر کریں تعبدون اور تدعون .

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿قَالَ سَلَٰمٌ عَلَيۡكَۖ سَأَسۡتَغۡفِرُ لَكَ رَبِّيٓۖ إِنَّهُۥ كَانَ بِي حَفِيّٗا ٤٧ وَأَعۡتَزِلُكُمۡ وَمَا تَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَأَدۡعُواْ رَبِّي عَسَىٰٓ أَلَّآ أَكُونَ بِدُعَآءِ رَبِّي شَقِيّٗا ٤٨ فَلَمَّا ٱعۡتَزَلَهُمۡ وَمَا يَعۡبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَهَبۡنَا لَهُۥٓ إِسۡحَٰقَ وَيَعۡقُوبَۖ وَكُلّٗا جَعَلۡنَا نَبِيّٗا ٤٩﴾ [مریم: 47-49].

کہا تیری سلامتی رہے اب میں اپنے رب سے تیری بخشش کی دعا کروں گا بے شک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے (﻿۴۷﻿) اور میں تمہیں چھوڑتا ہوں اور جنہیں تم الله کے سوا پکارتے ہو اور میں اپنے رب ہی کو پکاروں گا امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر محروم نہ رہوں گا (﻿۴۸﻿) پھر جب ان سے علیحدٰہ ہوا اور اس چیز سے جنہیں وہ الله کے سوا پوجتے تھے ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا کیا اور ہم نے ہر ایک کو نبی بنایا (﻿۴۹﻿)

غور کریں کہ شرک صرف اﷲ کے ساتھ زمیں وآسماں کی تخلیق سے نہیں بلکہ شرک یہ ہے کہ ہم اپنے اور اﷲ کے درمیان کسی چیز کی عبادت کریں اور دعا مانگیں تو گویا کہ ہم نے اﷲ سے شرک کیا تمہارے تصور کی حالت یہ ہے کہ وہ کوئی معبود بناتے ہیں اﷲ وحدہ کے بارے میں . اب ہم یہ تصور کریں کہ اﷲ رشتہ داروں سے زیادہ قریب ہے پھر ہم تصور کریں کہ ہم مخلوقات سے مانگ سکتے ہیں جنکا اﷲ نے مرتبہ بلند کیا ہے ہم یہ تصور کریں کہ مخلوق سے واسطہ اﷲ کی عبادت اور اس سے دعا کے لیے . یا ہم یہ تصور کریں کہ مخلوقات کو واسطہ بنائیں اﷲ سے ثواب اور اسکا قرب حاصل کرنے کے لیے تو وہ اﷲ کے معاونین ہوں گے کچھ کاموں کے نافذ کرنے کے لیے یا ہم یہ تصور کریں کہ اﷲ تعالی کی خاص صفات کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں اس آیت میں توجہ فرمائیے :

﴿قُلۡ أَرَءَيۡتَكُمۡ إِنۡ أَتَىٰكُمۡ عَذَابُ ٱللَّهِ أَوۡ أَتَتۡكُمُ ٱلسَّاعَةُ أَغَيۡرَ ٱللَّهِ تَدۡعُونَ إِن كُنتُمۡ صَٰدِقِينَ ٤٠ بَلۡ إِيَّاهُ تَدۡعُونَ فَيَكۡشِفُ مَا تَدۡعُونَ إِلَيۡهِ إِن شَآءَ وَتَنسَوۡنَ مَا تُشۡرِكُونَ ٤١ وَلَقَدۡ أَرۡسَلۡنَآ إِلَىٰٓ أُمَمٖ مِّن قَبۡلِكَ فَأَخَذۡنَٰهُم بِٱلۡبَأۡسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمۡ يَتَضَرَّعُونَ ٤٢﴾ [الأنعام: 40-42].

کہہ دو دیکھو تو سہی اگر تم پرخدا کا عذاب آئے یا تم پر قیامت ہی آ جائے تو کیا خدا کے سوا کسی اور کو پکارو گے اگر تم سچے ہو (﻿۴۰﻿) بلکہ اسی کو پکارتے ہو پھر اگر وہ چاہتا ہے تو اس مصیبت کو دور کر دیتا ہے جس کے لیے اسے پکارتے ہو اور جنہیں تم الله کا شریک بناتے ہو انہیں بھول جاتے ہو (﻿۴۱﻿) اور ہم نے تجھ سے پہلے بہت سی امتوں کے ہاں رسول بھیجےتھے پھر ہم نے انہیں سختی اور تکلیف میں پکڑا تاکہ وہ عاجزی کریں (﻿۴۲﻿)

غور کریں جب کوئی حادثہ پیش آتا ہے جیسے زلزلہ، سیلاب ، بمباری وغیرہ کا تو تم اس سے نجات کے لیے اﷲ کو پکارتے ہو ، یا انبیاء کو ، کیا تم اﷲ کو پکارتے ہو یا ائمہ کو؟ کیا تم اﷲ کو پکارتے ہو یا شیوخ اور صالحین کو . اگر تم اﷲ کو پکارتے ہو تو توحید پرست ہو ورنہ مشرک ہو . جس طرح ہم نے گزشتہ فصلوں میں کہا جیسا کہ عرب جاہلیت کے زمانے میں اﷲ سے شریک ٹھہراتے تھے وہ ہم سے مختلف نہیں بلکہ ہم جیسے تھے وہ زندہ تھے اور اﷲ کو مانتے تھے ایک خالق کی حیثیت سے . اور وہ پتھرلکڑیوں سے بت بناتے تھے نیک لوگوں کی شکل و صورت میں . جیسے ابراہیم و اسماعیل علیہ السلام کی صورت میں اور وہ ان کی عبادت کرتے تھے گویا کہ وہ ان کا وسیلہ تھے ان کے زمانے کے کھڑے ہوئے پتھر لیٹے ہوئے پتھروں کی حیثیت سے قبروں کی شکل اختیار کر چکے ہیں گویا کہ شرک ہماری زندگیوں میں خفیہ طور پر داخل ہو چکا ہے کتنے لوگ مسلمان ہیں جو یہ تصور کرچکے ہیں کہ وہ مسلم ہیں مگر اپنے عقیدے میں شرک کو ظاہر کرتے ہیں

﴿وَمَا يُؤۡمِنُ أَكۡثَرُهُم بِٱللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشۡرِكُونَ ١٠٦ أَفَأَمِنُوٓاْ أَن تَأۡتِيَهُمۡ غَٰشِيَةٞ مِّنۡ عَذَابِ ٱللَّهِ أَوۡ تَأۡتِيَهُمُ ٱلسَّاعَةُ بَغۡتَةٗ وَهُمۡ لَا يَشۡعُرُونَ ١٠٧﴾ [یوسف: 106-107].

اوران میں سے اکثر ایسے بھی ہیں جو الله کو مانتے بھی ہیں اور شرک بھی کرتے ہیں (﻿۱۰۶﻿) کیا اس سے بے خوف ہو چکے ہیں کہ انہیں الله کے عذاب کی ایک آفت آپہنچے یا اچانک قیامت ان پر آ جائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو (﻿۱۰۷﻿)

حضور کا فرمان ہے «میری ٲمت میں شرک ایک کالی چیونٹی کے کالے پتھر پر رات کے اندھیرے میں چلنے سے بھی زیادہ آسانی سے داخل ہو گا ، اس مشکل کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے عقیدے کو بڑی غیرت مندی سے لیں بلکہ قرآن نے بھی ہمیں اس بات کی وصیت کی ہے کہ اگر تم کوئی کلام بھی کسی لباس میں سنو اور اگر چہ وہ لباس اھل دین کا ہی کیوں نہ ہو تو اس کو قرآنی پیمانے پر پرکھو اس لیے کہ قیامت کے دن اس بات کی طاقت رکھیں گے کہ اگر قرآن کو عقیدہ اور ایمان کی بنیاد بنائے ہوئے ہوں گے تو ہم کسی بھی عالم کے قول کو بنیاد نہیں بنا سکتے ...»

آئے دن جھوٹی احادیث بڑھائی جا رہی ہیں صحیح احادیث کی اتباع کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم ان کو قرآن کے پیمانے پر پرکھیں اس لیے کہ قرآن ہی وہ محفوظ کتاب ہے جسمیں کسی طریقے سے بھی تبدیلی کی گنجائش نہیں اور وہی ایک راستہ ہے سچی ہدایت تک پہنچنے کا اور جو جھوٹی احادیث قرآن سے ٹکرائی ہیں تو ہم ان کو حذف کرنے پر قادر ہیں آنے والی شکل میں غور کریں

آیة قرآن کلام صدیق

حدیث جعلی کلام فیلسوف کلام علماء حدیث صحیح

فیلتر

مصفاة

قرآن

× ؟ ؟ ؟

آیة قرآن حدیث صحیح

اس قسم میں ہم شرک کے خطرات پر بحث کریں گے اس آیت میں توجہ کریں.

﴿قُلۡ أَفَغَيۡرَ ٱللَّهِ تَأۡمُرُوٓنِّيٓ أَعۡبُدُ أَيُّهَا ٱلۡجَٰهِلُونَ ٦٤ وَلَقَدۡ أُوحِيَ إِلَيۡكَ وَإِلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكَ لَئِنۡ أَشۡرَكۡتَ لَيَحۡبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ ٱلۡخَٰسِرِينَ ٦٥ بَلِ ٱللَّهَ فَٱعۡبُدۡ وَكُن مِّنَ ٱلشَّٰكِرِينَ ٦٦﴾ [الزمر: 64-66].

کہہ دو اے جاہلو کیا مجھے الله کے سوا اور کی عبادت کرنے کا حکم دیتے ہو (﻿۶۴﻿) اور بے شک آپ کی طرف اور ان کی طرف وحی کیا جا چکا ہے جو آپ سے پہلے ہو گزرے ہیں کہ اگرتم نے شرک کیا تو ضرور تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گے (﻿۶۵﻿) بلکہ الله ہی کی عبادت کرو اور جس کے شکر گزار رہو (﻿۶۶﻿)

اس آیت میں اﷲ تعالی نے رسول کے ساتھ احترام سے خطاب فرمایا کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے آجکل بہت سارے لوگ جمعیہ خیریہ سے تعاون کرتے ہیں اگر ان کا عقیدہ صحیح نہیں ہو گا ان کے اعمال قبول نہیں ہوں گے اس لیے عقیدہ کو قرآن میں بہت ضروری قرار دیا گیا ہے اس آیت میں توجہ کیجئیے اﷲ کا ارشاد گرامی ہے

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡكِتَٰبَ ءَامِنُواْ بِمَا نَزَّلۡنَا مُصَدِّقٗا لِّمَا مَعَكُم مِّن قَبۡلِ أَن نَّطۡمِسَ وُجُوهٗا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰٓ أَدۡبَارِهَآ أَوۡ نَلۡعَنَهُمۡ كَمَا لَعَنَّآ أَصۡحَٰبَ ٱلسَّبۡتِۚ وَكَانَ أَمۡرُ ٱللَّهِ مَفۡعُولًا ٤٧ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغۡفِرُ أَن يُشۡرَكَ بِهِۦ وَيَغۡفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُۚ وَمَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱفۡتَرَىٰٓ إِثۡمًا عَظِيمًا ٤٨ أَلَمۡ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنفُسَهُمۚ بَلِ ٱللَّهُ يُزَكِّي مَن يَشَآءُ وَلَا يُظۡلَمُونَ فَتِيلًا ٤٩﴾ [النساء: 47-49].

اے کتاب والو اس پر ایمان لے آؤ جو ہم نے نازل کیا ہے اس کتاب کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے اُس سے پہلے کہ ہم بہت سے چہرو ں کو مٹا ڈالیں پھر انہیں پیٹھ کیطرف الٹ دیں یا ان پر لعنت کریں جسطرح ہم نے ہفتے کے دن والوں پر لعنت کی تھی اور الله کا حکم تو نافذ ہو کر ہی رہتا ہے (﻿۴۷﻿) بے شک الله اُسے نہیں بخشتا جو اس کا شریک ٹھرائے اور شرک کے ماسوا دوسرےگناہ جسے چاہے بخشتا ہے اور جس نے الله کا شریک ٹھیرایا اُس نے بڑا ہی گناہ کیا (﻿۴۸﻿) کیا تم نے ان لوگو ں کو نہیں دیکھا جو اپنی پاکیزگی کا دم بھرتے ہیں بلکہ الله جسے چاہے پاک کرتا ہے اور ان پر تاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا (﻿۴۹﻿)

اسی طرح فرمایا:

﴿وَلَقَدۡ ءَاتَيۡنَا لُقۡمَٰنَ ٱلۡحِكۡمَةَ أَنِ ٱشۡكُرۡ لِلَّهِۚ وَمَن يَشۡكُرۡ فَإِنَّمَا يَشۡكُرُ لِنَفۡسِهِۦۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٞ ١٢ وَإِذۡ قَالَ لُقۡمَٰنُ لِٱبۡنِهِۦ وَهُوَ يَعِظُهُۥ يَٰبُنَيَّ لَا تُشۡرِكۡ بِٱللَّهِۖ إِنَّ ٱلشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِيمٞ ١٣ وَوَصَّيۡنَا ٱلۡإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيۡهِ حَمَلَتۡهُ أُمُّهُۥ وَهۡنًا عَلَىٰ وَهۡنٖ وَفِصَٰلُهُۥ فِي عَامَيۡنِ أَنِ ٱشۡكُرۡ لِي وَلِوَٰلِدَيۡكَ إِلَيَّ ٱلۡمَصِيرُ ١٤﴾ [لقمان: 12-14].

اور ہم نے لقمان کو دانائی عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو شخص شکر کرے گا وہ اپنے ذاتی نفع کے لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے گا تو الله بے نیاز خوبیوں والا ہے (﻿۱۲﻿) اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ بیٹا الله کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بے شک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے (﻿۱۳﻿) اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہے تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کرے میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے (﻿۱۴﻿)

اسی طرح فرمایا:

﴿فَلَمَّا جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُم بِٱلۡبَيِّنَٰتِ فَرِحُواْ بِمَا عِندَهُم مِّنَ ٱلۡعِلۡمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُواْ بِهِۦ يَسۡتَهۡزِءُونَ ٨٣ فَلَمَّا رَأَوۡاْ بَأۡسَنَا قَالُوٓاْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَحۡدَهُۥ وَكَفَرۡنَا بِمَا كُنَّا بِهِۦ مُشۡرِكِينَ ٨٤ فَلَمۡ يَكُ يَنفَعُهُمۡ إِيمَٰنُهُمۡ لَمَّا رَأَوۡاْ بَأۡسَنَاۖ سُنَّتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِي قَدۡ خَلَتۡ فِي عِبَادِهِۦۖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ ٱلۡكَٰفِرُونَ ٨٥﴾ [غافر: 83-85].

پس جب ان کے رسول ان کے پا س کھلی دلیلیں لائے تووہ اپنے علم و دانش پر اترانے لگے اور جس پر وہ ہنسی کرتےتھے وہ ان پر اُلٹ پڑا (﻿۸۳﻿) پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب آتے دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم الله پر ایمان لائےجو ایک ہے اور ہم نے ان چیزوں کا انکار کیا جنہیں ہم اس کا شریک ٹھیراتے تھے (﻿۸۴﻿) پس انہیں ان کے ایمان نے نفع نہ دیا جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا یہ سنت الہٰی ہے جو اس کے بندو ں میں گزر چکی ہے اور اس وقت کافر خسارہ میں رہ گئے (﻿۸۵﻿)

اﷲ تعالی اس گزشتہ آیت میں فرمایا جب آیات میں گمراہوں کی دین میں کھلی گمراہی کا بیان آیا ہم دین میں عمل کرتے ہیں اور بہت لوگ ہماری اتباع کرتے ہیں لیکن قیامت کے دن انکی جانوں کا کوئی نفع نہ ہو گا اور نہ ہی وہ جو اﷲ کے ذکر سے گمراہ ہوئے اور اس آیت میں یہ ہے کہ اگر انہوں نے سوئی کی نوک کے برابر ہی شرک کیا اس کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَإِذۡ بَوَّأۡنَا لِإِبۡرَٰهِيمَ مَكَانَ ٱلۡبَيۡتِ أَن لَّا تُشۡرِكۡ بِي شَيۡ‍ٔٗا وَطَهِّرۡ بَيۡتِيَ لِلطَّآئِفِينَ وَٱلۡقَآئِمِينَ وَٱلرُّكَّعِ ٱلسُّجُودِ ٢٦﴾ [الحج: 26].

اور جب ہم نے ابراھیم کے لیے کعبہ کی جگہ معین کر دی کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کراور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھ (﻿۲۶﻿)

گزشتہ آیت میں ہم نے دیکھا کہ ہم ذرے کے برابر بھی اﷲ سے شرک نہ کریں اور وہ جو شرک کرتے ہیں اور جاننے کے باوجود یا بغیر جانے اﷲ کا کفر کرتے ہیں تو وہ گنہگار ہوں گے انکے اعمال ضائع ہو جائیں گے وہ جو اس دنیا میں نیک اعمال کرتے ہیں تو وہ اس آیت میں غور کریں:

﴿يَوۡمَ يَرَوۡنَ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةَ لَا بُشۡرَىٰ يَوۡمَئِذٖ لِّلۡمُجۡرِمِينَ وَيَقُولُونَ حِجۡرٗا مَّحۡجُورٗا ٢٢ وَقَدِمۡنَآ إِلَىٰ مَا عَمِلُواْ مِنۡ عَمَلٖ فَجَعَلۡنَٰهُ هَبَآءٗ مَّنثُورًا ٢٣ أَصۡحَٰبُ ٱلۡجَنَّةِ يَوۡمَئِذٍ خَيۡرٞ مُّسۡتَقَرّٗا وَأَحۡسَنُ مَقِيلٗا ٢٤﴾ [الفرقان: 22-24].

جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن مجرموں کے لیے کوئی خوشی نہیں ہو گی اورکہیں گے آڑ کر دی جائے (﻿۲۲﻿) اور جو عمل انہوں نے کیے تھے ہم ان کی طرف متوجہ ہوں گے پھر انہیں اڑتی ہوئی خاک کر دیں گے (﻿۲۳﻿) اس دن بہشتیوں کا ٹھکانا بہتر ہوگا اور دوپہر کی آرام گاہ بھی عمدہ ہو گی (﻿۲۴﻿)

اس کے باوجود اس طرح کی بہت سی آیات ہیں جنکو ہم نے ذکر نہیں کیا ہے اور ان سب چیزوں سے آگاہی کے باوجود ہم زندگی بھر غور و فکر سے اس مقصد کی اساس تک پہنچنے کے لیے مدد لے سکتے ہیں دنیا کی زندگی بہت مختصر ہے اور آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے

بارہویں فصل

اس فصل میں ہم ان دلائل کے ساتھ گفتگو کریں گے جو کہ مقلدین نے عقیدے اور ایمان میں پیش کیے ہیں یہاں اہم نقطہ یہ ہے کہ یہ دلائل اس قوم سے تشبیہ رکھتے ہیں جس کے اوصاف قرآن میں آئے ہیں باریک تحقیق سے پہلے ہم یہاں عقیدے اور ایمان کا دوبارہ ذکر کرتے ہیں کہ یہ دونوں انسان کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے کے ایمان کے بارے میں فکر کرے ہر انسان پر واجب ہے کہ وہ قرآن مجید میں غور و فکر کرے اور صحیح عقیدے تک پہنچنے کے لیے آباؤ اجداد کی تقلید نہ کرے اس مسئلے میں جو تقلید دوسروں کی سوچ بچار پر چلاتی ہے اس کی ہمارے ہاں کوئی قیمت نہیں اور نہ ہی وہ قیامت تک پہنچنے کا کوئی معتبر مرجع ہے ہم اس مسئلے میں پے در پے یہ بات ثابت کرتے ہیں بہت سارے مسائل میں جب ہم لوگوں پر قرآن کو پڑھتے ہیں یا ہم ان سے کہتے ہیں کہ قرآن کو پڑھو یہاں تک کہ ہم اﷲ کے سوا کو چھوڑ دیتے ہیں تو ان کے پاس ایک ہی جواب ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس بات پر راضی ہیں جو ہمارے پاس ہے اور ہم اس پر عمل کرتے ہیں (اگر تم اپنی پردہ پوشی نہ کروائے تو معاشرے کی طرح ہو جا ) وہ نہیں جانتے کہ ابراہیم عليہ السلام اس جیسے معاشرے میں رہتے تھے اور انہوں نے اﷲ کی وحدانیت پر ایمان رکھا اور شرک اور دیگر خرافات کو چھوڑ دیا آیات میں عقل مندی اور نفوس میں غور و فکر کے ذریعے سے اور انہوں نے پیدا کرنے والے کے وجود کو مانا اس لیے اﷲ تعالی نے سیدنا ابراہیم عليہ السلام  کو قرآن مجید میں توحید کا نمونہ قرار دیا گيا یہ بات واضح ہے جو مروجہ خرافات پر راضی ہوتے ہیں تو وہ ہدایت پانے والے نہیں اس کے باوجود ان میں بہت سارے لوگ دین میں تنقیدی سوال کی حد تک جا پہنچتے ہیں اور وہ یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ دین وہ ہے جو ان پر بہت ساری مشکلات پیش کرتا ہے باوجود اس علم کے وہ سب جانتے ہیں کہ دین وہ ہے جو وسائل الاعلام ٹی وی ، ریڈیو کے ذریعے مروج ہے یہ حقیقی دین نہیں ہے یہ صرف وہی دین ہے جس کی وہ پیروی کرتے ہیں بد قسمتی اور پریشانی سے . لیکن یہاں مشکل یہ ہے کہ ان کا علم جو دین کے بارے میں ہے وہ حقیقی دین کے بارے میں نہیں وہ تقلید ہے جو خالص ایمان کو تلاش نہیں کرتے اس آیت کو پڑھئیے اﷲ کا ارشاد گرامی ہے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿أَلَمۡ تَرَوۡاْ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِ وَأَسۡبَغَ عَلَيۡكُمۡ نِعَمَهُۥ ظَٰهِرَةٗ وَبَاطِنَةٗۗ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَٰدِلُ فِي ٱللَّهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٖ وَلَا هُدٗى وَلَا كِتَٰبٖ مُّنِيرٖ ٢٠ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ٱتَّبِعُواْ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ قَالُواْ بَلۡ نَتَّبِعُ مَا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ ءَابَآءَنَآۚ أَوَلَوۡ كَانَ ٱلشَّيۡطَٰنُ يَدۡعُوهُمۡ إِلَىٰ عَذَابِ ٱلسَّعِيرِ ٢١ ۞وَمَن يُسۡلِمۡ وَجۡهَهُۥٓ إِلَى ٱللَّهِ وَهُوَ مُحۡسِنٞ فَقَدِ ٱسۡتَمۡسَكَ بِٱلۡعُرۡوَةِ ٱلۡوُثۡقَىٰۗ وَإِلَى ٱللَّهِ عَٰقِبَةُ ٱلۡأُمُورِ ٢٢﴾ [لقمان: 20-22].

کیا تم نے نہیں دیکھا جو کچھ آسمانوں میں اورجوکچھ زمین میں ہے سب کو الله نے تمہارے کام پر لگا رکھا ہے اور تم پراپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو الله کے معاملے میں جھگڑتے ہیں نہ انہیں علم ہے اور نہ ہدایت ہے اور نہ روشنی بخشنے والی کتاب ہے (﻿۲۰﻿) اور جب ان سے کہا جاتا ہے اس پر چلو جو الله نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیا اگرچہ شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو (﻿۲۱﻿) اور جس نے نیک ہو کر اپنا منہ الله کے سامنے جھکا دیا تو اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا اور آخر کار ہر معاملہ الله ہی کے حضور میں پیش ہونا ہے (﻿۲۲﻿)

ہمارے مجتمع میں یہ توجہ ہے وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان رکھتے ہیں بے شک غیر اﷲ رزق نہیں دیتے اور پیدا نہیں کرتے اور ہم مشائخ اور ائمہ اور اولیاء سے واضح طور پر نہیں مانگتے بلکہ وہ تو وسیلہ ہیں ہماری دعاؤں کو اﷲ کے ہاں قبول کروانے کا اور یہ اس کے قریب کرتے ہیں ہم اگر امان میں ہوں یا پریشانی اور مصائب میں اور ہم اﷲ کو پکارتے ہیں ان کے واسطے سے تاکہ وہ ہماری دعاؤں کو قبول کرے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ وہ اﷲ کے قریب ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ وہ ہیں جو ہماری حاجات کو پورا نہیں کرتے بلکہ حاجات کو پورا کرنے کا واسطہ ہیں ہوش کیجیے یہ وہ آیات ہیں جس کو مشرکین دلیل بناتے تھے اس کا ارشاد گرامی ہے:

﴿إِنَّآ أَنزَلۡنَآ إِلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ بِٱلۡحَقِّ فَٱعۡبُدِ ٱللَّهَ مُخۡلِصٗا لَّهُ ٱلدِّينَ ٢ أَلَا لِلَّهِ ٱلدِّينُ ٱلۡخَالِصُۚ وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ مِن دُونِهِۦٓ أَوۡلِيَآءَ مَا نَعۡبُدُهُمۡ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ زُلۡفَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ فِي مَا هُمۡ فِيهِ يَخۡتَلِفُونَۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهۡدِي مَنۡ هُوَ كَٰذِبٞ كَفَّارٞ ٣ لَّوۡ أَرَادَ ٱللَّهُ أَن يَتَّخِذَ وَلَدٗا لَّٱصۡطَفَىٰ مِمَّا يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُۚ سُبۡحَٰنَهُۥۖ هُوَ ٱللَّهُ ٱلۡوَٰحِدُ ٱلۡقَهَّارُ ٤﴾ [الزمر: 2-4].

بے شک ہم نے یہ کتاب ٹھیک طور پر آپ کی طرف نازل کی ہے پس تو خالص الله ہی کی فرمانبرداری مدِ نظر رکھ کر اسی کی عبادت کر (﻿۲﻿) خبردار! خالص فرمانبرداری الله ہی کے لیے ہے جنہوں نے اس کے سوا اور کارساز بنا لیے ہیں ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر اس لیے کہ وہ ہمیں الله سے قریب کر دیں بے شک الله ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتےتھے بے شک الله اسے ہدایت نہیں کرتا جو جھوٹا ناشکرگزار ہو (﻿۳﻿) اگر الله چاہتا کہ کسی کو فرزند بنائے تواپنی مخلوقات میں سے جسے چاہتا چن لیتا وہ پاک ہے وہ الله ایک بڑا غالب ہے (﻿۴﻿)

یہی وہ دلیل ہے جس کو آج لوگ واسطہ بناتے ہیں یہ واضح بات ہے کہ اﷲ تعالی نے کسی کو بھی یہ اجازت نہیں دے رکھی کہ وہ واسطہ بنے اسکے اور اسکے بندوں کے درمیان یہ وہ استدلال ہے جسکو لوگ اﷲ کے خلاف جھوٹ بناتے ہیں اور اﷲ تعالی کفار کو اور جھوٹوں کو پسند نہیں فرماتا قرآن مجید کی آیت بالکل واضح ہے ایک حقیقت کا تلاش کرنے والا شرک کو اور بنائی ہوئی خرافات کو اپنی زندگی سے دور کر سکتا ہے اﷲ کا فرمان ہے ﴿ٱدۡعُونِيٓ أَسۡتَجِبۡ لَكُمۡ﴾ (تم مجھے پکارو میں تمہارا جواب دوں گا) یہ نہیں فرمایا کہ (مجھے نبی پکارے تو میں تمہارا جواب دوں گا) اور نہ یہ کہا کہ (مجھے نیک لوگ پکاریں تو میں تمہارا جواب دوں گا) بڑے افسوس کے ساتھ آج ہمارا معاشرہ مثال کے طور پر احمد تیری مدد کرے گا اور تو محمد کا شکر گزار رہے گا دیکھیے اﷲ نے ہم پر کتنا احسان فرمائے جو گنے نہیں جاتے اور ہم اس اﷲ کی عبادت اور اس کا شکر کرنے کی بجائے غیر اﷲ کا شکر کرتے ہیں اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے گناہ بہت زیادہ ہیں ہم اس سے مانگنے کے لائق نہیں اور نہ ہی ہم اس سے براہ راست مانگ سکتے ہیں اس لیے ہم لوگوں کو واسطہ بناتے ہیں جو اس کے قریب ہیں اور نیک ہیں اس لیے وہ ہماری دعاؤں کو قبول نہیں کرتا اور اس لیے ہم اس کو فورًا نہیں پکار سکتے اس آیت میں غور کیجیئے:

﴿أَوَ لَمۡ يَعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ يَبۡسُطُ ٱلرِّزۡقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقۡدِرُۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَٰتٖ لِّقَوۡمٖ يُؤۡمِنُونَ ٥٢ ۞قُلۡ يَٰعِبَادِيَ ٱلَّذِينَ أَسۡرَفُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُواْ مِن رَّحۡمَةِ ٱللَّهِۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغۡفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًاۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلۡغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ٥٣ وَأَنِيبُوٓاْ إِلَىٰ رَبِّكُمۡ وَأَسۡلِمُواْ لَهُۥ مِن قَبۡلِ أَن يَأۡتِيَكُمُ ٱلۡعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ٥٤ وَٱتَّبِعُوٓاْ أَحۡسَنَ مَآ أُنزِلَ إِلَيۡكُم مِّن رَّبِّكُم مِّن قَبۡلِ أَن يَأۡتِيَكُمُ ٱلۡعَذَابُ بَغۡتَةٗ وَأَنتُمۡ لَا تَشۡعُرُونَ ٥٥﴾ [الزمر: 52-55].

اور کیا انہیں معلوم نہیں کہ الله ہی روزی کشادہ کر تا ہے جس کی چاہے اور تنگ کرتا ہے بے شک اس میں ان لوگو ں کے لیے نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں (﻿۵۲﻿) کہہ دو اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے الله کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک الله سب گناہ بخش دے گا بے شک وہ بخشنے والا رحم والا ہے (﻿۵۳﻿) اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کا حکم مانو اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہیں مدد بھی نہ مل سکے گی (﻿۵۴﻿) اور اُن اچھی باتوں کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سےتمھاری طرف نازل کی گئی ہیں اس سے پہلے کہ تم پر ناگہاں عذاب آ جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو (﻿۵۵﻿)

اس آیت میں اﷲ نے فرمایا اے میرے بندے اگر تم اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھو یا بہت زیادہ گناہ کر بیٹھو تب بھی تم اﷲ کی رحمت سے بے امید نہ ہو کیونکہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے تو تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو نیکی کے ذریعے گناہوں کو چھوڑنے کے سبب اور تم اس کے لیے خالص نیک اعمال کرو تو تم کسی دون اﷲ کے واسطے کے محتاج نہ رہو گے بہت سارے لوگ اس جیسے پمفلٹ کو پڑھ کر بہت ناراض ہوتے ہیں کیونکہ خرافات انکی فکر میں مضبوط ہو چکی ہیں جبکہ نوجوان ان خرافات کو آسانی سے چھوڑ دیتے ہیں جبکہ بڑی عمر کے لوگ ان کے ساتھ زمانہ دراز رہنے کے سبب سے ان کو اپنے بیٹوں کی طرح پسند کرتے ہیں ایک مضبوط انسان وہ ہے جو کسی حقیقت کا مواجہ کرتا ہے اگر چہ وہ ایک ہی سچی نشانی کیوں نہ ہو تو اس پر جدا ہونے کے لیے تیار ہو جاتا ہے جیسا کہ سیدنا ابراہیم کہ وہ قربانی کریں ان خرافاتی فکر کی یہ بنیاد ہیں ایک دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جس کے لیے ہمارے معاشرے میں نظر کرنی چاہیے کچھ لوگ اولیاء اور مقربین کو اپنے لیے سفارشی بناتے ہیں قیامت کے دن جب ان سے کہا جائے گا کہ تم غیر اﷲ پہ کیوں اعتماد کرتے تھے اور اپنی حاجات کے لیے ان کو کیوں شفیع بناتے تھے ؟ اور غیر اﷲ کو واسطہ کیوں بناتے تھے ؟ انہوں نے کہا ہم جانتے تھے کہ وہ اﷲ کے زیادہ قریب ہیں (انبیاء ... ائمہ ) تاکہ قیامت کے دن اﷲ کے ہاں ہمارے شفیع بن سکیں اور ہماری سفارش کریں اﷲ نے ان کا جواب یوں بیان فرمایا

﴿فَمَنۡ أَظۡلَمُ مِمَّنِ ٱفۡتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوۡ كَذَّبَ بِ‍َٔايَٰتِهِۦٓۚ إِنَّهُۥ لَا يُفۡلِحُ ٱلۡمُجۡرِمُونَ ١٧ وَيَعۡبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمۡ وَلَا يَنفَعُهُمۡ وَيَقُولُونَ هَٰٓؤُلَآءِ شُفَعَٰٓؤُنَا عِندَ ٱللَّهِۚ قُلۡ أَتُنَبِّ‍ُٔونَ ٱللَّهَ بِمَا لَا يَعۡلَمُ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِي ٱلۡأَرۡضِۚ سُبۡحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشۡرِكُونَ ١٨ وَمَا كَانَ ٱلنَّاسُ إِلَّآ أُمَّةٗ وَٰحِدَةٗ فَٱخۡتَلَفُواْۚ وَلَوۡلَا كَلِمَةٞ سَبَقَتۡ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيۡنَهُمۡ فِيمَا فِيهِ يَخۡتَلِفُونَ ١٩﴾ [یونس: 17-19].

پھر اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جو الله پر بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے بے شک گناہگاروں کابھلا نہیں ہوتا (﻿۱۷﻿) اور الله کے سوا اس چیز کی پرستش کرتے ہیں جونہ انہیں نقصان پہنچا سکے اورنہ انہیں نفع دے سکے اور کہتے ہیں الله کے ہاں یہ ہمارے سفارشی ہیں کہہ دو کیا تم الله کو بتلاتے ہو جو اسے آسمانوں اور زمین میں معلوم نہیں وہ پاک ہے اوران لوگو ں کے شرک سے بلند ہے (﻿۱۸﻿) اوروہ لوگ ایک ہی امت تھے پھر جدا جدا ہو گئے اور اگر ایک بات تمہارے پرودگار کی طرف سے پہلے نہ ہو چکی ہو تی تو جن باتوں میں وہ اختلاف کر تے ہیں ان میں فیصلہ کر دیا جاتا ہے (﻿۱۹﻿)

اس آیت میں یہ آیا کہ غیر اﷲ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتےاگر وہ ان کی عبادت نہ کریں اور نہ ہی ان کو فائدہ دے سکتے ہیں اگر چہ وہ ان کی عبادت کریں اس آیت اور بہت سی آیات میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ اﷲ تعالی نے کوئی ایسا وعدہ اپنے بندوں کے ساتھ نہیں کر رکھا اور نہ ہی کسی آسمانی کتاب میں یہ بات آئی ہے کہ اپنا سفارشی قیامت کے دن دنیا سے بنا کر آنا اس جیسے بہت سارے مفہوم گزرے ہیں جنکو ہم نے ذکر کیا یہ لوگوں کے ذہنوں کا نتیجہ ہیں وہ لوگ جن کے غور وفکر کے بارے میں ہم قرآن مجیدمیں گفتگو کرتے ہیں یہ وہ ہیں جن کے ایمان اور عقیدے میں غور و فکر کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ علماء کو ہی یہ گنجائش حاصل ہے کہ وہ اﷲ کے کلام میں ترجیح اور تاویل کی غور و فکر کر سکتے ہیں اور اﷲ نے اس آیت میں یہ بات واضح فرمائی کہ ان کا کوئی شفیع نہ ہو گا ان کے ایمان کے مطابق کیا وہ اﷲ پر جھوٹ ہے اور وہ اس بات کو کہتے ہیں جو اﷲ نے نہیں کی غور کریں کہ قرآن مجید نے ان کی شفاعت کو رد ہی نہیں کیا بلکہ جس چیز کو یہ شفاعت بناتے ہیں اسکو شرک قرار دیا اس آیت میں غور کیجیئے :

﴿قُل لَّآ أَقُولُ لَكُمۡ عِندِي خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعۡلَمُ ٱلۡغَيۡبَ وَلَآ أَقُولُ لَكُمۡ إِنِّي مَلَكٌۖ إِنۡ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَيَّۚ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِي ٱلۡأَعۡمَىٰ وَٱلۡبَصِيرُۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ٥٠ وَأَنذِرۡ بِهِ ٱلَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحۡشَرُوٓاْ إِلَىٰ رَبِّهِمۡ لَيۡسَ لَهُم مِّن دُونِهِۦ وَلِيّٞ وَلَا شَفِيعٞ لَّعَلَّهُمۡ يَتَّقُونَ ٥١﴾ [الأنعام: 50-51].

کہہ دو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس الله کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے کہہ دو کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے (﻿۵۰﻿) اور اس قرآن کے ذریعے سے ان لوگو ں کو ڈرا جنہیں اس کا ڈر ہے کہ وہ اپنے رب کے سامنے جمع کیے جائیں گے اس طرح پر کہ الله کے سوا ان کوئی مددگار اور سفارش کرنے والا نہ ہو گا تاکہ وہ پرہیزگار ہوجائیں (﻿۵۱﻿)

قرآن مجید میں مؤمنین اور پرہیز گاروں کے خوف کو بیان کیا گیا:

﴿وَمَنۡ أَظۡلَمُ مِمَّنِ ٱفۡتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوۡ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمۡ يُوحَ إِلَيۡهِ شَيۡءٞ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثۡلَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُۗ وَلَوۡ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِي غَمَرَٰتِ ٱلۡمَوۡتِ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓاْ أَيۡدِيهِمۡ أَخۡرِجُوٓاْ أَنفُسَكُمُۖ ٱلۡيَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ عَذَابَ ٱلۡهُونِ بِمَا كُنتُمۡ تَقُولُونَ عَلَى ٱللَّهِ غَيۡرَ ٱلۡحَقِّ وَكُنتُمۡ عَنۡ ءَايَٰتِهِۦ تَسۡتَكۡبِرُونَ ٩٣ ۞ وَلَقَدۡ جِئۡتُمُونَا فُرَٰدَىٰ كَمَا خَلَقۡنَٰكُمۡ أَوَّلَ مَرَّةٖ وَتَرَكۡتُم مَّا خَوَّلۡنَٰكُمۡ وَرَآءَ ظُهُورِكُمۡۖ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمۡ شُفَعَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ زَعَمۡتُمۡ أَنَّهُمۡ فِيكُمۡ شُرَكَٰٓؤُاْۚ لَقَد تَّقَطَّعَ بَيۡنَكُمۡ وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمۡ تَزۡعُمُونَ ٩٤ ۞إِنَّ ٱللَّهَ فَالِقُ ٱلۡحَبِّ وَٱلنَّوَىٰۖ يُخۡرِجُ ٱلۡحَيَّ مِنَ ٱلۡمَيِّتِ وَمُخۡرِجُ ٱلۡمَيِّتِ مِنَ ٱلۡحَيِّۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُۖ فَأَنَّىٰ تُؤۡفَكُونَ ٩٥﴾ [الأنعام: 93-95].

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو گا جو الله پربہتان باندھے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے حالانکہ اس پر وحی نہ اتری ہو اور جو کہے میں بھی ایسی چیز اتار سکتا ہوں جیسی کہ الله نے اتاری ہے اور اگر تو دیکھے جس وقت ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھانے والےہوں گے کہ اپنی جانوں کو نکالو آج تمہیں ذلت کا عذاب ملے گا اس سبب سے کہ تم الله پر جھوٹی باتیں کہتے تھے اور اس کی آیتوں کے ماننے سے تکبر کرتے تھے (﻿۹۳﻿) اور البتہ تم ہمارے پاس ایک ایک ہو کر آ گئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی دفعہ پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے تمہیں دیا تھا وہ اپنے پیچھے ہی چھوڑ آئے ہو اور تمہارے ساتھ ان کی سفارش کرنے والوں کو نہیں دیکھتے جنہیں تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہارے معاملےمیں شریک ہیں تمہارا آپس میں قطع تعلق ہو گیا ہے اور جو تم خیال کرتے تھے وہ سب جاتا رہا (﻿۹۴﻿) بے شک الله دانے اور گٹھلی کا پھاڑنے والا ہے مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ نکالنے والا ہے الله یہی ہے پھر کدھر الٹے پھرے جا رہے ہو (﻿۹۵﻿)

اس آیت میں یہ آیا جو لوگ اﷲ پر جھوٹ بناتے ہیں جانے یا انجانے وہ یہ کہتے ہیں جو اﷲ نے نہیں کہا اور دین میں تقلید کرتے ہیں اور اسکو قبول نہیں کرتے جو ان پر ایمان اور صحیح عقیدہ قرآن نے پیش کیا اور وہ اس عمل کے بارے میں کہتے ہیں جس پر ہمارے علماء نے عمل کیا تو وہ اﷲ کے ہاں مقبول ہے وہ کہتے ہیں کہ اﷲ بہت مہربان ہے اور بھول جاتے ہیں کہ جب بھی قرآن میں نعمت کا ذکر آیا اس کے ساتھ عذاب کا ذکر بھی آیا اور اﷲ نے واضح فرمایا کہ ہر شخص اپنے اعمال کا جواب دہ ہو گا اور کوئی مددگار قیامت سے پہلے معین کرنے کا کوئی وجود نہیں اس آیت میں غور فرمائيں:

﴿إِن كُلُّ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ إِلَّآ ءَاتِي ٱلرَّحۡمَٰنِ عَبۡدٗا ٩٣ لَّقَدۡ أَحۡصَىٰهُمۡ وَعَدَّهُمۡ عَدّٗا ٩٤ وَكُلُّهُمۡ ءَاتِيهِ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ فَرۡدًا ٩٥﴾ [مریم: 93-95].

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ان میں سے ایسا کوئی نہیں جو رحمان کا بندہ بن کر نہ آئے (﻿۹۳﻿) البتہ تحقیق اس نے انھیں شمار کر رکھا ہے اور ان کی گنتی گن رکھی ہے (﻿۹۴﻿) اور ہر ایک ان میں سے قيامت كے دن اس کے ہاں اکیلا آئے گا (﻿۹۵﻿)

ہم تم سے اس آیت کے بارے میں سوال کرتے ہیں (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) جسکو ہم ہر دفعہ اپنی نماز میں پڑھتے اور تلاوت کرتے ہیں کیا تم نے کبھی غور کیا کیا وہ مسلمان جو اس آیت کو بار بار پڑھتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ اﷲ سے یا اپنے آپ سے گفتگو کر رہا ہے **.**

**منتخب آیة:** ﴿فَلَوۡلَا نَصَرَهُمُ ٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ قُرۡبَانًا ءَالِهَةَۢ ۖ بَلۡ ضَلُّواْ عَنۡهُمۡۚ وَذَٰلِكَ إِفۡكُهُمۡ وَمَا كَانُواْ يَفۡتَرُونَ ٢٨﴾ [الأحقاف: 28].

پھر ان معبودوں نے کیوں نہ مدد کی جن کو انہوں نے الله کے سوا مرتبہ حاصل کرنے کے لیے معبود بنا رکھا تھا بلکہ وہ تو ان سے کھو ئےگئے تھے اور یہ ان کا جھوٹ تھا اور جو کچھ وہ ڈھکوسلے بنایا کرتےتھے (﻿۲۸﻿)

تیرھویں فصل

جس طرح ہم جانتے ہیں کہ شفاعت دین میں موجود ہے لیکن اس معنی میں نہیں جو لوگوں کے ذہنوں میں موجود ہے آجکل ہمارے معاشرے میں لوگ شفاعت کو قیامت سے پہلے دون اﷲ سے لیتے ہیں یہ وہ ہیں جو انبیاء اور ائمہ سے منسلک ہیں اور یہاں تک کہ جو ان میں سے مر چکے ہیں جبکہ جو شفاعت بیان کی گئی ہے وہ قیامت کے دن ہو گی اور فقط اﷲ کی اجازت سے وہ بھی کچھ خاص چیزوں میں ہو گی نہ وہ دنیا میں ہو گی اور نہ ہی لوگوں کی طلب سے ہو گی اس کا ارشاد گرامی ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَنفِقُواْ مِمَّا رَزَقۡنَٰكُم مِّن قَبۡلِ أَن يَأۡتِيَ يَوۡمٞ لَّا بَيۡعٞ فِيهِ وَلَا خُلَّةٞ وَلَا شَفَٰعَةٞۗ وَٱلۡكَٰفِرُونَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ٢٥٤ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلۡحَيُّ ٱلۡقَيُّومُۚ لَا تَأۡخُذُهُۥ سِنَةٞ وَلَا نَوۡمٞۚ لَّهُۥ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِۗ مَن ذَا ٱلَّذِي يَشۡفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذۡنِهِۦۚ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ أَيۡدِيهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيۡءٖ مِّنۡ عِلۡمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَۚ وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَۖ وَلَا يَ‍ُٔودُهُۥ حِفۡظُهُمَاۚ وَهُوَ ٱلۡعَلِيُّ ٱلۡعَظِيمُ ٢٥٥﴾ [البقرة: 254-255].

اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرو اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہو گی اور نہ کوئی دوستی اور نہ کوئی سفارش اور کافر وہی ظالم ہیں (﻿۲۵۴﻿) الله کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہےسب کا تھامنے والا نہ اس کی اونگھ دبا سکتی ہے نہ نیند آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کا ہے ایسا کون ہے جو اس کی اجازت کے سوا اس کے ہاں سفارش کر سکے مخلوقات کے تمام حاضر اور غائب حالات کو جانتا ہے اور وہ سب اس کی معلومات میں سےکسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے اس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور الله کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی اور وہی سب سےبرتر عظمت والا ہے (﻿۲۵۵﻿)

اس بنائی گئی تصویر میں توجہ کیجئیے قیامت کے دن جو صحیح شفاعت (سفارش) ہو گی وہ صرف اﷲ کی اجازت سے ہو گی جب کہ ہم نے اگر دنیا میں نیک لوگوں سے شفاعت مانگی تو وہ شرک ہو گا لوگوں نے آج اس قاعدہ کو الٹ دیا ہے صحیح عقیدہ کے لیے غور و فکر کرنے کی بجائے جو قرآن میں آیاہےاس کو اﷲ کے سواشفیع بناتے ہیں یہاں تک کہ وہ حساب کتاب اورآخرت پر صحیح ایمان رکھتے ہیں قرآن نے لوگوں کو اﷲ کے قریب ہونے کا حکم دیا کہ وہ عمل کریں جو ہر قسم کا وسیلہ ہے جسکو اﷲ نے قرآن میں ذکر فرمایا اور شرک نہ کریں اور اعمال کے وسائل جیسے نماز ، روزہ ، جہاد ... اور قرآن پر عمل کرنا یہ ساری چیزیں اﷲ کے قریب کرنے والی ہیں

|  |  |
| --- | --- |
| صحیح شفاعت جو قرآن مجید (میں بیان ہوئی)  **الله تعالي**  قیامت کے دن اللہ تبارک تعالی "شفیع" کو خود منتخب کریں گے  **شفيع**  **لوگ** | رد کی گئی شفاعت جو قرآن (میں بیان ہوئی اﷲ کے ساتھ شرک)  **الله تعالي**  لیکن لوگوں نے اسی دنیا میں پہلے سے ہی "شفیع" کو منتخب کر لیا ہے  **شفيع**  **لوگ** |

اس کا ارشاد گرامی ہے

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱبۡتَغُوٓاْ إِلَيۡهِ ٱلۡوَسِيلَةَ وَجَٰهِدُواْ فِي سَبِيلِهِۦ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ ٣٥﴾ [المائدة: 35].

اے ایمان والو الله سے ڈرو اور الله کا قرب تلاش کرو اور الله کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ (﻿۳۵﻿)

اس مذکورہ آیت میں یہ بات آئی ہے کہ اﷲ سے ڈرو اس کی شریعت کو اپنے آپ پرلازم کرو اور اس کے احکام کو لاگو کرو اور اس چیز کو وسیلہ بناؤ جو اﷲ کی رضا کا سبب ہے اور وہ نیک کام اور وسیلہ... التقرب الی اﷲ اور جہاد میں دین کا کلمہ بلند کرنا تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ اور جنت حاصل کر لو اگر تم لوگوں کو اﷲ کے علاوہ شفیع بناؤ گے اﷲ کی قربت کی نیت سے تو یہ اس کا الٹ ہے اور یہ اﷲ سے دور کرتا ہے اس چیز کی وضاحت اس آیت میں آئی ہے .

﴿قُلِ ٱدۡعُواْ ٱلَّذِينَ زَعَمۡتُم مِّن دُونِهِۦ فَلَا يَمۡلِكُونَ كَشۡفَ ٱلضُّرِّ عَنكُمۡ وَلَا تَحۡوِيلًا ٥٦ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَدۡعُونَ يَبۡتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلۡوَسِيلَةَ أَيُّهُمۡ أَقۡرَبُ وَيَرۡجُونَ رَحۡمَتَهُۥ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُۥٓۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحۡذُورٗا ٥٧﴾ [الإسراء: 56-57].

کہہ دو انہیں پکارو جنہیں تم اس کے سوا سمجھتے ہو وہ نہ تمہاری تکلیف دور کر سکیں گے اور نہ اسے بدلیں گے (﻿۵۶﻿) وہ لوگ جنہیں یہ پکارتے ہیں جو ان میں سے زیادہ مقرب ہیں وہ بھی اپنے رب کی طرف نیکیوں کا ذریعہ تلاش کرتے ہیں اور اس کی مہربانی کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بےشک تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے . (﻿۵۷﻿)

دوسرا مسئلہ غیر اﷲ کی شفاعت کے بارے میں ہے ممکن ہے کہ آپ ان لوگوں سے ملے ہوں جو کہتے ہیں کہ یہ بات صحیح ہے کہ اﷲ غیر اﷲ کی شفاعت قبول نہیں کرتا ہے لیکن ہم لوگ تو ائمہ اور انبیاء سے شفاعت مانگتے ہیں اس چیز میں دو قول ہے ایک اﷲ کا قول اور دوسرا ان کا قول جو کہتے ہیں کہ ہم انبیاء اور ائمہ کو شفیع مانتے ہیں تو آپ ان دو صورتوں میں سے ایک کو اختیار کرتے ہوئے اس آیت میں غور فرمائيں:

﴿وَلَا تَدۡعُ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَۖ فَإِن فَعَلۡتَ فَإِنَّكَ إِذٗا مِّنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ١٠٦ وَإِن يَمۡسَسۡكَ ٱللَّهُ بِضُرّٖ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَۖ وَإِن يُرِدۡكَ بِخَيۡرٖ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِهِۦۚ يُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنۡ عِبَادِهِۦۚ وَهُوَ ٱلۡغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ١٠٧ قُلۡ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمُ ٱلۡحَقُّ مِن رَّبِّكُمۡۖ فَمَنِ ٱهۡتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهۡتَدِي لِنَفۡسِهِۦۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَاۖ وَمَآ أَنَا۠ عَلَيۡكُم بِوَكِيلٖ ١٠٨﴾ [يونس: 106-108].

اور الله کے سوا ایسی چیز کونہ پکار جو نہ تیرا بھلا کرے اور نہ برا پھر اگرتو نے ایسا کیا تو بے شک ظالموں میں سے ہو جائے گا (﻿۱۰۶﻿) اوراگر الله تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اسے ہٹانے والا کوئی نہیں اور اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچانا چاہے توکوئی اس کے فضل کو پھیرنے والا نہیں اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے (﻿۱۰۷﻿) کہہ دو اے لوگو تمہیں تمہارے رب سے حق پہنچ چکا ہے پس جو کوئی راہ پر آئے سو وہ اپنے بھلے کے لیے راہ پاتا ہے اور جو گمراہ رہے گا اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور میں تمہارا ذمہ دارنہیں ہوں (﻿۱۰۸﻿)

وہ لوگ جو غیراﷲ سے شفاعت مانگتے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ یہ شفاعت اﷲ کی طرف ہے اور یہ جانتے ہوئے کہ اﷲ نے اس کے دو طریقے قرآن مجید میں بیان کیے ہیں صحیح راہ توحید اور غلط راہ شرک ہے اور ان دونوں کا انجام بھی بیان فرمایا توحید والوں کے لیے جنت اور شرک والوں کے لیے جہنم تو پھر ہر انسان کو ان میں سے ایک راہ اختیار کر لینی چاہیئے اور وہ خود ہی اپنی ذات کا مسئول ہو گا اور اﷲ کسی کو بھی مجبور نہیں کرتا شرک کو چھوڑ کر توحید کی طرف آنے کے لیے بلکہ اﷲ نے ہر انسان کو خود مختار پیدا کیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ اﷲ نے انس وجن کو دو طریقے دکھائے ہیں جن کو چاہے وہ اختیار کرے توحید کو یا شرک کو اگر چہ وہ غلط راہ ہی کیوں نہ اختیار کرے تو وہ بھی اﷲ کی توفیق سے ہے اس آیت میں غور کریں:

﴿مَّن كَانَ يُرِيدُ ٱلۡعَاجِلَةَ عَجَّلۡنَا لَهُۥ فِيهَا مَا نَشَآءُ لِمَن نُّرِيدُ ثُمَّ جَعَلۡنَا لَهُۥ جَهَنَّمَ يَصۡلَىٰهَا مَذۡمُومٗا مَّدۡحُورٗا ١٨ وَمَنۡ أَرَادَ ٱلۡأٓخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعۡيَهَا وَهُوَ مُؤۡمِنٞ فَأُوْلَٰٓئِكَ كَانَ سَعۡيُهُم مَّشۡكُورٗا ١٩ كُلّٗا نُّمِدُّ هَٰٓؤُلَآءِ وَهَٰٓؤُلَآءِ مِنۡ عَطَآءِ رَبِّكَۚ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحۡظُورًا ٢٠﴾ [الإسراء: 18-20].

جو کوئی دنیا چاہتا ہے تو ہم اسے سردست دنیا میں سے جس قدر چاہتے ہیں دیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے جس میں وہ ذلیل و خوار ہوکر رہے گا (﻿۱۸﻿) اورجو آخرت چاہتا ہے اوراس کے لیے مناسب کوشش بھی کرتا ہے اور وہ مومن بھی ہے تو ایسے لوگوں کی کوشش مقبول ہو گی (﻿۱۹﻿) ہم ہر فریق کو نوازتے ہيں اِن کو بھی اور اُن کو بھی اور تیرے رب کی بخشش کسی پر بند نہیں (﻿۲۰﻿)

اگر ایک انسان یہ ایمان رکھتا ہو کہ ایک لکڑی کا ٹکڑا اس کی شفاعت کرے گا یا کوئی فرشتہ یا انسان ایک دوسرے کے لیے . یہ جانتے ہوئے کہ شفاعت حقیقت میں اﷲ کی طرف سے ہے کہ وہ ان کو گناہوں میں غرق کرے کیا یہ اﷲ کی سنت یا استدراج ہے وہی ہے جو توفیق دیتا ہے توحید پرستوں ، مشرکین اور کفار کو . اس راستے میں جس کو وہ اپنی ذات کے لیے اختیار کریں تاکہ وہ ان کے نتیجے کو دیکھے کہ کوئی گھاٹے میں جانے والا ہے اس آیت میں توجہ کریں:

﴿ٱللَّهُ يَسۡتَهۡزِئُ بِهِمۡ وَيَمُدُّهُمۡ فِي طُغۡيَٰنِهِمۡ يَعۡمَهُونَ ١٥ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱشۡتَرَوُاْ ٱلضَّلَٰلَةَ بِٱلۡهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَٰرَتُهُمۡ وَمَا كَانُواْ مُهۡتَدِينَ ١٦ مَثَلُهُمۡ كَمَثَلِ ٱلَّذِي ٱسۡتَوۡقَدَ نَارٗا فَلَمَّآ أَضَآءَتۡ مَا حَوۡلَهُۥ ذَهَبَ ٱللَّهُ بِنُورِهِمۡ وَتَرَكَهُمۡ فِي ظُلُمَٰتٖ لَّا يُبۡصِرُونَ ١٧ صُمُّۢ بُكۡمٌ عُمۡيٞ فَهُمۡ لَا يَرۡجِعُونَ ١٨﴾ [البقرة: 15-18].

الله ان سے ہنسی کرتا ہے اور انہیں مہلت دیتا ہے کہ وہ اپنی گمراہی میں حیران رہیں (﻿۱۵﻿) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی سو ان کی تجارت نے ان كو نفع نہ دیا اور ہدایت پانے والے نہ ہوئے (﻿۱۶﻿) ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی پھر جب آگ نے اس کے آس پاس کو روشن کر دیا تو الله نے ان کی روشنی بجھا دی اور انہیں اندھیروں میں چھوڑا کہ کچھ نہیں دیکھتے (﻿۱۷﻿) بہرے گونگے اندھے ہیں سو وہ نہیں لوٹیں گے (﻿۱۸﻿)

اس آیت کا شان نزول منافقین کے بارے میں ہے لیکن یہ مشرکین اور کافرین پر بھی سچی آئی ہے کیا یہ معقول ہے کہ مصائب اور تکلیفیں اﷲ کی طرف سے ہوں اور شفاعت اور علاج مخلوق کی طرف سے ہو جیسے ٲئمہ اور طبیب ہیں کیا جب کوئی بیمار ہوتا ہے یا کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے یہ اﷲ کے حکم سے ہے اور شفاعت اور مصیبتوں سے بچاؤ اور چھٹكارا " دون اﷲ" کی اجازت سے ہوتا ہے (انبیاء ، صالحین ) ہر گز علاج اور تکلیفیں اﷲ کی طرف سے ہیں اور ہم پر لازم ہے کہ ہر بات میں اﷲ پر توکل کریں جیسا کہ ملک کا دینا ، پیدا کرنا اور مخلوقات کو رزق دینا اس کے قبضہ میں ہے اور بیماری اور شفاء بھی اس کے اختیار میں ہے اس کا ارشاد گرامی ہے

﴿وَمَن يَهۡدِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن مُّضِلٍّۗ أَلَيۡسَ ٱللَّهُ بِعَزِيزٖ ذِي ٱنتِقَامٖ ٣٧ وَلَئِن سَأَلۡتَهُم مَّنۡ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُۚ قُلۡ أَفَرَءَيۡتُم مَّا تَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنۡ أَرَادَنِيَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ هَلۡ هُنَّ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوۡ أَرَادَنِي بِرَحۡمَةٍ هَلۡ هُنَّ مُمۡسِكَٰتُ رَحۡمَتِهِۦۚ قُلۡ حَسۡبِيَ ٱللَّهُۖ عَلَيۡهِ يَتَوَكَّلُ ٱلۡمُتَوَكِّلُونَ ٣٨﴾ [الزمر: 37-38].

اور جسے الله راہ پر لے آئے تو اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں کیا الله غالب بدلہ لینے والا نہیں ہے (﻿۳۷﻿) او راگر آپ ان سے پوچھیں آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور کہیں گے الله نے کہہ دو بھلا دیکھو تو سہی جنہیں تم الله کے سوا پکارتے ہو اگر الله مجھے تکلیف دینا چاہے تو کیا وہ اس کی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا وہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ اس مہربانی کو روک سکتے ہیں کہہ دو مجھے الله کافی ہے توکل کرنے والے اسی پر توکل کیا کرتے ہیں (﻿۳۸﻿)

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ عیسی مریضوں کو شفا دیتے تھے تو ہم بھی یہ طاقت رکھتے ہیں کہ ہم مردوں سے شفاعت مانگیں لیکن یہ نقطہ بھول گئے کہ عیسی یہ کام کرتے تھے جب وہ زندہ تھے دوسری بات ان کا شفا دینا ایک معجزہ تھا کیا آج بھی عیسی ہمیں یہ معجزہ دِکھا سکتے ہیں اور کسی مریض کو شفا دے سکتے ہیں اور انبیا کے معجزات میں اہم بات یہ ہے کہ انہوں نے ہمیشہ معجزات اﷲ کے حکم سے دیکھائے وہ صرف ان کی حیات میں تھے مثال کے طور پر عیسی کا شفا دینا یوسف کی قمیض میں شفا کی تاثیر کا آنا سب کے سب معجزات اﷲ کے حکم سے ان کی زندگی میں تھے یہ سارے مفہوم نئے نہیں تھے اور اسکا معنی قرآن کے نزول کے وقت موجود تھا لیکن بہت افسوس ہے کہ ہم نے قرآن کو چھوڑ دیا اور تقلید کا پٹہ گلے میں ڈال دیا اور کہنے لگے کہ یہ مفاہیم کہاں سے آگئے کیا کوئی نیا دین آ گیا ہے ؟ آج تک یہ مفاہیم کسی نے نہیں کہے علماء شریعہ اب تک کیا کرتے رہے ایک لمحہ کا غور و فکر کرنا ہزار سال کی نیکی سے بہتر ہے .

**منتخب آیة:** ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّ كَثِيرٗا مِّنَ ٱلۡأَحۡبَارِ وَٱلرُّهۡبَانِ لَيَأۡكُلُونَ أَمۡوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلۡبَٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِۗ وَٱلَّذِينَ يَكۡنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلۡفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرۡهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٖ ٣٤﴾ [التوبة: 34].

اے ایمان والو! بہت سے عالم اور فقیر لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور الله کی راہ سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اورچاندی جمع کرتے ہیں اور اسے الله کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیئے (﻿۳۴﻿)

چودھویں فصل

اس فصل میں ہم ان بعض سوالوں کے جواب دیں گے جو کہ ہمارے ذہنوں میں کھٹکتے ہیں جو کہ گزشتہ فصلوں میں گزرے ہیں جیسا کہ ایک مسلم کو چاہیئے کہ وہ اﷲ کے سوا کسی سے کچھ نہ مانگے نہ دعا مانگے اور نہ ہی شفاعت طلب کرے بلکہ یہ سب چیزیں اﷲ سے منسلک ہیں کوئی حاجت اور دعا مردوں انبیا ،ٲئمہ اور صالحین سے مانگنا شرک ہے کیونکہ یہ سب دون اﷲ کے زمرے میں ہیں کچھ لوگ سوال کرتے ہیں کہ قرآن پاک میں ہے کہ صحابہ کرام نبی سے دعا کرواتے تھے یہ مسئلہ بہت اہم ہے جو کہ یہ بات دہراتا ہے کہ کس حاجت کا مانگنا دنیاوی امور میں زندہ سے شرک نہیں یعنی جو زندہ موجود ہیں یہ بات نہیں کہ قرآن نے شہداء کو زندہ قرار دیا لیکن ہمارا مقصد وہ زندگی ہے جس کے بعد کوئی موت نہ ہو گی اس لیے کہ وہ اﷲ کے ہاں دارالسلام میں زندہ ہوں گے نہ کہ وہ ہمارے پاس موجود ہوں گے مثال کے طور پر اگر ٲحمد اپنے دوست محمد سے کوئی قرض مانگتا ہے کہ وہ اس کو واپس کر دے گا تو اس میں کوئی مشکل نہیں نبی کے زمانے میں صحابہ آپ کو پکارتے تھے کیونکہ آپ زندہ تھے اور صحابہ کرام آپ کے پاس رہتے تھے اسکا یہ مطلب نہیں کہ نبی صرف اﷲ کو پکار سکتے تھے مثلاً اگر کوئی آپ سے شفا مانگتا یا اپنے والدین کے لیے شفا کرواتا تو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں اسکو شفا دیتا ہوں بلکہ فرمایا کہ میں بھی تمہارے ساتھ اس کے لیے شفا مانگتا ہوں کوئی بھی شخص صحابہ یا تابعین میں سے ایسا نہیں کہ وہ آپ کی وفات کے بعد آپ کی روح سے دعا مانگے کیونکہ یہ شرک ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج ہم نبی کے بھیجے جانے کے اصلی مقصد کو بھول گئے اور لوگ جا ہلیت کے اعمال کو دوبارہ جگانے لگے شرک سب دینوں میں موجود رہا ہے بوزیوں سے لے کر یہاں تک کہ یہود و نصاری اور مسلمین سب اسی مشکل کا مقابلہ کرتے آئے اور دوسرے ادیان میں شرک اسلام کی نسبت زیادہ تھا کیونکہ انهوں نے اپنى كتب ميں تحريفيں (تبديلياں) كيں لیکن اﷲ نے قرآن کی حفاظت کا وعدہ کر رکھا ہے اور وہ ممالک قرآن کو چھوڑ کر احادیث اور دیگر خرافات کی پیروی کرنے لگے اور قرآن کے خلاف دعائیں کرنے لگے وہ شرک میں بہت آگے چلتے گئے اور ایران کے بہت سارے شہروں میں شرک کو دیگر اسلامی ممالک کی نسبت زیادہ دیکھا گیا کیونکہ لوگ اسلام سے بہت دور رہتے ہیں اور عقیدے اور ایمان کے بارے میں غور و فکر چھوڑ چکے ہیں کسی غرض اور شکوک کے سبب سے اور وہ آنکھیں اور کان بند کر کے لوگوں کی پیروی کرتے ہیں دوسرا مسئلہ نیند اور خوابوں کا ہے بہت سے لوگوں سے سنا ہے کہ ہم نے نیند میں اپنے رشتہ داروں کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح قرآن مجید میں آیا ہے کہ عالم الارواح ہر انسان کے لیے برابر ہے تو اس سوال کا جواب کیسے دو گے بلکہ اس کا جواب پہلے سورہ مؤمنون کی آیت نمبر ١00 میں آیا ہے اور اس آیت میں بھی توجہ کیجیے اﷲ رب العالمين کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ٱللَّهُ يَتَوَفَّى ٱلۡأَنفُسَ حِينَ مَوۡتِهَا وَٱلَّتِي لَمۡ تَمُتۡ فِي مَنَامِهَاۖ فَيُمۡسِكُ ٱلَّتِي قَضَىٰ عَلَيۡهَا ٱلۡمَوۡتَ وَيُرۡسِلُ ٱلۡأُخۡرَىٰٓ إِلَىٰٓ أَجَلٖ مُّسَمًّىۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَٰتٖ لِّقَوۡمٖ يَتَفَكَّرُونَ ٤٢ أَمِ ٱتَّخَذُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ شُفَعَآءَۚ قُلۡ أَوَلَوۡ كَانُواْ لَا يَمۡلِكُونَ شَيۡ‍ٔٗا وَلَا يَعۡقِلُونَ ٤٣ قُل لِّلَّهِ ٱلشَّفَٰعَةُ جَمِيعٗاۖ لَّهُۥ مُلۡكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۖ ثُمَّ إِلَيۡهِ تُرۡجَعُونَ ٤٤﴾ [الزمر: 42-44].

اللہ ہی جانوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور ان جانوں کو بھی جن کی موت ان کے سونے کے وقت نہیں آئی پھر ان جانوں کو روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم فرما چکا ہے اور باقی جانوں کو ایک میعاد معین تک بھیج دیتا ہے بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غور کرتے ہیں (﻿۴۲﻿) کیا انہوں نے الله کےسوا اور حمایتی بنا رکھے ہیں کہہ دوکیا اگرچہ وہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں (﻿۴۳﻿) کہہ دو ہر طرح کی حمایت الله ہی کے اختیار میں ہے آسمانوں اور زمین میں اسی کی حکومت ہے پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے (﻿۴۴﻿)

ہم اس سوال کا جواب دیتے ہیں کہ خواب اور نیند کا صحیح ہونا قرآن کی اس آیت میں موجود ہے لیکن نیند کوئی دلیل نہیں یعنی کوئی چیز اگر خواب میں دیکھی گئی تو عقیدے اور ایمان کو تبدیل نہیں کر سکتی اس آیت میں توجہ کیجیے ﴿وَرُسُلٗا قَدۡ قَصَصۡنَٰهُمۡ عَلَيۡكَ مِن قَبۡلُ وَرُسُلٗا لَّمۡ نَقۡصُصۡهُمۡ عَلَيۡكَۚ وَكَلَّمَ ٱللَّهُ مُوسَىٰ تَكۡلِيمٗا ١٦٤ رُّسُلٗا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى ٱللَّهِ حُجَّةُۢ بَعۡدَ ٱلرُّسُلِۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمٗا ١٦٥ لَّٰكِنِ ٱللَّهُ يَشۡهَدُ بِمَآ أَنزَلَ إِلَيۡكَۖ أَنزَلَهُۥ بِعِلۡمِهِۦۖ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ يَشۡهَدُونَۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا ١٦٦﴾ [النساء: 164-166].

اور ایسے رسول بھیجے جن کا حال اس سے پہلےہم تمہیں سنا چکیں ہیں اور ایسے رسول جن کا ہم نے تم سے بیان نہیں کیا اور الله نے موسیٰ سے خاص طور پر کلام فرمایا (﻿۱۶۴﻿) ہم نے پیغمبر بھیجے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تاکہ ان لوگوں کا الله پر پیغمبرو ں کے بعد الزا م نہ رہے اور الله غالب حکمت والا ہے (﻿۱۶۵﻿) لیکن الله اس پر شاہد ہے جو تم پر نازل کیا کہ اسے اپنے علم سے نازل کیا اور فرشتے بھی گواہ ہیں اورالله گواہی دینے والا کافی ہے (﻿۱۶۶﻿)

اﷲنے اس آیت میں یہ بیان فرمایا کہ لوگوں پر یہ آیت دلیل بن سکے کہ رسولوں کے بعد کوئی بھی چیز ایمان اور عقیدے میں کمی بیشی نہیں کر سکتی جو کہ نیند اور خواب کے ذریعے پوری کی جا سکے یہ سچ ہے کہ بعض انبیاء میں سے جیسے یوسف وہ ایک مشہور جهنڈا تھے خوابوں کی تعبیر کا اور وہ ان کا معجزہ تھا لیکن ہمارے زمانے میں قرآن آسمانی کتابوں میں سے کامل کتاب ہے جیسا کہ نبی پر نبوت کا دروازہ بند کیا گیا قیامت کے دن تک . جو مکمل طور پر انسانیت پر حجت بنی کوئی بھی یہ نہیں کر سکتا کہ خواب اس کی دلیل ہے اگر ہم خواب میں کچھ دیکھیں تو اس کا قرآن سے مقابلہ کروائیں اگر قرآن کے مطابق ہو تو قبول کریں ورنہ اﷲ پر بھروسہ کرتے ہوئے چھوڑ دیں قرآن مجید کے ان دلائل کے بعد کچھ عقلی دلیل پیش کرتے ہیں انسان کو ولادت سے پہلے اور موت کے بعد کوئی اختیار نہیں اسکا اختیار صرف دنیا ہے کوئی بھی اپنی مرضی کے مطابق نہ پیدا ہوا اور نہ ہی اپنی مرضی سے زندگی اور موت کو اختیار کیا بلکہ اﷲ زندگی اور موت دیتا ہے

﴿لِّلَّهِ مُلۡكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُۚ يَهَبُ لِمَن يَشَآءُ إِنَٰثٗا وَيَهَبُ لِمَن يَشَآءُ ٱلذُّكُورَ ٤٩ أَوۡ يُزَوِّجُهُمۡ ذُكۡرَانٗا وَإِنَٰثٗاۖ وَيَجۡعَلُ مَن يَشَآءُ عَقِيمًاۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٞ قَدِيرٞ ٥﴾ [الشوري: 49-50].

آسمانوں اور زمین میں الله ہی کی بادشاہی ہے جو چاہتا ہے پیدا کر تا ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے بخشتا ہے (﻿۴۹﻿) یا لڑکے اور لڑکیاں ملا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے بے شک وہ خبردار قدرت والا ہے (﻿۵۰﻿)

غور کریں کہ روح جب جسم میں ہو گی اور ہماری مرضی سے ہو گی تو ہم اسکو کیسے خبر دار کریں کہ وہ ہماری نیند میں کسی اور شخص کو داخل کرے مرنے کے بعد نیند کا کوئی دخل نہیں اور کوئی بھی اپنی مرضی سے نہ تو سوئے گا اور نہ ہی جاگے گا اور نہ ہی کوئی چیز اپنی مرضی کے مطابق دیکھے گا اور نہ ہی کسی وقت مقرر پر جاگے گا خوابوں کی ایک قسم کا تعلق انسان کے روز مرہ کام کاج اور سوچ بچار سے ہوتا ہے اور دوسری قسم اﷲ کے ارادے سے منسلک ہوتی ہے جیسا کہ ہم نے اس چیز کو گزشتہ فصلوں میں بھی بیان کیا ہے کہ اگر نیند میں کوئی نیک انسان دیکھو اور تم کسی ضرورت پوری کرنے کے لیے پکارو تو یہ کس درجے کا عمل ہو گا اسطرح کے بہت سارے شرک کو قرآن میں بیان کیا گیا ہے بہت سارے لوگ اپنے عقیدے کو قرآن کے مطابق اور وحدانیت کو اپنی زندگی میں نافذ کرتے ہیں اور اس کے مقابل بہت لوگ کوئی ہدایت نہیں پاتے اور خرافیہ اور شرکیہ زندگی پر راضی رہتے ہیں یہ لو گ جب کوئی توحید پرست اور ہدایت یافتہ کو دیکھتے ہیں تو بہت غصہ کرتے ہیں غرور ، ظلم اور مال پرستی کے سبب سے اور وہ چاہتے ہیں کہ سب مؤمن اور غیر مؤمن ان جیسے ہو جائیں شرک اور مرضیت میں جب کوئی ان سے کہے کہ اﷲ نے حکم دیا ہے کہ کوئی چیز بھی خالق اور مخلوق کے درمیان واسطہ نہیں ہر کوئی اسکو براہ راست پکار سکتا ہے وہ ہمارے لیے مثال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کسی بھی مکتب اور ادارے کے ہیڈ کو ملنے کےلیے اس کے سیکريٹری سے رابطہ کرنا پڑتا ہے وہ جانتے ہیں کہ دنیا اﷲ نے بنائی ہے کسی ادارے کے مثل نہیں اور نہ ہی اس میں رشوت کا معاملہ کیا جاتا ہے لیکن جب وہ قرآن کے ذریعے جھگڑا کرتے ہیں تو بہت گھٹیا مثالیں دیتے ہیں اس آیت میں توجہ کریں اﷲ کا ارشاد گرامی ہے

﴿وَيَعۡبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَمۡلِكُ لَهُمۡ رِزۡقٗا مِّنَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ شَيۡ‍ٔٗا وَلَا يَسۡتَطِيعُونَ ٧٣ فَلَا تَضۡرِبُواْ لِلَّهِ ٱلۡأَمۡثَالَۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَعۡلَمُ وَأَنتُمۡ لَا تَعۡلَمُونَ ٧٤ ۞ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا عَبۡدٗا مَّمۡلُوكٗا لَّا يَقۡدِرُ عَلَىٰ شَيۡءٖ وَمَن رَّزَقۡنَٰهُ مِنَّا رِزۡقًا حَسَنٗا فَهُوَ يُنفِقُ مِنۡهُ سِرّٗا وَجَهۡرًاۖ هَلۡ يَسۡتَوُۥنَۚ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِۚ بَلۡ أَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُونَ ٧٥ وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلٗا رَّجُلَيۡنِ أَحَدُهُمَآ أَبۡكَمُ لَا يَقۡدِرُ عَلَىٰ شَيۡءٖ وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوۡلَىٰهُ أَيۡنَمَا يُوَجِّههُّ لَا يَأۡتِ بِخَيۡرٍ هَلۡ يَسۡتَوِي هُوَ وَمَن يَأۡمُرُ بِٱلۡعَدۡلِ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٖ ٧٦﴾ [النحل: 63-64].

اور الله کے سوا اُن کی عبادت کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین سے انہیں رزق پہنچانے میں کچھ بھی اختیارنہیں رکھتے اور نہ رکھ سکتے ہیں (﻿۷۳﻿) پس الله کے لئے مثالیں نہ گھڑو بے شک الله جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (﻿۷۴﻿) الله ایک مثال بیان فرماتا ہے ایک غلام ہے کسی دوسرے کی ملک میں جو کسی چیز کا اختیارنہیں رکھتا اور ایک دوسرا آدمی ہے جسے ہم نے اچھی روزی دے رکھی ہے اور وہ ظاہر اور پوشیدہ اسے خرچ کرتا ہے کیا دونوں برابر ہیں سب تعریف الله کے لیے ہے مگر اکثر ان میں سے نہیں جانتے (﻿۷۵﻿) اور الله ایک او رمثال دو آدمیوں کی بیان فرماتا ہے ایک اُن میں سے گونگا ہے کچھ بھی نہیں کر سکتااور اپنے آقا پر ایک بوجھ ہے جہاں کہیں اسے بھیجے اس سے کوئی خوبی کی بات بن نہ آئے کیا یہ اور وہ برابر ہے جو لوگوں کو انصاف کا حکم دیتا ہے اور وہ خود بھی سیدھے راستے پر قائم ہے (﻿۷۶﻿)

اس آیت کے شروع میں اﷲ نے دون اﷲ کی عبادت سے منع فرمایا ان کی کمزوری اور عدم قدرت کو بیان فرمایا بہت لوگوں کو یہ چیز پسند نہیں آتی غیراﷲ کی طرف توجہ نہ کرنے کی وجہ سے اور وہ کوشش کرتے ہیں اپنے اعمال کو دلیل بنانے کی اور مثالیں لے کر آتے ہیں اﷲ نے اس بات کا واضح طور پر حکم فرمایا کہ اس کی کوئی مثال نہ بناؤ اور نہ دین کا قیاس کرو جھوٹی مثالوں پر یہ وہی اﷲ ہے جو لوگوں اور سچے دین کو جانتا ہے اس کے لیے کوئی مثال دینے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اﷲ کے پروگرام کے لیے کسی منہاج کی ضرورت ہے بلکہ اﷲ نے ہی لوگوں کے لیے منہاج بیان فرمایا ہے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم دون اﷲ کو نہیں پکارتے بلکہ ہم اﷲ کو اﷲ کے ساتھ پکارتے ہیں تو اس میں کوئی مشکل نہیں ہے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ وہ لوگ کس بنیاد پر اور کس بنیاد پر یہ دلیل اپنے اعمال پر قائم کرتے ہیں اس کی عکاسی دسویں فصل میں گزری ہے اور اب ہم آپ پر یہ آیت پیش کرتے ہیں اس کا ارشاد گرامی ہے

﴿لِّنَفۡتِنَهُمۡ فِيهِۚ وَمَن يُعۡرِضۡ عَن ذِكۡرِ رَبِّهِۦ يَسۡلُكۡهُ عَذَابٗا صَعَدٗا ١٧ وَأَنَّ ٱلۡمَسَٰجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدۡعُواْ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدٗا ١٨ وَأَنَّهُۥ لَمَّا قَامَ عَبۡدُ ٱللَّهِ يَدۡعُوهُ كَادُواْ يَكُونُونَ عَلَيۡهِ لِبَدٗا ١٩﴾ [الجن: 17-19].

تاکہ اس (ارزانی) میں ان کا امتحان کریں اورجس نے اپنے رب کی یاد سے منہ موڑا تو وہ اسے سخت عذاب میں ڈالے گا (﻿۱۷﻿) اوربے شک مسجدیں الله کے لیے ہیں پس تم الله کے ساتھ کسی کو نہ پکارو (﻿۱۸﻿) اورجب الله کا بندہ (نبی) اس کو پکارنے کھڑا ہوتا ہے تو لوگ اس پر جھمگٹا کرنے لگتے ہیں (﻿۱۹﻿)

منتخب آیة: ﴿لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحۡيِۦ وَيُمِيتُۖ رَبُّكُمۡ وَرَبُّ ءَابَآئِكُمُ ٱلۡأَوَّلِينَ ٨﴾ [الدخان: 8].

اس کے سوا اورکوئی معبود نہیں زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تمہارا بھی رب ہے او رتمہارے پہلے باپ دادا کا بھی (﻿۸﻿)

پندرھویں فصل

یہ آیت ہم پڑھتے ہیں تاکہ گزشتہ دروس پر تاکید ہو جائے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَيُسَبِّحُ ٱلرَّعۡدُ بِحَمۡدِهِۦ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ مِنۡ خِيفَتِهِۦ وَيُرۡسِلُ ٱلصَّوَٰعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَآءُ وَهُمۡ يُجَٰدِلُونَ فِي ٱللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ ٱلۡمِحَالِ ١٣ لَهُۥ دَعۡوَةُ ٱلۡحَقِّۚ وَٱلَّذِينَ يَدۡعُونَ مِن دُونِهِۦ لَا يَسۡتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيۡءٍ إِلَّا كَبَٰسِطِ كَفَّيۡهِ إِلَى ٱلۡمَآءِ لِيَبۡلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَٰلِغِهِۦۚ وَمَا دُعَآءُ ٱلۡكَٰفِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَٰلٖ ١٤ وَلِلَّهِۤ يَسۡجُدُۤ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ طَوۡعٗا وَكَرۡهٗا وَظِلَٰلُهُم بِٱلۡغُدُوِّ وَٱلۡأٓصَالِ۩ ١٥﴾ [الرعد: 13-15].

اور رعد ا ُسکی پاکی کے ساتھ اُ سکی تعریف کرتا ہے اور سب فرشتے اُس کے ڈر سے اور بجلیاں بھیجتا ہے پھر انہیں جس پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے اور یہ تو الله کے بارے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ وہ بڑی قوت والا ہے (﻿۱۳﻿) اُسی کو پکارنا بجا ہے اوراُس کے سوا جن لوگوں کو پکارتے ہیں وہ ان کے کچھ بھی کام نہیں آتے مگر جیسا کوئی پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے کہ اس کے منہ میں آجائے حالانکہ وہ اُس کے منہ تک نہیں پہنچتا اور کافروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی ہے (﻿۱۴﻿) اور چارو ناچار الله ہی کو آسمان والے اور زمین والے سجدہ کرتے ہیں اور اُن کے سائے بھی صبح اور شام (﻿۱۵﻿)

ہم نے دیکھا گزشتہ اسباق میں دعا عبادت اور شفاعت صرف اﷲ کے لیے خاص ہے اگر انسان یہ چیز دون اﷲ کے لیے کرے تو یہ شرک ہے شرک بہت بڑا گناہ ہے جس کی کوئی مغفرت نہیں اور اس بحث میں ہم دیگر چیزیں بھی بیان کریں گے اور اگر ہم وہ غیر اﷲ کے لیے کریں گے تو وہ شرک ہوگا لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے معاشرے میں یہ چیزیں مروج ہیں اور ہم اس تفصیل پر اتفاق کرتے ہیں یہ ایسی چیز ہے کہ اس بحث میں اسکو ثابت کرنا خود بخود ظاہر ہو جائے گا پہلا مسئلہ جانوروں کی قربانی کا اﷲ کے لیے کرنا عبادت ہے اور غیر اﷲ کے لیے قربانی کرنا شرک ہے اﷲ نے فرمایا صرف اس کی ذات کے لیے قربانی کرو اسکا ارشاد گرامی ہے:

﴿إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ ١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنۡحَرۡ ٢ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلۡأَبۡتَرُ ٣﴾ [الكوثر: 1-3].

بے شک ہم نے آپ کو کوثر دی (﻿۱﻿) پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھیئے اور قربانی کیجیئے (﻿۲﻿) بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے (﻿۳﻿)

اور اس نے حکم دیا کہ صرف کعبہ کا ہی طواف ہو کیونکہ دیگر مقامات کا طواف جیسے معابد قبور اور ان کی زیارات شرک ہیں اس کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ثُمَّ لۡيَقۡضُواْ تَفَثَهُمۡ وَلۡيُوفُواْ نُذُورَهُمۡ وَلۡيَطَّوَّفُواْ بِٱلۡبَيۡتِ ٱلۡعَتِيقِ ٢٩﴾ [الحج: 29].

پھر چاہیئے کہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اورخانہٴ قدیم (یعنی کعبہ) کا طواف کریں (﻿۲۹﻿)

یہ جانتے ہوئے کہ اﷲ سبحانہ وتعالی کا حکم جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں قرآن کے ذریعے... یا وہ جو صرف بعض آیاتوں کو چن لیتے ہیں اور قرآن کی تحریف پر ایمان رکھتے ہیں تو وہ کافر ہیں اس کا ارشاد گرامی ہے

﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكۡفُرُونَ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُواْ بَيۡنَ ٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ وَيَقُولُونَ نُؤۡمِنُ بِبَعۡضٖ وَنَكۡفُرُ بِبَعۡضٖ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُواْ بَيۡنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ١٥٠ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡكَٰفِرُونَ حَقّٗاۚ وَأَعۡتَدۡنَا لِلۡكَٰفِرِينَ عَذَابٗا مُّهِينٗا ١٥١ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ وَلَمۡ يُفَرِّقُواْ بَيۡنَ أَحَدٖ مِّنۡهُمۡ أُوْلَٰٓئِكَ سَوۡفَ يُؤۡتِيهِمۡ أُجُورَهُمۡۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورٗا رَّحِيمٗا ١٥٢﴾ [النساء: 150-152].

بے شک جو لوگ الله اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ الله اوراس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعضوں پر ایمان لائے ہیں اور بعضوں کے منکر ہیں اور چاہتے ہیں کہ کفر اور ایمان کے درمیان ایک راہ نکالیں (﻿۱۵۰﻿) ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں اور ہم نے کافرو ں کے واسطے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (﻿۱۵۱﻿) اور جو لوگ الله پر ایمان لائے اور رسولوں پر اُن میں سے کسی کو جدا نہ کیاان لوگوں کو الله جلدان کے ثواب دے گا اور الله بخشنے والا مہربان ہے (﻿۱۵۲﻿)

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ وہ کھانا جو غیر اﷲ کے نام سے پکایا جائے یا حاجت پوری کرنے کی نیت سے . اور ایمان اﷲ پر رکھیں تو یہ بڑی قدر والی بات ہے اور مؤمنین سے یہی امید ہے کہ وہ اپنے نفوس کو عظیم رکھیں اور پاکیزہ کھائیں اور مؤمن وہ ہیں جو وہ کھانا نہیں کھاتے جو غیراﷲ کے نام پر پکایا گیا ہو جس طرح اﷲ کا ارشاد گرامی ہے

﴿فَكُلُواْ مِمَّا ذُكِرَ ٱسۡمُ ٱللَّهِ عَلَيۡهِ إِن كُنتُم بِ‍َٔايَٰتِهِۦ مُؤۡمِنِينَ ١١٨ وَمَا لَكُمۡ أَلَّا تَأۡكُلُواْ مِمَّا ذُكِرَ ٱسۡمُ ٱللَّهِ عَلَيۡهِ وَقَدۡ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيۡكُمۡ إِلَّا مَا ٱضۡطُرِرۡتُمۡ إِلَيۡهِۗ وَإِنَّ كَثِيرٗا لَّيُضِلُّونَ بِأَهۡوَآئِهِم بِغَيۡرِ عِلۡمٍۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعۡلَمُ بِٱلۡمُعۡتَدِينَ ١١٩ وَذَرُواْ ظَٰهِرَ ٱلۡإِثۡمِ وَبَاطِنَهُۥٓۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكۡسِبُونَ ٱلۡإِثۡمَ سَيُجۡزَوۡنَ بِمَا كَانُواْ يَقۡتَرِفُونَ ١٢٠ وَلَا تَأۡكُلُواْ مِمَّا لَمۡ يُذۡكَرِ ٱسۡمُ ٱللَّهِ عَلَيۡهِ وَإِنَّهُۥ لَفِسۡقٞۗ وَإِنَّ ٱلشَّيَٰطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰٓ أَوۡلِيَآئِهِمۡ لِيُجَٰدِلُوكُمۡۖ وَإِنۡ أَطَعۡتُمُوهُمۡ إِنَّكُمۡ لَمُشۡرِكُونَ ١٢١﴾ [الأنعام: 118-121].

سو تم اس جانوروں میں سے کھاؤ جس پر الله کا نام لیا گیا ہے اگر تم اس کے حکموں پر ایمان لانے والے ہو (﻿۱۱۸﻿) کیا وجہ ہے کہ تم وہ چیز نہ کھاؤ جس پر الله کا نام لیا گیا ہو حالانکہ وہ واضح کر چکا ہے جو کچھ اس نے تم پر حرام کیا ہے ہاں مگر وہ چیز جس کی طرف تم مجبور ہو جاؤ اوربہت سے لوگ بےعلمی کے باعث اپنے خیالات کے باعث اپنے خیالات کی بناء پر لوگو ں کو بہکاتے ہیں تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے (﻿۱۱۹﻿) تم ظاہری اورباطنی سب گناہ چھوڑ دو بے شک جو لوگ گناہ کرتے ہیں عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے (﻿۱۲۰﻿) اور جس چیز پر الله کا نام نہیں لیا گیا اس میں سے نہ کھاؤ اور بے شک یہ کھانا گناہ ہے اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلو ں میں ڈالتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے (﻿۱۲۱﻿)

اس آیت میں اﷲ نے مؤمنین کو اس بات کا خوف دلایا کہ اگر وہ یہ کھانا جو غیراﷲ کے نام سے پکایا جائے کھائیں تو وہ شرک ہے سنت میں خاص ایام میں منت ماننا غیر اﷲ کے نام سے )ائمہ ، صالحین ( اور خاص منت ماننا جیسے طعام اور مال اور جانوروں کا ذبح کرنا ہم پر واجب ہے کہ ہم ایسے کھانوں سے پرہیز کریں یہ صحیح بات ہے کہ ہمارے زمانے میں بہت دستر خوان بچھائے جاتے ہیں جن پر مختلف رنگوں کے کھانے سجائے جاتے ہیں لیکن حلال کی ایک روٹی ان سب رنگ دار کھانوں سے بہتر ہے اور یہ بات بھی ہے کہ ہم کسی کی نیت کو نہیں جانتے ممکن ان میں سے ایک ایسا ہو جو اﷲ کی ذات کے لیے خرچ کرتا ہو اس لیے نہیں کہ یہ منتیں ان خاص دنوں میں ماننا ان کھانوں کے مزے کو ختم کر دیں گے کیونکہ اگر کوئی انسان کوئی کھانا بانٹنا چاہے تو سال میں اور بھی بہت دن ہوتے ہیں ان خاص دنوں کے علاوہ . گزشتہ فصلوں میں ہم نے لوگوں کے بہت دلائل بیان کیے ہیں وہ جو اﷲ کے احکام کو قبول نہیں کرتے جس طرح شرک کی کثرت ایمان اور عقیدے میں جڑ مضبوط کر جاتی ہے تو اسکا پاک کرنا مشکل ہو جاتا ہے کامیاب وہ ہیں جو اپنے نفس کو اﷲ کے سپرد کرتے ہیں اور اس سے ہدایت مانگتے ہیں اور جو اﷲ کے احکام کی مخالفت کرتے ہیں اور اس سے

نہیں ڈرتے اور وہ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ یہ احکام ان کے سپرد کیے گئے ہیں اور واپس کر لیے جائیں گے اور وہ گزشتہ صدیوں کے بارے میں غور نہیں کرتے تو اسکا کیا جواب ہو گا ہم اس کا جواب دیتے ہیں اﷲ کا ارشاد گرامی ہے

﴿وَٱلَّذِينَ يُحَآجُّونَ فِي ٱللَّهِ مِنۢ بَعۡدِ مَا ٱسۡتُجِيبَ لَهُۥ حُجَّتُهُمۡ دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمۡ وَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٞ وَلَهُمۡ عَذَابٞ شَدِيدٌ ١٦﴾ [الشوري: 16].

اور جو لوگ الله(کے دین) کے بارے میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ وہ مان لیا گیا ان لوگوں کی حجّت ان کے رب کے ہاں باطل ہے اور ان پر غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے (﻿۱۶﻿)

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں کہا ہے کہ زندگی کے تمام واقفیت اور سمت ان کی طرف ہونا چاہیئے:

﴿قُلۡ إِنَّنِي هَدَىٰنِي رَبِّيٓ إِلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٖ دِينٗا قِيَمٗا مِّلَّةَ إِبۡرَٰهِيمَ حَنِيفٗاۚ وَمَا كَانَ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَ ١٦١ قُلۡ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحۡيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ١٦٢ لَا شَرِيكَ لَهُۥۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرۡتُ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلۡمُسۡلِمِينَ ١٦٣﴾ [الأنعام: 161-163].

کہہ دو میرے رب نے مجھےایک سیدھا راستہ بتلا دیا ہے ایک صحیح دین ابرا ہیم کی ملت جو ایک ہی طرف کاتھا اور مشرکوں میں سے نہیں تھا (﻿۱۶۱﻿) کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا الله ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے (﻿۱۶۲﻿) اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا تھا اور میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں (﻿۱۶۳﻿)

اسلام میں صرف اﷲ کی عبادت کی جاتی ہے عبادت کے لیے اس کے اور بندے کے درمیان کوئی واسطہ نہیں اس منظر میں غور کیجیے رسول جو بھی عمل کرتے اﷲ کی رضا کی خاطر کرتے تھے اور آج ہم پر واجب ہے کہ رسول کی روح کو وسیلہ بنانے کی بجائے اس کی ذات کو اپنے لیے اسوہ حسنہ بنا کر اس کے راستے پر چلیں.

**الله تعالى**

**انسان نبی**

**الصلاة, الجهاد , الزكاة , الصيام اﷲ کے قریب ہونے کے لیے**

**الصلاة, الجهاد , الزكاة , الصيام اﷲ کے قریب ہونے کے لیے**

**انسان کی غلطی : نبی کو واسطہ بنانا اﷲ کی قربت کے لیے نیک اعمال کی بجائے**

منتخب آیة: ﴿وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا ٱلۡإِنسَٰنَ وَنَعۡلَمُ مَا تُوَسۡوِسُ بِهِۦ نَفۡسُهُۥۖ وَنَحۡنُ أَقۡرَبُ إِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ ٱلۡوَرِيدِ١٦﴾ [ق: 16].

اور بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اس کے دل میں گزرتا ہے اور ہم اس سے اس کی رگ گلو سے بھی زیادہ قریب ہیں (﻿۱۶﻿)

سولھویں فصل

اس فصل میں ہم ان خرافات کو بیان کریں گے جو کہ ہمارے معاشرے میں پھیلی ہوئی ہیں گزشتہ فصلوں میں ہم نے بیان کیا کہ اﷲ نے ہمیشہ کی خوش بختی کو ایمان اور نیک اعمال میں ڈال رکھا ہے قرآن میں ایمان کے ارکان یہ ہیں اﷲ پر ایمان ، عقیدے اور ایمان میں شرک نہ کرنا اور فرشتوں پر ایمان بغیر کسی کمی بیشی کے اور آسمانی کتابوں اور قرآن پر جو آخری آسمانی کتاب ہے جو ہمارے نبی پر نازل کی گئی جنہیں دیگر انبیاء کی طرف خاتم الانبیاء بنا کر بھیجا گیا اور قیامت کے دن اور جنت اور جہنم پر ایمان . جس طرح کہ ذکر کیا گیا کہ نیک کام کی بنیاد کا اصلی معیار اﷲ کی رضا ہے اور نیک کام کی کیفیت کا علم جس طرح اﷲ نے حکم دیا ہم پر لازم ہے کہ ہم نبی کے اسوہ حسنہ کو اپنائیں رسول کو بھیجا گیا کہ وہ بندوں کو بشر کی عبادت سے نکال کر رب کی عبادت پر لگائیں اس کا ارشاد گرامی ہے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَمَن يُشَاقِقِ ٱلرَّسُولَ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ ٱلۡهُدَىٰ وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ نُوَلِّهِۦ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصۡلِهِۦ جَهَنَّمَۖ وَسَآءَتۡ مَصِيرًا ١١٥﴾ [النساء: 115].

اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس پر سیدھی راہ کھل چکی ہو اور سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف چلے تو ہم اسے اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا ہے اور اسے دوزح میں ڈالیں اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے (﻿۱۱۵﻿)

اس مذکورہ آیت میں مسلمانوں کو بہت ساری وصیت کی گئی ہیں نمبر١: وہ جو اﷲ کی عبادت کرتے ہیں نبی کی سنت کو چھوڑ کر ان کے اعمال قبول نہیں کیے جائیں گے مثال کے طور پر اگر وہ مغرب کی تین رکعتوں کی بجائے دو رکعتیں پڑھے تو اس کی نماز قبول نہیں ہو گی مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے اعمال کو نبی کے اعمال کے مطابق بنائے تو یہ اﷲ کے قریب کریں گے ورنہ مردود ہوں گے . نمبر۲: آج نبی مسلمانوں کے درمیان موجود نہیں ہیں لہذا مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنے اعمال کے مطابق چلے اس کے اعمال کے صحیح اور خراب ہونے کو اچھی طرح سے دیکھا جائے گا ہر چیز سے پہلے . مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے اعمال کو قرآن کے مطابق کرے پھر رسول کے طریقے پر چلے . مؤمنین کی صفات کا ذکر گزشتہ فصلوں میں گزر چکا ہے ان کے اعمال میں شرک نہ ہو اگر کسی کے ایمان میں شرک ہو گا وہ اپنے رسول کے راستے پر نہ ہو گا اور جو اپنے رسول کے راستے پر چلے اس پر توحید کی اتباع ضروری ہے ان کے مفاہیم گزشتہ فصلوں میں گزر چکے ہیں ہمارے معاشرے میں خرافات کا پایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ رسول کے راستے پر نہیں ہیں اور ہر چیز سے پہلے کسی شخص کے قول کو قبول کرنے کے لیے اس کے عقیدے کی کیفیت جاننا ضروری ہے پہلی خرافت جو ہمارے ملک میں پھیلی ہوئی ہے وہ تعزیہ ہے بہت سارے لوگ سال کے خاص دنوں میں خاص لباس پہنتے ہیں جیسے محرم میں کالا لباس پہنتے اور سڑکوں پر جا کر اپنے بدن پر ہاتھوں یا زنجیروں سےمارتے ہیں اور اسی طرح اپنے کپڑوں کو چیرتے پھاڑتے ہیں اور آوازیں بلند کرتے ہیں جو زمانہ جاہلیت کی سنت تھی اور مشرکین کے اعمال تھے اسلام کے آنے پر ختم ہو گئے لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کچھ عرصہ کے بعد یہ مار پیٹ نصاری میں بھی شروع ہو گئی یہ اعتقاد کرتے ہوئے کہ چہرے پر ہاتھوں یا زنجیروں سے مارنا عیسی کی تکلیفوں کی یاد دھانی اور ہمارے گناہوں کی مغفرت ہے ہمارے ملک میں بہت ساری گھڑی ہوئی احادیث پائی جاتی ہیں مثلاً لوگ کہتے ہیں ( کہ جو عاشورہ کے دن روئے چاہے ایک آنسو اس کے گناہ معاف ہو گئے ) کیا آپ لوگوں نے یہ جانا کہ یہ احادیث کہاں سے آئیں کیا یہ کوئی ایسا طریقہ ہے گناہوں کی مغفرت کا کہ انسان سارا سال گناہ کرے عاشورہ کے دن ایک آنسو بہا کر گناہوں کی مغفرت کروائے یہ جھوٹا گمان ہے بلکہ قرآن میں آیا ہے کہ گناہوں کی معافی موت سے پہلے اور سچی توبہ کرنے سے ہے قرآن میں ایک بھی آیت نہیں جو تعزیہ کی اہمیت کے بارے میں ہو ان سب مصائب کی وجہ ہماری اندھی تقلید ہے جو ہمیں دین کے نام سے دھوکہ دیتی ہے اور ہم اپنے اعمال کے بارے میں نہیں سوچتے کہ وہ غلط ہیں یا درست اس آیت کے ترجمے میں غور کریں

﴿وَعَادٗا وَثَمُودَاْ وَأَصۡحَٰبَ ٱلرَّسِّ وَقُرُونَۢا بَيۡنَ ذَٰلِكَ كَثِيرٗا ٣٨﴾ [العنكبوت: 38].

اور ہم نے عاد اور ثمود کو ہلاک کیا اور تمہیں ان کے کچھ مکانات بھی دکھائی دیتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال انہیں آراستہ کر دکھائے اور انہیں راہ سے روک دیا حالانکہ وہ سمجھدار تھے (﻿۳۸﻿)

کوئی ہدایت ایسی قوموں کے لیے نہیں جن کے اعمال فاسد کی زینت نے ان کو دھوکہ دیا ہو ان کے تعصب کے سبب . ان کے پاس نہ عقل ہے نہ علم . اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اچھے اعمال کرتے ہیں کیا آپ نے کبھی یہ غور کیا کہ نبی وہ ہیں جو سب کے لیے اسوہ حسنہ ہیں تعزیت کے معاملے میں بھی سیدنا حمزہ جب شہید ہوئے تو کیا نبی نے تعزیہ کیا کیا انہوں نے اپنے سراور چہرے پر کوئی چیز ماری . یہ بات نہ تو نبی سے اور نہ صحابہ سے ثابت ہے کہ جنازہ میں حاضر ہوں اور اپنے سر اور سینے کو پیٹیں اور اپنے مردوں پر آواز بلند کریں کیا یہ اعمال جو آجکل ہم کرتے ہیں ان پر نبی کا عمل ہے یا انہوں نے اسکا حکم دیا بہت افسوس کے ساتھ کہ ان گزشتہ سالوں میں تعزیت کے مراسم بہت آگے چلے گئے شرک خرافات اور بدعت سے بھی آگے اور امام حسین کے بارے میں بدعت تک چلے گئے یہ کہتے ہوئے کہ انہوں نے اپنی بہن زینب سے یہ کہا (( یا ٲختی اقسمکی باﷲوٲنت وفھی بحلفی )) اگر مارا جاؤں تو اپنے کپڑے نہ جلانا اور نہ ہی اپنے منہ کو مارنا میری شہادت پر اور نہ کہنا جیسا کہ اﷲ نے ان لوگوں کے وصف میں کہا

﴿ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَٰبَتۡهُم مُّصِيبَةٞ قَالُوٓاْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيۡهِ رَٰجِعُونَ ١٥٦ أُوْلَٰٓئِكَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوَٰتٞ مِّن رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٞۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُهۡتَدُونَ ١٥٧﴾ [البقرة: 154-156].

وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم تو الله کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (﻿۱۵۶﻿) یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے مہربانیاں ہیں اور رحمت اور یہی ہدایت پانے والے ہیں (﻿۱۵۷﻿)

*واضح بات ہے کہ نبی نے اپنے* آباؤ اجداد پر جو تعزیہ کیا تو وہ اعمال صالحہ سے نہیں بلکہ وہ مشرکین کے اعمال سے ہے اور جب اسلام آیا تو اس نے ہمیں ان تعزیات سے منع فرمایا کہ ہم اپنے مال ودولت کو ان گمراہوں پر لوٹاتے پھیریں اور جہنم میں جانے کے لیے تقلید کے اسباب تیار کریں یہ وہی ہیں جو تعزیہ کی حقیقت پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو اور دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں آخرت کی خوش بختی اور عبادت کا لباس پہنتے ہوئے صرف دنیا میں وہ اﷲ کی عبادت میں ہے نہ مار پیٹ نہ رونے دھونے اور نہ ہی مردوں کے کپڑے جلانے میں آخرت کی سعادت ہے کاش کہ ہم نبیکے اعمال میں اتباع کریں اگر ہم مؤمنین کے راستے پر چلیں تو ہم اعمال کو قرآن کے مطابق چلانا نہ بھولیں اور جو خرافات معاشرے میں پھیلی ہیں ان سے بچیں جو زمانہ جاہلیت کے اعمال میں تھیں بلکہ ان سے منع کرنا چاہیے لیکن افسوس کے ساتھ کہ بہت سارے ممالک میں صوفیا ءنے بھی خرافات پھیلا دی ہیں جیسے شادی سفر اور عمل کے حوالے سے اور سوش بچار کو انہوں نے مدد سے ملا رکھا ہے یہ وہ مشکل ہے جو زمانہ جاہلیت میں مشرکین اپنے اعمال کا استخارہ کرتے تھے اس معاملے کو ہمارے زمانے میں پرکھا جا سکتا ہے وہ لوگ کچھ تیروں پر لکھتے تھے یہ ہمارے رب کا حکم اور کچھ پر لکھتے اس سے ہمارے رب نے منع فرمایا اور کچھ بغیر لکھے چھوڑ دیتے پھر ان سب تیروں کو ایک جگہ جمع کر لیتے عمل کا استخارہ کرنے کے لیے ان میں سے ایک تیر اٹھا لیتے اور اس پر لکھے ہوئے پر عمل کرتےلیکن اگر اس پر کچھ نہ لکھا ہوتا تو عمل دوبارہ دہراتے تھے آج یہ چیز ہمارے معاشرے میں دیکھی جا سکتی ہے استخارہ کے لیے بلکہ اس سے بھی اہم قرآن کو اچانک کھولنا اگر صفحہ کے شروع میں اچھا کلمہ ہو تو اس پر کام کرنا اگر غلط معنی ہو کام نہ کرنا یہ جانتے ہوئے کہ ہر مصحف کے شروع میں دو معنی ہوں گے صحیح یا غلط یا وہ استخارہ کرتے ہیں قرآن یا تسبیح کے ذریعے یا دیگر اوراق کے ذریعے کیا یہ وہی انسان ہے جسے رب نے خلیفہ بنا کر بھیجا اور عقل کے ذریعے غور و فکر کا حکم دیا کیا قرآن میں استخارے کا حکم ایسا ہے وہ سوچ بچار سے بہتر ہے ہرگز نہیں ؟ دنیا اور آخرت کی خوش بختی کا معیار سب دینوں نے عقل کو قرار دیا اﷲ کا ارشاد گرامی ہے

﴿إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلصُّمُّ ٱلۡبُكۡمُ ٱلَّذِينَ لَا يَعۡقِلُونَ ٢٢﴾ [الأنفال: 22].

بے شک سب جانوں میں سے بدتر الله کے نزدیک وہی بہرے گونگے ہیں جو نہیں سمجھتے (﻿۲۲﻿)

اور یہ سو سے زیادہ آیتوں میں آیا ہے کہ اﷲ عقل کے ذریعے لوگوں کو غور و فکر کی طرف بلاتا ہے اور تقلید کو غور و فکر پر ترجیح دینے والے گمراہ ہوتے ہیں اﷲ نے ارشاد فرمایا کہ الزم شیطان کے عمل ہے اس کا ارشاد گرامی ہے

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلۡخَمۡرُ وَٱلۡمَيۡسِرُ وَٱلۡأَنصَابُ وَٱلۡأَزۡلَٰمُ رِجۡسٞ مِّنۡ عَمَلِ ٱلشَّيۡطَٰنِ فَٱجۡتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ ٩٠﴾ [المائدة: 90].

اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر سب شیطان کے گندے کام ہیں سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ (﻿۹۰﻿)

اور اخیراً اﷲ نے لوگوں کو مشورے کا حکم دیا جو کمزور سمجھا جاتا ہے عمل اور بے عملی کے ذریعے اس کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَٱلَّذِينَ ٱسۡتَجَابُواْ لِرَبِّهِمۡ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَمۡرُهُمۡ شُورَىٰ بَيۡنَهُمۡ وَمِمَّا رَزَقۡنَٰهُمۡ يُنفِقُونَ ٣٨﴾ [الشوري: 38].

اور وہ جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں اور ان کا کام باہمی مشورے سے ہوتا ہے اور ہمارے دیے ہوئے میں سے کچھ دیا بھی کرتے ہیں (﻿۳۸﻿)

پختگی ہمیشہ ہم پر توکل کو لازم کرتی ہے عقل کے ذریعے سوچ بچار سے فائدہ اٹھانے کو اور دانشوروں سے مشورہ اور بل آ خر اﷲ پر توکل کرنے کو.

سترھویں فصل

**منتخب آیة:** ﴿وَقُل رَّبِّ ٱغۡفِرۡ وَٱرۡحَمۡ وَأَنتَ خَيۡرُ ٱلرَّٰحِمِينَ ١١٨﴾ [المؤمنون: 118].

اورکہو اے میرے رب معاف کر اور رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے (﻿۱۱۸﻿)

گزشتہ فصلیں ہم نے خرافات کے بارے میں شروع کی تھیں اور یہ فصل مختلف دینوں کے بارے میں شروع کرتے ہیں جیسے نصاری، بوزہ جن کے لوگوں میں بہت خرافات اور برائیاں دوسرے لوگوں سے زیادہ تھیں یہ چیز چلتی رہی یہاں تک کہ اسلام آ پہنچا اور اﷲ نے ان خرافات سے مؤمنوں کو پاک کیا آجکل ہم جاہلیت کی خطر ناک خرافات کو دیکھ سکتے ہیں انسان کا غیر اﷲ کی تاثیر پر اپنی زندگی میں اعتبار رکھتا ہے اور بہت ملکوں میں یہ خرافات پائی جاتی ہیں مثلاً ستاروں پر اعتقاد رکھنا اور یہ ستارے اﷲ کی مخلوق ہیں اور اﷲ ہی خیر اور شر کو دور کرنے والا ہے اور یہ وہ تصور ہے جسکو انسان ان ستاروں کی گردش کے سبب سے اپنی زندگی کے مستقبل کے بارے میں تمیز کرتا ہے یہ غلط مفہوم ہے کیونکہ یہ ان ستاروں کے ذریعے سمجھا جاتا ہے جو اس دنیا کی تغیر پر قادر ہیں اور غیب پر عمل کرتے ہیں بڑے افسوس کے ساتھ کچھ میگزین کے صفحات میں یہ چیزیں پائی جاتی ہیں اور انسانوں کے مستقبل کے بارے میں ان سورج ، چاند اور ستاروں کے ذریعے تعین کیا جاتا ہے یہ سب گھڑے ہوئے جھوٹ ہیں یہ سب اﷲ کی مخلوق ہیں اور یہ انسان کی زندگی پر کوئی تاثیر نہیں رکھتے اور کچھ ممالک اور ادیان میں یہ اعتقاد پایا جاتا ہے کہ جیسا اجسام طبیعہ اور صلیب اور گھوڑوں کے پاؤں داؤد ى ستارے کی مثل ہیں ان کی انسان پر تاثیر ہے خیر وبرکت کے لیے . یہ چیزیں کچھ ملکوں میں ہیں لوگ اپنی گردنوں اور ہاتھوں میں مختلف شکلوں میں ڈالتے ہیں قرآن نے اس معاملے کو یوں بیان فرمایا . اﷲ کا ارشاد گرامی ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿مَّن يُصۡرَفۡ عَنۡهُ يَوۡمَئِذٖ فَقَدۡ رَحِمَهُۥۚ وَذَٰلِكَ ٱلۡفَوۡزُ ٱلۡمُبِينُ ١٦ وَإِن يَمۡسَسۡكَ ٱللَّهُ بِضُرّٖ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَۖ وَإِن يَمۡسَسۡكَ بِخَيۡرٖ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ ١٧ وَهُوَ ٱلۡقَاهِرُ فَوۡقَ عِبَادِهِۦۚ وَهُوَ ٱلۡحَكِيمُ ٱلۡخَبِيرُ١٨﴾ [الأنعام: 16-18].

جس سے اس دن عذاب ٹل گیا تو اس پر الله نے رحم کر دیا اور یہی بڑی کامیابی ہے (﻿۱۶﻿) اور اگر الله تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تواس کے سوا اور کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر تجھے کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے (﻿۱۷﻿) اوراپنے بندوں پر اسی کا زور ہے اور وہی حکمت والا خبردار ہے (﻿۱۸﻿)

ہمارے ملک میں اس خرافت کی دوسری شکل جیسے قہوہ کے ذریعے استخارہ اور چنوں کے ذریعے استخارہ ... اور مزارات کے تبرکات وغیرہ ( انبیاء، اولیاء ، صالحین ) اور کپڑے کے ٹکڑوں کا تبرک اور مزار کے درختوں کے پتے اور قرآن کے ذریعے تبرک اور دعاؤں اور مردوں کی قبروں کے درختوں پر دھاگوں کی گرہ لگانا اور اسطرح کے بہت دیگر حالات میں اور ان کا باطل ہونا قرآن میں آیا ہے اور ان کو شرک میں محسوب کیا جاتا ہے استخارے سے مراد مستقبل میں غیب کی خبر دینا لیتے ہیں جادو ٹونے اور غیر اﷲ پر اعتقاد رکھنا کہ وہ ان کی زندگی میں تاثیر رکھتے ہیں قرآن میں آیا ہے کہ اﷲ ہی صرف غیب کو جانتا ہے اور جادو ٹونے سب باطل ہیں ارشاد فرمایا.

﴿وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلۡغَيۡبِ لَا يَعۡلَمُهَآ إِلَّا هُوَۚ وَيَعۡلَمُ مَا فِي ٱلۡبَرِّ وَٱلۡبَحۡرِۚ وَمَا تَسۡقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعۡلَمُهَا وَلَا حَبَّةٖ فِي ظُلُمَٰتِ ٱلۡأَرۡضِ وَلَا رَطۡبٖ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَٰبٖ مُّبِينٖ ٥٩ وَهُوَ ٱلَّذِي يَتَوَفَّىٰكُم بِٱلَّيۡلِ وَيَعۡلَمُ مَا جَرَحۡتُم بِٱلنَّهَارِ ثُمَّ يَبۡعَثُكُمۡ فِيهِ لِيُقۡضَىٰٓ أَجَلٞ مُّسَمّٗىۖ ثُمَّ إِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمۡ تَعۡمَلُونَ ٦٠﴾ [الأنعام: 59-60].

اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کےسوا کوئی نہیں جانتا جو کچھ جنگل اور دریا میں ہے وہ سب جانتا ہے اور کوئی پتّا نہیں گرتا مگر وہ اسے بھی جانتاہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز ہے مگر یہ سب کچھ کتاب روشن میں ہیں (﻿۵۹﻿) اور وہ وہی ہے جو تمہیں رات کو اپنے قبضے میں لے لیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کر چکے ہو وہ جانتا ہے پھر تمہیں دن میں اٹھا دیتا ہے تاکہ وہ وعدہ پورا ہو جو مقرر ہو چکا ہے پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے پھر تمہیں خبر دے گا اس کی جو کچھ تم کرتے تھے (﻿۶۰﻿)

اﷲ وہی ہے جو غیب اور حاضر کو جانتا ہے اور انسان کے ظاہر اور پوشیدہ اعمال کی خبر رکھتا ہے کسی شخص کی روح کا موت کے بعد حاضر ہونا قرآن میں نہیں ہے بلکہ مؤمنین دارالسلام (آيه ۲۳ سوره مؤمنون) میں ہوں گے اور دنیا سے کامل طور پر منقطع ہو جاتے ہیں یہ تو ممکن ہے کہ جن ہماری زندگی میں دخل انداز ہوں جو کہ روح کے تعلق کا دعوی کرتے ہیں ہو سکتا ہے کہ ان کا تعلق جنات سے ہو تبرک اور توصل غیر اﷲ سے حتمی طور پر شرک ہے جیسا کہ قرآن میں بار بار آیا ہے کہ خیر اور شر صرف اﷲ کی طرف سے ہو سکتے ہیں اور وہ صرف انسان کے عمل کا نتیجہ ہیں اور قرآن اﷲ کی کلام ہے اور انسان کو اس کے متعلق عمل کرنا چاہیے

اہم مسئلہ یہ ہے جو ہمارے ملک میں عام ہے لعنت اور لعنت سے نفرت کرنا یعنی اﷲ کی رحمت سے دور ہونے کی تمنا کرنا ہے یہ تو دو منہ والی تلوار کی مثل ہے کہ اگركوئى شخص لعنت کا مثل ہو گا تو وہ لعنت کا مستحق ہو گا تو وہ اس کو پہنچے گی اگر مستحق نہیں ہو گا تو وہ نہیں پہنچے گی مثلاً اگر کسی شخص نے توبہ کر لی تو یہ لعنت ، لعنت کرنے والے پر پہنچے گی میں یہ وصیت کروں گا کہ ہم لعنت اور نفرت کو چھوڑ دیں پہلی بات کہ توبہ کا دروازہ مرنے سے پہلے تک کھلا رہے گا اور کوئی شخص دوسرے کی توبہ کے بارے میں نہیں جانتا اور دوسری بات کہ قیامت کے دن ایک سے دوسرے کے اعمال کے بارے نہیں پوچھا جائے گا اس کا ارشاد گرامی ہے

﴿تِلۡكَ أُمَّةٞ قَدۡ خَلَتۡۖ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَلَكُم مَّا كَسَبۡتُمۡۖ وَلَا تُسۡ‍َٔلُونَ عَمَّا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ١٣٤﴾ [البقرة: 134 و 141].

یہ ایک جماعت تھی جو گزرچکی ان کے لیے ان کے اعمال میں اور تمہارے لیے اور تمہارے اعمال ہیں اور تم سے نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے (﻿۱۳۴﻿)

جس طرح کہ ہم نے کہا کہ انسان اﷲ کا بندہ ہے کسی اور کا نہیں یہاں تک کہ زمانہ جاہلیت میں بھی نہیں تھا جہاں بت پرستی عام تھی یہاں تک کہ وہ اپنے بچوں کے نام بھی بتوں کے نام پر رکھنے میں فخر محسوس کرتے تھے مثلاً عبد الحبل ، عبد المناف . بڑے افسوس کے ساتھ آج یہ نام پھر سے پھیلتے جا رہے ہیں بت پرستی کے اظہار کی بجائے افراد پرستی ظاہر ہو رہی ہے مثلاً عبد الحسین ، عبد الرضا . لیکن انبیاء اور ائمہ نے اپنی اولاد کے یہ نام نہیں رکھے تھے اور بہترین نام اﷲ کے ہاں عبداﷲ اور عبدالرحمٰن ہیں اس لیے کہ ہم سب اﷲ کے بندے ہیں بندوں کے بندے نہیں اس کا ارشاد گرامی ہے

﴿نَبِّئۡ عِبَادِيٓ أَنِّيٓ أَنَا ٱلۡغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ٤٩ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ ٱلۡعَذَابُ ٱلۡأَلِيمُ ٥٠﴾ [الحجر: 49-50].

میرے بندوں کو اطلاع دے دو کہ بےشک میں ہی بخشنے والا مہربان ہوں (﻿۴۹﻿) اور بے شک میرا عذاب وہی دردناک عذاب ہے (﻿۵۰﻿)

**منتخب آیة:** ﴿عَٰلِمُ ٱلۡغَيۡبِ فَلَا يُظۡهِرُ عَلَىٰ غَيۡبِهِۦٓ أَحَدًا ٢٦ إِلَّا مَنِ ٱرۡتَضَىٰ مِن رَّسُولٖ فَإِنَّهُۥ يَسۡلُكُ مِنۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهِۦ رَصَدٗا ٢٧ لِّيَعۡلَمَ أَن قَدۡ أَبۡلَغُواْ رِسَٰلَٰتِ رَبِّهِمۡ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيۡهِمۡ وَأَحۡصَىٰ كُلَّ شَيۡءٍ عَدَدَۢا ٢٨﴾ [الجن: 26-28].

وہ غیب جاننے والا ہے اپنے غائب کی باتوں پر کسی کو واقف نہیں کرتا (﻿۲۶﻿) مگر اپنے پسندیدہ رسول کو پھراس کے آگے اور پیچھے محافظ مقرر کر دیتا ہے (﻿۲۷﻿) تاکہ وہ بظاہر جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے اور الله نے تمام کاموں کو اپنے قبضے میں کر رکھا ہے اوراس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے (﻿۲۸﻿)

اٹھارہویں فصل

اس فصل میں ہم قرآن مجید کے چار بنیادی الفاظوں پر بحث کریں گے ( الہ، رب ، عبادہ ، دین ) اور ہم نے اس کتاب میں قرآن کی چار اصطلاحات اختیار کی ہیں امام ابو الاعلیٰ المودودی نے کہا کہ یہ چار بنیادی کلمات اور انکی قرآن میں فہم اور اصل اور قرآن کا دعوت دینا انہیں چار کلمات کے گرد گھوم رہا ہے اور ان کلمات کی باریکی بہت سارے لوگوں کی زندگی خوبصورت کرتی ہے اور اگر کوئی غیر مسلم ان چاروں کے بارے پوچھے تو کیا جواب ہو گا جب قرآن زمانہ جاہلیت میں نازل ہو رہا تھا تو وہ عرب لوگ ان چاروں الفاظ کا مطلب سمجھتے تھے لیکن آج ان کے معانی کی شکل و صورت بگڑی ہوئی ہے

﴿ **الہ**  ﴾

کے معنی میں غور کیجیے قرآن میں یوں آیا ہے ضرورت وہ پہلی چیز ہے جس کا تعلق عبادت اور الوہیت سے ہے جب تک انسان اپنے مشکلات کے حل کرنے پر قدرت رکھتا ہے تو وہ کبھی عبادت کے بارے میں نہیں سوچتا یعنی کہ اس پر لازم ہے کہ وہ ایک ایسی شخصیت کا محتاج ہے جو اسکو تباہی اور کمزوری اور دیگر مشکلات سے بچا سکے تو ایک ہی معبود ہے جو حاجت روائی کرنے والا ہے اور وہ اﷲ تعالی ہے لازم طور پر یہ شخصیت عالی القدر ہونی چاہیے اور یہ صرف اس ایک کلمے الہ کے ذریعے ہی روشن ہو سکتی ہے جس کا تعلق معبود سے ہے ... الامین ، المعز, محیط ، قادر ، مالک اور وہی معبود ہے جو مشکلات کو حل کرنے والا ہے عرب لوگ زمانہ جاہلیت میں خالق اور قہار پر ایمان رکھتے تھے جسکو وہ اﷲ کے نام سے مانتے تھے لیکن ساتھ ساتھ دوسرے معبودوں پر بھی ایمان رکھتے تھے اور حقیقت میں یہ لوگ اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ معبود اﷲ کے ساتھ ہیں ان کے ذریعے سے گفتگو اﷲ کے ہاں مقبول ہو گی اور وہ اس بات پر ایمان رکھتے تھے شفاعت انہیں معبودوں کے ذریعے سے حاصل ہو سکتی ہے اور قوم کے بڑے لوگوں کو بھی الہ کے مقام مرتبے پر منسوب کرتے تھے اور حلال و حرام کو جانتے تھے اور وہ الہ کے لیے تحفہ وغیرہ دیتے تھے یہ چیزیں صحیح ہیں اور تاریخ و تشریع میں موجود ہیں لیکن یہ اسلام میں مردود ہیں یہ چیز ممکن نہیں کہ قدرت اور خلق ایک ہی ہاتھ میں ہوں اور کائنات اور سورج چاند ستاروں کا تابع ہونا کسی اور کے پاس ہو اور زندگی اور موت اور مرض اور شفا کسی اور کے ہاتھ میں ہو تو یہ نا ممکن ہے اس آیت میں غور کیجیے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَلَا تَدۡعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَۘ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۚ كُلُّ شَيۡءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجۡهَهُۥۚ لَهُ ٱلۡحُكۡمُ وَإِلَيۡهِ تُرۡجَعُونَ ٨٨﴾ [الفصص: 88].

اور الله کے ساتھ اور کسی معبود کو نہ پکار اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اس کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے (﻿۸۸﻿)

زمانہ جاہلیت میں الہ کو مصائب کے وقت پکارتے تھے اور ان سے شفاعت مانگتے تھے اور آلِہة جنوں اور فرشتوں کی صورت میں ہوتے تھے بلکہ ان لوگوں کی صورت میں بھی جو ان کے گمان کے مطابق نیک ہو کر مرے تھے اور وہ ان کی قدرت پر یقین رکھتے تھے ان کے تصرفات اور حاجت روائی پر یقین رکھتے تھے وہ انکو رکوع کرتے اور ان کی قربت حاصل کرنے کے لیے صدقات اور منتیں مانتے تھے

﴿أَمۡوَٰتٌ غَيۡرُ أَحۡيَآءٖۖ وَمَا يَشۡعُرُونَ أَيَّانَ يُبۡعَثُونَ ٢١﴾ [النحل: 21].

وہ تو مردے ہیں جن میں جان نہیں اور وہ نہیں جانتے کہ لوگ کب اٹھائے جائیں گے (﻿۲۱﻿)

سب مخلوق اﷲ کی ملکیت ہیں اور مخلوق میں اس کا کوئی شریک نہیں وہی ایک رزاق قائم و مدبر ہے اور یہ بہت بڑی غلطی ہے کہ ہم غیر اﷲ کو مستجاب مانتے ہیں جب بھی کوئی کلمہ الہ قرآن میں آیا ہے اﷲ خالق ، رزاق ، ناصر ، مالک ، موت ، حیاة یہ سب چیزیں اﷲ کی مخلوق ہیں کلمہ

**﴿ رب ﴾**

ان معانی میں آیا ہے

١:، پالنے والا ، سوال کا جواب دینے والا ، اور مخلوق کو پالنے والا اسکو کمال تک پہنچانے والا .

۲: اصلاح کا کفیل ہمیشہ اﷲ ہی ہے جو کہ مخلوقات پر بہت مہربان ہے اور وہ مخلوقات کو تکلیفوں سے بچاتا ہے.

۳: ارباب وہ ہے جو فرمانبرداری کے قابل ہے مضبوط اور قادر اور جو احکام کو لاگو کرتا ہے اور سب لوگ اس کے کمال وقدرت کو جانتے ہیں اور وہی بھلائیوں اور مخلوقات کا مالک ہے

۴: مالک الحاکم اور اختیار کا مالک

۵: بادشاہ اور سيد

قرآن مجید میں "رب" کا "پالنے والا"، "درست کرنے والا" اور "مکمل کرنے والا" (پہلا اور دوسرا مطلب) کے طور پر استعمال

﴿ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ٢﴾ [الفاتحة: 2].

سب تعریفیں الله کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے (﻿۲﻿)

اور يہ بھی فرمايا:

﴿قُلۡ أَغَيۡرَ ٱللَّهِ أَبۡغِي رَبّٗا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيۡءٖۚ وَلَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ إِلَّا عَلَيۡهَاۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٞ وِزۡرَ أُخۡرَىٰۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرۡجِعُكُمۡ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمۡ فِيهِ تَخۡتَلِفُونَ ١٦٤﴾ [الأنعام: 164].

کہہ دو کیا اب میں الله کے سوا اور کوئی رب تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے اور جو شخص کوئی گناہ کرے گاتو وہ اسی کے ذمہ ہے اور ایک شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تمہارے رب کے ہاں ہی سب کو لوٹ کر جانا ہے سو جن باتو ں میں تم جھگڑتے تھے وہ تمہیں بتلاد ے گا (﻿۱۶۴﻿)

قرآن مجید میں "رب" کا "جمع کرنے والا (حاشر)" اور "لوگوں کو اکھٹا کرنے والا" (تیسرا مطلب) کے طور پر استعمال

﴿قُلۡ يَجۡمَعُ بَيۡنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفۡتَحُ بَيۡنَنَا بِٱلۡحَقِّ وَهُوَ ٱلۡفَتَّاحُ ٱلۡعَلِيمُ ٢٦﴾ [سبأ: 26].

کہہ دو ہم سب کو ہمارا رب جمع کرے گا پھر ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کرے گا اور وہی فیصلہ کرنے والا جاننے ولا ہے (﻿۲۶﻿)

اور قرآن میں رب کا معنیٰ پالنے والا اور مضبوط ہے قرآن میں ہے:

﴿ٱتَّخَذُوٓاْ أَحۡبَارَهُمۡ وَرُهۡبَٰنَهُمۡ أَرۡبَابٗا مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَٱلۡمَسِيحَ ٱبۡنَ مَرۡيَمَ وَمَآ أُمِرُوٓاْ إِلَّا لِيَعۡبُدُوٓاْ إِلَٰهٗا وَٰحِدٗاۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۚ سُبۡحَٰنَهُۥ عَمَّا يُشۡرِكُونَ ٣١﴾ [التوبة: 31].

انہوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو الله کے سوا خدا بنا لیا ہے اور مسیح مریم کے بیٹےکو بھی حالانکہ انہیں حکم یہی ہوا تھا کہ ایک الله کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے (﻿۳۱﻿)

اس آیت میں کلمہ رب سے مراد جس کو لوگوں نے اختیار کیا ہے وہ مرشد مطلق ہے جس کی امر ونہی میں اتباع کی جاتی ہے اور حلال وحرام کے قانون میں اس کی فرمانبرداری کی جاتی ہے اور بعض یہ گمان کرتے ہیں کہ ان کے یہ گمراہ کردہ الہ امر ونہی کا اختیار رکھتے ہیں اﷲ کی بجائے . رب کے کلمہ کو اختیار کرتے ہوئے ملک اور مختار کے معنی قرآن میں ہے

﴿إِنَّ إِلَٰهَكُمۡ لَوَٰحِدٞ ٤ رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَرَبُّ ٱلۡمَشَٰرِقِ ٥﴾ [الصافات: 4-5].

البتہ تمہارا معبود ایک ہی ہے (﻿۴﻿) آسمانوں اور زمین اور اس کے اندر کی سب چیزو ں کا اور مشرقوں کا رب ہے (﻿۵﻿)

بھی

﴿سُبۡحَٰنَ رَبِّكَ رَبِّ ٱلۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ١٨٠﴾ [الصافات: 180].

آپ کا رب پاک ہے عزت کا مالک ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں (﻿۱۸۰﻿)

**منتخب آیہ:** ﴿قُلۡ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ قُلِ ٱللَّهُۚ قُلۡ أَفَٱتَّخَذۡتُم مِّن دُونِهِۦٓ أَوۡلِيَآءَ لَا يَمۡلِكُونَ لِأَنفُسِهِمۡ نَفۡعٗا وَلَا ضَرّٗاۚ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِي ٱلۡأَعۡمَىٰ وَٱلۡبَصِيرُ أَمۡ هَلۡ تَسۡتَوِي ٱلظُّلُمَٰتُ وَٱلنُّورُۗ أَمۡ جَعَلُواْ لِلَّهِ شُرَكَآءَ خَلَقُواْ كَخَلۡقِهِۦ فَتَشَٰبَهَ ٱلۡخَلۡقُ عَلَيۡهِمۡۚ قُلِ ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَيۡءٖ وَهُوَ ٱلۡوَٰحِدُ ٱلۡقَهَّٰرُ ١٦﴾ [الرعد: 16].

کہو آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے کہہ دو الله کہو پھر کیا تم نے الله کے سوا اُن چیزوں کو معبود نہیں بنا رکھا جو اپنے نفسوں کے نفع اور نقصان کےبھی مالک نہیں کہو کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوسکتا ہے یا کہیں اندھیرا اور روشنی برابر ہو سکتے ہیں کیا جنہیں اُنہوں نے الله کا شریک بنا رکھا ہے انہو ں نے بھی الله کی مخلوق جیسی کوئی مخلوق بنائی ہے پھر مخلوق ان کی نظر میں مشتبہ ہو گئی ہے پیدا کرنے والااللہ ہے اور وہ اکیلا زبردست ہے (﻿۱۶﻿)

انیسویں فصل

اس فصل میں ہم گزشتہ قوموں کے سود کے معاملے میں بحث کریں گے

**(( نوح علیہ السلام کی قوم ))**

پرانى اُمتيں جن کا ذکر قرآن مجيد میں آیا ہے ان میں سے ایک نوح علیہ السلام کی قوم بھی ہے جيسا كہ ہم جانتے ہیں قرآن نے کہا کہ وہ ربوبیت کا انکار نہیں کرتے تھے اور یہ ایمان بھی رکھتے تھے کہ اﷲ نے دنیا کو پیدا کیا ہے اور وہی اس کو پالنے والا ہے اور اس کی اصلاح کرنے پر غالب ہے ارشاد فرمایا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَلَقَدۡ أَرۡسَلۡنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوۡمِهِۦ فَقَالَ يَٰقَوۡمِ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنۡ إِلَٰهٍ غَيۡرُهُۥٓۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ٢٣ فَقَالَ ٱلۡمَلَؤُاْ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِن قَوۡمِهِۦ مَا هَٰذَآ إِلَّا بَشَرٞ مِّثۡلُكُمۡ يُرِيدُ أَن يَتَفَضَّلَ عَلَيۡكُمۡ وَلَوۡ شَآءَ ٱللَّهُ لَأَنزَلَ مَلَٰٓئِكَةٗ مَّا سَمِعۡنَا بِهَٰذَا فِيٓ ءَابَآئِنَا ٱلۡأَوَّلِينَ ٢٤ إِنۡ هُوَ إِلَّا رَجُلُۢ بِهِۦ جِنَّةٞ فَتَرَبَّصُواْ بِهِۦ حَتَّىٰ حِينٖ٢٥﴾ [المؤمنون: 23-25].

اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کے پاس بھیجا پھر اس نے کہا اے میری قوم الله کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں پھر تم کیوں نہیں ڈرتے (﻿۲۳﻿) سواس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا کہ یہ بس تم ہی جیسا آدمی ہے تم پر بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے اور اگر الله چاہتا تو فرشتے بھیج دیتا ہم نے اپنے پہلے باپ دادا سے یہ بات کبھی نہیں سنی (﻿۲۴﻿) یہ تو بس ایک دیوانہ آدمی ہے پس اس کا ایک وقت تک انتظار کرو (﻿۲۵﻿)

نوح اور ان کی قوم کے درمیان یہ خلاف نہیں تھا کہ وہ اﷲ کا انکار کرتے تھے نوح نے کہا اے میری قوم اﷲ رب العالمین ہے اور تم اس کو سچا رب مانو اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھراؤ جو نہ تو نقصان پہنچا سکتے اور نہ ہی نفع دے سکتے ہیں اور نہ ہی وہ تمہاری گفتگو سن سکتے ہیں اگر تم ان کی عبادت کرو یا نہ کرو اﷲ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَقَدۡ أَرۡسَلۡنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوۡمِهِۦ فَقَالَ يَٰقَوۡمِ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنۡ إِلَٰهٍ غَيۡرُهُۥٓ إِنِّيٓ أَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيمٖ ٥٩﴾ [الأعراف: 59].

بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا پس اس نے کہا اے میری قوم الله کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں (﻿۵۹﻿)

نوح کی قوم اس بات پر ڈٹی رہی کہ اﷲ کے رب ہونے پر ایمان رکھتے ہیں لیکن ساتھ ساتھ دوسرے الہوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں وہی اس کائنات کا قادر اور خالق ہے لیکن دوسرے الہ بعض مصائب کو حل کرنے میں واسطہ بنتے ہیں یہ ضروری نہیں کہ قادر ہے تو سارے کام وہی کرے نہ اخلاقی طور پر نہ سیاسی اور نہ ہی مدنی طور پر اس پر لازم ہے اور وہ یہ بات قبول نہیں کرتے تھے کہ وہی ایک سب چیزوں کے لیے کافی ہے اور وہ رسالہ توحید صرف اسی کا ہو بلکہ ہم پر لازم ہے کہ ہم اس پر اور علمائے دین اور حکمرانوں پر ایمان رکھیں ایک معبود کی حیثیت سے اور ہمیشہ نوح یہ کہتے تھے ( آمنوا باﷲ الواحد ) اور دوسرے وہمی خداؤں پر ایمان نہ رکھو اور یہ سارے مفاہیم کلمہ رب میں ہی منحصر ہیں اﷲ کا ارشاد گرامی ہے

﴿قَالَ نُوحٞ رَّبِّ إِنَّهُمۡ عَصَوۡنِي وَٱتَّبَعُواْ مَن لَّمۡ يَزِدۡهُ مَالُهُۥ وَوَلَدُهُۥٓ إِلَّا خَسَارٗا ٢١ وَمَكَرُواْ مَكۡرٗا كُبَّارٗا ٢٢ وَقَالُواْ لَا تَذَرُنَّ ءَالِهَتَكُمۡ وَلَا تَذَرُنَّ وَدّٗا وَلَا سُوَاعٗا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسۡرٗا ٢٣ وَقَدۡ أَضَلُّواْ كَثِيرٗاۖ وَلَا تَزِدِ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا ضَلَٰلٗا ٢٤﴾ [نوح: 21-24].

نوح نے کہا اے میرے رب بے شک انہوں نے میرا کہنا نہ مانا اور اس کو مانا جس کو اس کے مال اور اولاد نے نقصان کے سوا کچھ بھی فائده نہيں دیا (﻿۲۱﻿) اور انہوں نے بڑی زبردست چال چلی (﻿۲۲﻿) اور کہا تم اپنے معبودوں کوہرگز نہ چھوڑو اور نہ ہى ودّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اورنسرکو چھوڑو (﻿۲۳﻿) اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کر دیا اور (اب آپ) ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا دیجیئے (﻿۲۴﻿)

**(( ھود علیہ السلام کی قوم ))**

جس طرح کہ قرآن میں ان کی قوم کے بارے میں بھی آیا ہے کہ وہ اﷲ کے وجود کا الہ ہونے کی حیثیت سے انکار نہیں کرتے تھے لیکن نوح کی قوم کی طرح دوسرے اِلٰہوں پر ایمان رکھتے تھے ( دنیا ، مخلوق ، اور کائنات ) اسی طرح کا اختلاف ھود اور اس کی قوم میں بھی تھا جس طرح کہ قوم نوح میں گزرا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے

﴿وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمۡ هُودٗاۚ قَالَ يَٰقَوۡمِ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنۡ إِلَٰهٍ غَيۡرُهُۥٓۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ٦٥﴾ [الأعراف: 65].

اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا فرمایا اے میری قوم الله کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں سو کیا تم ڈرتے نہیں (﻿۶۵﻿)

اسی طرح وہ اﷲ کے وجود پر بھی اعتقاد رکھتے تھے:

﴿قَالُوٓاْ أَجِئۡتَنَا لِنَعۡبُدَ ٱللَّهَ وَحۡدَهُۥ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعۡبُدُ ءَابَآؤُنَا فَأۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ٧٠﴾ [الأعراف: 60].

انہوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہم ایک الله کی بندگی کریں اور ہمارے باپ دادا جنہیں پوجتے رہے انہیں چھوڑ دیں پس جس چیز سے تو ہمیں ڈراتا ہے وہ لے آ اگرتو سچا ہے (﻿۷۰﻿)

اور اسی طرح آنے والی آیت میں آرہا ہے کہ قوم عاد بت پرست تھی ، ظالم اور حقیقت کے خلاف.

﴿وَتِلۡكَ عَادٞۖ جَحَدُواْ بِ‍َٔايَٰتِ رَبِّهِمۡ وَعَصَوۡاْ رُسُلَهُۥ وَٱتَّبَعُوٓاْ أَمۡرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٖ ٥٩﴾ [هود: 59].

اور یہ عاد تھے کہ اپنے رب کی باتوں سے منکر ہوئے اوراس کے رسولوں کو نہ مانا اور ہر ایک جبار سرکش کا حکم مانتے تھے (﻿۵۹﻿)

**(( صالح علیہ السلام کی قوم ))**

جن گمراہ قوموں کا ذکر قرآن میں آیا ہے ان میں صالح کی قوم بھی تھی جس طرح کہ نوح اور ہود علیہماالسلام کی قوم گمراہ ہونے کے باوجود اﷲ کے خالق ہونے کا انکار نہیں کرتے تھے اﷲ کی عبادت بھی کرتے اور رکوع اور سجود بھی کرتے تھے لیکن توحید کے منکر تھے اور وہ اﷲ کے ساتھ دوسرے الہوں کے وجود پر ڈٹے ہوئے تھے کہ وہ ان کی دعاؤں کو سنتے اور ان کی حاجتوں کو پورا کرتے ہیں اس لیے وہ قوم کے اور بڑے حکمرانوں کی بھی اتباع کرتے تھے اور کہتے کہ ہم ان کے طریقوں کو جانتے ہیں جو زندگی کے قوانین میں سے ایک ہے اسی لیے ان کو فساد اور نقصان نے گھیرا یہاں تک کہ ان کو سخت عذاب آپہنچا اس آیت میں غور کریں

﴿وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمۡ صَٰلِحٗاۚ قَالَ يَٰقَوۡمِ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنۡ إِلَٰهٍ غَيۡرُهُۥۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلۡأَرۡضِ وَٱسۡتَعۡمَرَكُمۡ فِيهَا فَٱسۡتَغۡفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوٓاْ إِلَيۡهِۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٞ مُّجِيبٞ ٦١ قَالُواْ يَٰصَٰلِحُ قَدۡ كُنتَ فِينَا مَرۡجُوّٗا قَبۡلَ هَٰذَآۖ أَتَنۡهَىٰنَآ أَن نَّعۡبُدَ مَا يَعۡبُدُ ءَابَآؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكّٖ مِّمَّا تَدۡعُونَآ إِلَيۡهِ مُرِيبٖ ٦٢﴾ [هود: 61-62].

اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجاکہا اے میری قوم الله کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اسی نے تمہیں زمین سے بنایا اورتمہیں اس میں آباد کیا پس اس سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو بے شک میرا رب نزدیک ہے قبول کرنے والا (﻿۶۱﻿) انہوں نے کہا اے صالح اس سے پہلے تو ہمیں تجھ سے بڑی امید تھی تم ہمیں ان معبودوں کے پوجنے سےمنع کرتے ہو جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں اورجس طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس سے تو ہم بڑے شک میں ہیں (﻿۶۲﻿)

**(( ابراہیم علیہ السلام کی قوم ))**

قرآن نے ابراہیم کی قوم کے بارے میں بھی بحث کی ہے کہ اس کو صالح کی قوم کے بعد ذکر کیا ہے جو کہ قابل غور ہے اور ان کا حکمران نمرود تھا کہا جاتا ہے کہ وہ اﷲ کا منکر تھا اور وہ الوہیت کا دعوی کرتا تھا لیکن ہم پر لازم ہے کہ ہم جانیں کہ نمرود اﷲ کے وجود پر ایمان رکھتا تھا اس حیثیت سے کہ وہ خالق ہے لیکن وہ ہمارے تیسرے معنی رب ﴿مَٰلِكِ يَوۡمِ ٱلدِّينِ ٤﴾ کا منکر تھا اور وہ چوتھے اور پانچویں معنی ربوبیت کا دعوی کرتا تھا ( ارباب الواضع ، المشرع ، القیوم ، الملک وصاحب الاختیار ) اور وہ یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ لوگ بھیڑ بکریوں کی طرح ہیں جو اچھائی برائی کی تمیز نہیں کر سکتے اس لیے یہ بہت بڑی خطا تھی کہ ابراہیم کی قوم اﷲ کو نہیں جانتی تھی اور وہ ربوبیت پر اعتقاد نہیں رکھتی تھی اور یہ بات ضروری طور پر سمجھی جاتی ہے اس مسئلے میں یہ فرق کرنا ضروری ہو گا کہ ابراہیم کی قوم اور نوح ، ہود اور صالح کی قوموں میں جو کہ اﷲ کو مانتے تھے اور جانتے تھے کہ اﷲ نے ہی زمین وآسمان کو پیدا کیا ہے اور وہی ان کے امور کو چلانے والا ہے اس لیے وہ اسکی عبادت کرتے ہیں اور ان کی گمراہی کا سبب یہی تھا اور وہ آسمانی اور طبیعی اجسام پر اعتقاد رکھتے تھے جیسے سورج چاند ستارے کہ وہ اﷲ کی ربوبیت میں شریک ہیں (ہمارے پہلے اور دوسرے معنی کے اعتبار سے ) اور ان کا وجود تربیت کے امور ضروریہ میں عمل دخل تھا اس لیے وہ اﷲ کی الوہیت میں شریک ہیں اﷲ تعالىٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَحَآجَّهُۥ قَوۡمُهُۥۚ قَالَ أَتُحَٰٓجُّوٓنِّي فِي ٱللَّهِ وَقَدۡ هَدَىٰنِۚ وَلَآ أَخَافُ مَا تُشۡرِكُونَ بِهِۦٓ إِلَّآ أَن يَشَآءَ رَبِّي شَيۡ‍ٔٗاۚ وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيۡءٍ عِلۡمًاۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ٨٠ وَكَيۡفَ أَخَافُ مَآ أَشۡرَكۡتُمۡ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمۡ أَشۡرَكۡتُم بِٱللَّهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهِۦ عَلَيۡكُمۡ سُلۡطَٰنٗاۚ فَأَيُّ ٱلۡفَرِيقَيۡنِ أَحَقُّ بِٱلۡأَمۡنِۖ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ٨١﴾ [الأنعام: 80-81]

اور اس کی قوم نے اس سے جھگڑا کیا اس نے کہا کیا تم مجھ سے الله کے ایک ہونے میں جھگڑتے ہو اور اس نے میری رہنمائی کی ہے اور جنہیں تم شریک کرتے ہو میں ان سے نہیں ڈرتا مگر یہ کہ میرا رب مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے میرے رب نے علم کے لحاظ سے سب چیزوں پر احاطہ کیا ہوا ہے کیا تم سوچتے نہیں (﻿۸۰﻿) اور تمہارے شریکوں سے کیوں ڈروں حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ الله کا شریک ٹھیراتے ہو اس چیز کو جس کی الله نے تم پر کوئی دلیل نہیں اتاری اگر تم کو کچھ سمجھ ہے تو (بتاؤ) دونوں جماعتوں میں سے امن کا زیادہ مستحق کون ہے (﻿۸۱﻿)

ابراہیم کے کلام سے ظاہر ہے کہ وہ اﷲ کا انکار نہیں کرتیں تھیں بلکہ وہ اﷲ کے ساتھ ربوبیت کے معنی میں شریک ٹھہراتے تھے یہی چیزیں ابراہیم کی قومکو دعوت دینے سے ظاہر ہوتی ہیں کہ وہ الوہیت اﷲ میں منحصر کرتے تھے نمرود کا جھگڑا قرآن میں یوں آیا ہے

﴿أَلَمۡ تَرَ إِلَى ٱلَّذِي حَآجَّ إِبۡرَٰهِ‍ۧمَ فِي رَبِّهِۦٓ أَنۡ ءَاتَىٰهُ ٱللَّهُ ٱلۡمُلۡكَ إِذۡ قَالَ إِبۡرَٰهِ‍ۧمُ رَبِّيَ ٱلَّذِي يُحۡيِۦ وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا۠ أُحۡيِۦ وَأُمِيتُۖ قَالَ إِبۡرَٰهِ‍ۧمُ فَإِنَّ ٱللَّهَ يَأۡتِي بِٱلشَّمۡسِ مِنَ ٱلۡمَشۡرِقِ فَأۡتِ بِهَا مِنَ ٱلۡمَغۡرِبِ فَبُهِتَ ٱلَّذِي كَفَرَۗ وَٱللَّهُ لَا يَهۡدِي ٱلۡقَوۡمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ٢٥٨﴾ [البقرة: 258].

کیا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے اس کے رب کی بابت جھگڑا کیا اس لیے کہ الله نے اسے سلطنت دی تھی جب ابراہیم نے کہا کہ میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اس نے کہا میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں کہا ابراہیم نے بے شک الله سورج مشرق سے لاتا ہے تو اسے مغرب سے لے آ تب وہ کافر حیران رہ گیا اور الله بے انصافوں کو سیدھی راہ نہیں دکھاتا (﻿۲۵۸﻿)

اس گفتگو سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا جھگڑا اﷲ یا غیر اﷲ کے وجود میں نہیں تھا اور نمرود کی قوم اﷲ کے وجود پر اعتقاد رکھتی تھی جس طرح کہ ہمارے ربوبیت کے چوتھے اور پانچویں معنی میں گزرا ہے ( ارباب واضح القانون ، مشرع ، القیوم) اور وہ یہ دعوی کرتے تھے کہ ملکوں کی ملکیت اور لوگوں کی ملکیت ان کے ملکوں میں جو ان کے بندے ہیں ان کی قدرت میں ہے اور اسی نے کائنات کو بنایا ہے اور اس نے ہی معاشرے کی بنیاد ڈالی ہے اور اسی کے احکام اور پروگرام کے تحت لوگوں کی زندگی ہے.

بیسویں فصل

**(( لوط علیہ السلام کی قوم ))**

اﷲ نے اس قوم کی ہدات کے لیے لوط کو بھیجا جو حضرت ابراہیم کے بھائی کے بیٹے تھے اور ان کی قوم بھی اﷲ کے وجود کا انکار نہ کرتی تھی اور اس کی ربوبیت پر یقین نہیں رکھتی تھی ہمارے تیسرے ، چوتھے اور پانچویں معنی کے لحاظ سے ( ارباب ، مشرع ) اور یہ لوگ بغیر قیود اور شروط اور آزادی کے خواہاں تھے یہاں تک کہ انہوں نے شہوت پرستی کی اور یہی وہ خرافت تھی جس نے لوط کی قوم کو فساد میں ڈالا اﷲ کا ارشاد گرامی ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَلُوطًا إِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهِۦٓ إِنَّكُمۡ لَتَأۡتُونَ ٱلۡفَٰحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنۡ أَحَدٖ مِّنَ ٱلۡعَٰلَمِينَ ٢٨ أَئِنَّكُمۡ لَتَأۡتُونَ ٱلرِّجَالَ وَتَقۡطَعُونَ ٱلسَّبِيلَ وَتَأۡتُونَ فِي نَادِيكُمُ ٱلۡمُنكَرَۖ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهِۦٓ إِلَّآ أَن قَالُواْ ٱئۡتِنَا بِعَذَابِ ٱللَّهِ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ٢٩﴾ [العنكبوت: 28-29].

اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے کسی نے نہیں کی (﻿۲۸﻿) کیا تم مردوں کے پاس جاتے ہو اور تم ڈاکے ڈالتے ہو اور اپنی مجلس میں برا کام کرتے ہو پھر اس کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ تو ہم پر الله کا عذاب لے آ اگر تو سچا ہے (﻿۲۹﻿)

کیا یہی منطق اﷲ کے انکار کرنے والوں کا جواب ہے ؟ نہیں بلکہ اﷲ کا انکار نہیں کرتےاور اﷲ پر ایمان کے ساتھ ہی شہوت پرستی کیطرف رحجان رکھتے تھے اور کسی قانون کی اتباع نہیں کرنا چاہتے تھے نہ اخلاقی نہ معاشرتی اور نہ ہی مدنی قوانین کے طریقوں پر جو اﷲ نے لوط کی طرف وضع کیے تھے.

**(( شعیب علیہ السلام کی قوم ))**

اﷲ نے شعیب کو مدین کی طرف بھیجا جو کہ ابراہیم کی اولاد سے تھے اس لیے ہم ان کے عقائد کے محتاج نہیں ہیں پہلے تو وہ صحیح عقیدے کی بنیاد پر تھے پھر کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے اپنے عقیدے کو فساد میں ڈال دیا اور ان کا عقیدہ بہت برا ہو گیا باوجود اس کے وہ اﷲ پر ایمان کا دعوی کرتے تھے اور شعیب ہمیشہ یہ بات دہراتے تھے اگر تمہارے پاس ایمان ہے اور تم دعوی کرتے ہو تو یہ کرو ان کی قوم کے جواب سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ اﷲ کے وجود اور اس کے رب ہونے پر اعتقاد رکھتے تھے لیکن ان کی گمراہی کے دو سبب تھے وہ دوسرے الہوں پر اعتقاد رکھتے تھے اور ان کی عبادت کرتے تھے اس لیے کہ ربوبیت اور الوہیت زندگی کے معاملات میں دخل نہیں دیتی ہے نتیجہ یہ نکلا کہ وہ مطلق آزادی کے قائل ہو گئے اجتماعی لحاظ سے ان کو جو طریقہ پسند آجاتا تو اس پر عمل شروع کر دیتے قرآن میں ہے

﴿وَإِلَىٰ مَدۡيَنَ أَخَاهُمۡ شُعَيۡبٗاۚ قَالَ يَٰقَوۡمِ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنۡ إِلَٰهٍ غَيۡرُهُۥۖ قَدۡ جَآءَتۡكُم بَيِّنَةٞ مِّن رَّبِّكُمۡۖ فَأَوۡفُواْ ٱلۡكَيۡلَ وَٱلۡمِيزَانَ وَلَا تَبۡخَسُواْ ٱلنَّاسَ أَشۡيَآءَهُمۡ وَلَا تُفۡسِدُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ بَعۡدَ إِصۡلَٰحِهَاۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٞ لَّكُمۡ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ ٨٥﴾ [الأعراف: 85].

اورمدین کی طرف اس کے بھائی شعیب کو بھیجا فرمایا اے میری قوم الله کی بندگی کرو اس کے سوا تمہار کوئی معبود نہیں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل پہنچ چکی ہے سو ناپ او رتول کو پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم ایمان دار ہو (﻿۸۵﻿)

ان کی ربوبیت اور الوہیت میں گمراہی کی دلیل اس آیت کریمہ میں ہے

﴿قَالُواْ يَٰشُعَيۡبُ أَصَلَوٰتُكَ تَأۡمُرُكَ أَن نَّتۡرُكَ مَا يَعۡبُدُ ءَابَآؤُنَآ أَوۡ أَن نَّفۡعَلَ فِيٓ أَمۡوَٰلِنَا مَا نَشَٰٓؤُاْۖ إِنَّكَ لَأَنتَ ٱلۡحَلِيمُ ٱلرَّشِيدُ ٨٧﴾ [هود: 86].

انہوں نے کہا اے شعیب کیا تیری نماز تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے تھے یا اپنے مالوں میں اپنی خواہش کے مطابق معاملہ نہ کریں بے شک تو البتہ بردبار نیک چلن ہے (﻿۸۷﻿)

**(( فرعون اور موسی علیہ السلام کی قوم ))**

فرعون اور اسکی قوم کے بارے میں بہت اشیاء مشہورہیں کہ وہ اﷲ کے منکر تھے اور وہ ایسا پاگل تھا کہ اس نے اپنی قوم میں یہ اعلان کیا کہ اس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے تو اس کی قوم اس پر ایمان لے آئی جو حقیقت کے خلاف ہے فرعون اور اس کی گمراہی نوح کی قوم جیسی تھی ان میں فرق صرف یہی تھا کہ فرعون کی قوم کے بنیادی عناصر تھے بنی اسرائیل کے مقابلے میں کہ وہ قومیت کے شدید تھے اور اس کے ساتھ دل میں اﷲ کے وجود کی معرفت رکھتے تھے لیکن تعصب کی بناء پر اﷲ کی الوہیت پر ایمان نہیں رکھتے تھے جیسا کہ اغلب مادہ پرست لوگ آج ہیں اﷲ کے وجود کو دل میں مانتے ہیں لیکن مصالح کی بناء پر وہم پرستی کا شکار ہیں وہ اﷲ کے وجود کی معرفت نہیں رکھتے .

جب اﷲ نے یوسف کو مصر بھیجا اور انہوں نے وہاں دین پھیلانے کی کوشش کی یہاں تک کہ اس کا اثر صدیوں بعد باقی رہا کوئی اس کو زائل نہ کر سکا سب جانتے تھے کہ اﷲ نے ہی زمین و آسمان کو پیدا کیا اور وہی اﷲ ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اور دینی تعلیم کی بھی بڑی تاثیر تھی یہی چیزیں عیسی کی دعوت میں بہت گہرا سبب بنیں اگر وہ نہ ہوتے تو مصر میں کوئی بھی اﷲ کی الوہیت کا قائل نہ ہوتا جو لوگ کفر پر باقی رہے تو اﷲ کے ساتھ شرک کرتے رہے اور یہی چیز مصر کے لوگوں میں تاثیر کر گئی یہاں تک کہ اﷲ نے موسی کو بھیجا لیکن فرعون کا بنیادی مقصد تعصب ہی تھا اور اس کے مقابلے میں یوسف کی تعلیم میں مصر میں پھیل جانا اور بنی اسرائیل کی قوم مصر میں پھیل گئی ... یہاں تک کہ چار یا پانچ صدیاں انہوں نے حکومت کی قومیت کے شدید تعصب کے باوجود بنی اسرائیل کو خسارہ ہوا اور ان کا اثر یوسف کے زمانے سے ہی کمزوری کی طرف رخ کرنے لگا اور انہوں نے جاہلیت کے دین کو دوبارہ سے جگا دیا اور اس وقت اﷲ نے موسی کو مصر کی وادیوں میں بھیجا اس خوف پر کہ فرعون کی حکمرانی دوبارہ نہ لوٹ آئے انہیں کے هاتھ سے بنی اسرائیل کی انتہا ہوئی اس لیے اس نے موسی سے تعصب کیا . قرآن میں ہے

﴿فَلَمَّا جَآءَتۡهُمۡ ءَايَٰتُنَا مُبۡصِرَةٗ قَالُواْ هَٰذَا سِحۡرٞ مُّبِينٞ ١٣ وَجَحَدُواْ بِهَا وَٱسۡتَيۡقَنَتۡهَآ أَنفُسُهُمۡ ظُلۡمٗا وَعُلُوّٗاۚ فَٱنظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلۡمُفۡسِدِينَ ١٤﴾ [النمل: 13-14].

پھر جب ان کے پاس آنکھیں کھولنے والی ہماری نشانیاں آئیں تو کہنے لگے یہ تو صاف جادو ہے (﻿۱۳﻿) اور انہوں نے انکا ظلم اور تکبر سے انکار کرد یا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے پھر دیکھ مفسدوں کا انجام کیسا ہوا (﻿۱۴﻿)

فرعون کا دعوی کرنا کہ اس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اس کا اصلی مقصد زمین میں سیاست کرنا تھا اور اسکی الوہیت کا مفہوم سیاست تھی نہ حکمرانی اس نے گمان کیا کہ وہ مصر کے شہروں کا رب ہے یعنی ( لا حکما لاحد الا لی ) اس لیے اسپر لازم تھا کہ وہ حکمرانی شریعت کے مطابق کرتا قرآن میں ہے

﴿وَنَادَىٰ فِرۡعَوۡنُ فِي قَوۡمِهِۦ قَالَ يَٰقَوۡمِ أَلَيۡسَ لِي مُلۡكُ مِصۡرَ وَهَٰذِهِ ٱلۡأَنۡهَٰرُ تَجۡرِي مِن تَحۡتِيٓۚ أَفَلَا تُبۡصِرُونَ٥١﴾ [الزخرف: 51].

اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کر کے کہہ دیا اے میری قوم کیا میرےلیے مصر کی بادشاہت نہیں اور کیا یہ نہریں میرے (محل کے) نیچے سے نہیں بہہ رہی ہیں پھر کیا تم نہیں دیکھتے (﻿۵۱﻿)

اور اس طرح آنے والی آیت میں بھی آیا ہے کہ وہ اپنی قوم کو بھی عبودیت پر مجبور کرتا اس سے مراد عبادت نہ تھا بلکہ اس سے مراد اطاعت اور احکام کی پابندی کرنا تھا تعظیم کے لحاظ سے

﴿وَتِلۡكَ نِعۡمَةٞ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنۡ عَبَّدتَّ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ ٢٢﴾ [الشعراء: 22].

اور یہ احسان جو تو مجھ پر رکھتا ہے اسی لیے تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے (﻿۲۲﻿)

رہا موسی کا فرعون کے ساتھ اختلاف . موسی اﷲ کی طرف دعوت دیتا کہ وہی رب ہے سب معنی کے لحاظ اور کہتا (ھو رب العالمین) اور ہم پر لازم ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں زندگی کے تمام کاموں میں چاہے سیاسی ، اجتماعی اور قانونی ہوں اور اسى طريقے پر:

**(( عیسی علیہ السلام کی قوم ))**

بھی چلتی رہی نہ وہ اﷲ کا انکار کرتے اور نہ اس کی الوہیت اور ربوبیت کا انکار کرتے لیکن اھل کتاب کی گمراہی کا سبب افراط و تفریط تھا انبیاء اور ملائکہ کے بارے میں یعنی ان کے حق سے زیادہ تعظیم کرتے تھے یہاں تک کہ ان کو الوہیت تک پہنچا کر اﷲ کا شریک ٹھہرایا اور یقین کرتے کہ وہی اس کائنات کے نظام کو چلانے میں شریک ہیں اس لیے وہ عبادت کے مستحق ہیں اس لیے ان سے مدد لی جا سکتی ہے تکلیفوں کی گھمر گھیری میں

﴿وَقَالَتِ ٱلۡيَهُودُ عُزَيۡرٌ ٱبۡنُ ٱللَّهِ وَقَالَتِ ٱلنَّصَٰرَى ٱلۡمَسِيحُ ٱبۡنُ ٱللَّهِۖ ذَٰلِكَ قَوۡلُهُم بِأَفۡوَٰهِهِمۡۖ يُضَٰهِ‍ُٔونَ قَوۡلَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِن قَبۡلُۚ قَٰتَلَهُمُ ٱللَّهُۖ أَنَّىٰ يُؤۡفَكُونَ ٣٠ ٱتَّخَذُوٓاْ أَحۡبَارَهُمۡ وَرُهۡبَٰنَهُمۡ أَرۡبَابٗا مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَٱلۡمَسِيحَ ٱبۡنَ مَرۡيَمَ وَمَآ أُمِرُوٓاْ إِلَّا لِيَعۡبُدُوٓاْ إِلَٰهٗا وَٰحِدٗاۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۚ سُبۡحَٰنَهُۥ عَمَّا يُشۡرِكُونَ ٣١﴾ [التوبة: 30-31].

اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر الله کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں مسیح الله کا بیٹا ہے یہ ان کی منہ کی باتیں ہیں وہ کافروں کی سی باتیں بنانے لگے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں الله انہیں ہلاک کرے یہ کدھر الٹے جا رہے ہیں (﻿۳۰﻿) انہوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو الله کے سوا خدا بنا لیا ہے اور مسیح مریم کے بیٹےکو بھی حالانکہ انہیں حکم یہی ہوا تھا کہ ایک الله کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے (﻿۳۱﻿)

یعنی وہ تعلیم وتربیت کے مسؤول تھے اس دوران کوئی بھی حکم ان کے پاس پہنچتا اور وہ ہیلے بہانے کر کے کسی کو حلال اور کسی کو حرام کرتے جیسا وہ چاہتے اور کتاب میں سے کوئی استدلال نہ کرتے اور حکم دیتے اور منع کرتے اور خود ہی قوانین بناتے تھے یہاں تک کہ ان کو اوہام اور خرافات نے گھیر لیا اور اپنے علماء کی عبادت کرنے لگے اور کچھ عرصہ ظالم حکمرانوں کی عبادت اور اطاعت کرتے رہے .

**(( محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم ))**

عرب کے مشرکین اﷲ کے وجود خالق اور مالک ہونے پر ایمان رکھتے تھے اور مصیبتوں اور تکلیفوں میں اس سے مدد لیتے تھے باوجود اس کے کہ وہ دوسرے اِلٰہوں پر اعتقاد رکھتے تھے اس حیثیت سے نہیں کہ انہوں نے کائنات کو پیدا کیا ہے یا وہ ان کو رزق مہیا کرتے ہیں اس کا ارشاد گرامی ہے

﴿قُل لِّمَنِ ٱلۡأَرۡضُ وَمَن فِيهَآ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ٨٤ سَيَقُولُونَ لِلَّهِۚ قُلۡ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ٨٥ قُلۡ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ ٱلسَّبۡعِ وَرَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡعَظِيمِ ٨٦ سَيَقُولُونَ لِلَّهِۚ قُلۡ أَفَلَا تَتَّقُونَ ٨٧ قُلۡ مَنۢ بِيَدِهِۦ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيۡءٖ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيۡهِ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ٨٨ سَيَقُولُونَ لِلَّهِۚ قُلۡ فَأَنَّىٰ تُسۡحَرُونَ ٨٩﴾ [المؤمنون: 84-89].

ان سے پوچھو یہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے کس کا ہے اگر تم جانتے ہو (﻿۸۴﻿) وہ فوراً کہیں گے الله کاہے کہہ دو پھر تم کیوں نہیں سمجھتے (﻿۸۵﻿) ان سے پوچھو کہ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے (﻿۸۶﻿) وہ فوراً کہیں گے الله ہے کہہ دوکیاپھر تم الله سے نہیں ڈرتے (﻿۸۷﻿) ان سے پوچھو کہ ہر چیز کی حکومت کس کے ہاتھ میں ہے اور وہ بچا لیتا ہے اور اسے کوئی نہیں بچا سکتا اگر تم جانتے ہو (﻿۸۸﻿) وہ فوراً کہیں گے الله ہی کے ہاتھ میں ہے کہہ دو پھرتم کیسے دیوانے ہو رہے ہو (﻿۸۹﻿)

یہ امت گزشتہ امتوں کی طرح ہے . نمبر١: کہ وہ اﷲ سے شرک کرتے ہیں ما وراء الطبیعة میں . اور وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ فرشتے اور نیک لوگ ان مصالح میں نظام اور اسباب کے اوپر تدخل کر سکتے ہیں. نمبر۲: وہ یہ نہیں چاہتے کہ اﷲ کی معرفت اس کے حکم سیاسی اور مدنی مسائل میں دخل انداز ہو اس لیے قوم کے بڑے اور ارباب ان مدنی اور سیاسی مسائل میں رہنما ہیں اور زندگی کے دیگر اجتماعی معاملات میں .

**(( آجکل کے لوگ ))**

باریک مطالعہ کے بعد گزشتہ امتوں کے ساتھ ہم یہ فرق جان سکتے ہیں کہ اس امت اور گزشتہ امتوں میں کوئی فرق نہیں آجکل لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم سچے مسلمان ہیں لیکن دین انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کی تقلید کرتے ہوئے لیا ہے باوجود اس اعتقاد کے وہ اپنے آپ کو زمین پر بہترین مخلوق سمجھتے ہیں مقلدین آج یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اس خالص دین پر ہیں جو نبی لے کر آئے اور اﷲ پر اعتقاد رکھتے ہیں ( الہ ، رزاق ، قاضی الحاجات ) ہونے کی حیثیت سے . باوجود اس کے وہ اس کے ساتھ مخلوق کو شریک ٹھہراتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ گزرے ہوئے صالحین ( بزرگ لوگ ) جیسے ( انبیاء ، اولیاء ، صالحین ) اﷲ کے معاون ہیں اور ہم ان مقرب لوگوں کے ذریعے شفاعت پائیں گے اور حاجت پائیں گے آج لوگ اﷲ کی ربوبیت اس کے حاکم اورمالک ہونے پر اعتقاد رکھتے ہیں لیکن یہ بھی کہ اﷲ نے اس کائنات کو کچھ خاص بندوں کے لیے بنایا ہے انکو اﷲ کے ساتھ رب اور قیوم اور مالک نہیں بناتے لیکن اس کی صفات میں اس کو شریک کرتے ہیں حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرتے ہیں اور پیرو مرشد کا قانون ان لوگوں کے لیے دین ہو چکا ہے اور ان کے بارے میں ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ خیر و شر کی تمیز نہیں کرتے اور لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگیاں اﷲ اور دین کے قرب میں گزاری ہیں اور دین کی فہم میں گزاری ہیں لہذا آنکھیں بند کر کے ہم ان کی تقلید کریں جبکہ اﷲ نے فرمایا

﴿وَلَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهِۦ عِلۡمٌۚ إِنَّ ٱلسَّمۡعَ وَٱلۡبَصَرَ وَٱلۡفُؤَادَ كُلُّ أُوْلَٰٓئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡ‍ُٔولٗا ٣٦﴾ [الإسراء: 36].

اورجس بات کی تجھے خبر نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ بے شک کان اورآنکھ اور دل ہر ایک سے باز پرس ہو گی (﻿۳۶﻿)

**طاغوت کا معنی:** کوئی بھی ملک اور صاحب قدرت جو اﷲ کے حکم سے نکل جاتا ہے تو چاہتا ہے کہ زمین پر اس کا حکم چلے تو لوگوں کو اپنی اطاعت پر مجبور کرتے ہیں مجبور کرنے اور دھوکہ اور غلط تبلیغ کرنے میں کوئی فرق نہیں بے شک جب کوئی انسان اپنی ذات کو ان لوگوں کی اطاعت کے سپرد کر دیتا ہے تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ انسان طاغوت کی عبادت کرتا ہے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ پیرو مرشد ٲمر و نہی کا حکم دینے والے ہیں تو بغیر کسی قرآنی دلیل کے ان کے احکام اور قوانین کی اطاعت کی جائے ایک فرقہ نبی کے زمانہ میں ایسا تھا جس نے کہا کہ ہم مرشدین اور ائمہ کی تائید نہیں کرتے تو ان کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ کیا تم ان کے احکام کی پیروی نہ کرو گے کہ کیا تم حلال و حرام میں ان کے پیرو کار نہیں ہو آخر میں ہم یہ کہیں گے کہ ہم پر لازم ہے کہ ہم دین میں غورو فکر کریں اور ہر انسان پر غور و فکر کرنا ضروری ہے یہاں تک کہ اسکی کلام قیامت کے دن افسوس کا باعث نہ بنے اﷲ کا ارشاد ہے

﴿يَوۡمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمۡ فِي ٱلنَّارِ يَقُولُونَ يَٰلَيۡتَنَآ أَطَعۡنَا ٱللَّهَ وَأَطَعۡنَا ٱلرَّسُولَا۠ ٦٦ وَقَالُواْ رَبَّنَآ إِنَّآ أَطَعۡنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَأَضَلُّونَا ٱلسَّبِيلَا۠ ٦٧ رَبَّنَآ ءَاتِهِمۡ ضِعۡفَيۡنِ مِنَ ٱلۡعَذَابِ وَٱلۡعَنۡهُمۡ لَعۡنٗا كَبِيرٗا ٦٨﴾ [الأحزاب: 66-68].

جس دن ان کے منہ آگ میں الٹ دیے جائیں گے کہیں گے اے کاش ہم نے الله اور رسول کا کہا مانا ہوتا (﻿۶۶﻿) اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اوربڑوں کا کہا مانا سو انہوں نے ہمیں گمراہ کیا (﻿۶۷﻿) اے ہمارے رب انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر (﻿۶۸﻿)

اس لیے ہر شخص پر اس کی اطاعت ضروری ہے اس کے احکام اقوال قرآن کے خلاف نہ ہوں اور قوانین الٰہیہ کے مطابق ہوں اس لیے ارشاد گرامی ہے:

**«لا طاعة لمخلوق فی معصية اﷲ»**

**مخلوق کے کسی ایسے حکم کی بھی تابعداری جائز نہیں جس سے خالق کی نافرمانی ہو**

**منتخب آیہ:** ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّ كَثِيرٗا مِّنَ ٱلۡأَحۡبَارِ وَٱلرُّهۡبَانِ لَيَأۡكُلُونَ أَمۡوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلۡبَٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِۗ وَٱلَّذِينَ يَكۡنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلۡفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرۡهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٖ ٣٤﴾ [التوبة: 34].

اے ایمان والو! بہت سے عالم اور فقیر لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور الله کی راہ سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اورچاندی جمع کرتے ہیں اور اسے الله کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ا‘نہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیئے (﻿۳۴﻿)

اکیسویں فصل

ہم ان کلمات کی تفسیر کریں گے ( الہ ، رب ، دین ، عبادہ )

**﴿ العبادہ ﴾**

بہترین تعریف ابوالاعلیٰ مودودی نے عبادت کی یوں کی ہے کہ: عبادت وہ ہے جو اﷲ وحدہ کے لیے انسان سر خم ہو رکوع و سجود اس کے اوامر سے کیا جائے اور کوئی بھی اﷲ کے ارادے کے لیے ولی نہ بنائے اور اﷲ کی رضا کو اعمال کے لیے معیار بنایا جائے اور ایسے اور اس طرح عمل کیے جائیں جيسے اور جس طرح اﷲ چاہتا ہے اور لوگ اﷲ کی عبادت سے غافل ہو جاتے ہیں اور اسکو صرف نماز ، زکوة ، روزہ اور حج میں ہی منحصر کرتے ہیں بلکہ انسان کی سوچ و بچار اور نیت اور دعاء اور قربانی اور منت اور طواف اور اعتکاف یہ سب عبادت میں سے ہیں عبادت اسلام میں بہت بڑا مفہوم ہے اور انسان کی زندگی سب عبادتوں میں شامل ہے اور سب قسم کی عبادت اور اطاعت اور حمد و ثناء اور ہر قسم کا خوف اور دیگر اسلامی مشاعر حرمت کی تعظیم صدقات و خیرات اور توصل... اور اغلب یومی جدوجہد سب عبادت میں سے ہے اور لازم یہ ہے کہ اس سے مقصود اﷲ اور اس کی رضا ہو نہ کہ مخلوق . نیت غور وفکر اور عقیدہ کا صحیح ہونا عادت کو عبادت سے تمیز دینا جیسا کہ نیند روز مرہ کی عادت ہے جب انسان نفس کو سکون دینے کے لیے سوتا ہے تو اس سےمقصود وہی مادہ پرستی ہو تو یہ عقیدہ اسلامیہ میں نہ ہو گا لیکن اگر اس کا ہدف اﷲ کی رضا ہو اور رسول کے طریقہ کے مطابق سوئے تو یہ عادت عبادت ہو گی جیسا اﷲ کی فرمانبرداری اور دیگر عبادات . اسکا ارشاد گرامی ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا فِي كُلِّ أُمَّةٖ رَّسُولًا أَنِ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ وَٱجۡتَنِبُواْ ٱلطَّٰغُوتَۖ فَمِنۡهُم مَّنۡ هَدَى ٱللَّهُ وَمِنۡهُم مَّنۡ حَقَّتۡ عَلَيۡهِ ٱلضَّلَٰلَةُۚ فَسِيرُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَٱنظُرُواْ كَيۡفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلۡمُكَذِّبِينَ ٣٦﴾ [النحل: 36].

اور البتہ تحقیق ہم نے ہر امت میں یہ پیغام دے کر رسول بھیجا کہ الله کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو پھر ان میں سے بعض کو الله نے ہدایت دی اوربعض پر گمراہی ثابت ہوئی پھر ملک میں پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا (﻿۳۶﻿)

العبودیہ: اس سے مراد یہ ہے کہ انسان مرشدین اور قوم کے بڑوں کا عبد نہ ہو بلکہ توقع عبودیت اﷲ کے لیے ڈالا جائے وہ صرف اسی کا ہی بندہ ہو تو اس حالت میں انسان پر لازم ہے کہ وہ اﷲ کے حدود اور قوانین کی پاسداری کرے نہ کہ مرشدین کے بنائے ہوئے حلال و حرام کی اور انبیاء کو اس لیے بھیجا گیا کہ وہ بندوں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر اﷲ کی غلامی کی طرف لائیں اسکا ارشاد گرامی ہے

﴿نَبِّئۡ عِبَادِيٓ أَنِّيٓ أَنَا ٱلۡغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ٤٩﴾ [الحجر: 49].

میرے بندوں کو اطلاع دے کہ بےشک میں بخشنے والا مہربان ہوں (﻿۴۹﻿)

اطاعت: اس سے مراد یہ ہے کہ انسان صرف اﷲ کے احکام کی اتباع کرے نہ کہ مرشدین اور قوم کے بڑوں کی جو لوگوں کو دھوکہ دیتے رہتے ہیں نیک لوگوں کے لباس اور دیگر مظہر میں تشبیہ اختیار کرنے کے ذریعے اور وہ معاشرے میں داخل ہوتے ہیں لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے .

العبادہ: اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کوئی چیز کسی دوسرے وجود کے سامنے ادا کرے عملی طور پر جیسا کہ رکوع ، سجود ، قیام ، طواف ، تقبیل منت ادا کرنا قربانی اور سب ایسےاعمال جو انسان اﷲ کو قریب کرنے کے لیے کرتا ہے اور اس میں یہ فرق نہیں ہے کہ وہ وجود مقابل بہت بڑا الہ ہو یا چھوٹا ہو یا وہ اس پر ایمان رکھتا ہو اس حیثیت سے کہ وہ اس کے ذریعے شفاعت پائے گا یا اس کو اﷲ کے قریب پہنچائے یا وہ ایمان رکھتا ہو اس حیثیت سے کہ اﷲ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے اس کائنات کے امور چلانے میں یا وہ اس کو پکارے گا مصائب تکلیفوں اور غربت کے وقت اور وہ اس سے ملجأ (جائے پناه) مانگے گا ان سب مفاہیم کے بارے میں قرآن میں آیا ہے کہ یہ عبادت دون اﷲ کے لیے ہیں اور اﷲ کے لیے نہیں کیونکہ سب مخلوق اﷲ کی عبادت کرتی ہے اور اس کی محتاج ہے وہی زمین وآسمان کا مالک ہے اور جو کچھ ان میں ہے وہی سب امور چلانے والا ہے تو لہذا کوئی بھی اس لائق نہیں کہ اﷲ کے سوا اس کی عبادت کی جائے قرآن میں ہے

﴿وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن قَبۡلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِيٓ إِلَيۡهِ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعۡبُدُونِ ٢٥﴾ [الأنبياء: 25].

اور ہم نے تم سے پہلے ایسا کوئی رسول نہیں بھیجا جس کی طرف یہ وحی نہ کی ہو کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں سومیری ہی عبادت کرو (﻿۲۵﻿)

**﴿ الدین ﴾**

اس کلمہ کا مفہوم چار چیزوں کی بنیاد ہے

١ ۔ حکم ، غلبہ اور ملک

۲۔ اطاعت اور حکم اور ملکیت کا قبول کرنا خوشی اور تنگی میں

۳۔ فکری اور عملی نظام جو کہ حکمت کے سبب چلتا ہے ایک محدود دائرے میں ہو

۴۔ وہ جزا جس کا اﷲ نے فرمانبرداروں اور بے فرمانوں سے وعدہ کر رکھا ہے ( مجازات ، مکافات ، محاسبہ ، القضا ء )

دین کا پہلا اور دوسرا معنی قرآن میں سلطہ کے مفہوم میں ہے اور یہ صرف اﷲ کے لیے خاص ہے اور انسان کو اپنی ذات کسی حاکم اور محکوم کے سپرد نہیں کرنی چاہیے اﷲ کے علاوہ اور نہ ہی اﷲ کے علاوہ کسی کی عبادت کرنی چاہیے اس سے مراد ہم اپنے آپ کو اﷲ کے سپرد کر دیں اگر چہ کوئی گناہ کرتے ہیں تو اس کو اپنے اختیار کی طرف منسوب کریں حکومت کے معاملات بھی اسی کی مثال ہیں یعنی اگر اس حکومت کی بنیادیں اسلام پر ہوں گی تو ان کی اطاعت کرنا لازم ہو گا ورنہ نہیں اور دین کے حکم کا تیسرا معنی قانون کے احکام اور غور و فکر کا طریقہ اور انسان کا خطوط کے مطابق کام کرنا تو یہ قوانین انسان کے لیے اﷲ کے دین کے مطابق ہوں گے اور اگر وہ اق کے قانون کے مطابق نہ ہوں گے یعنی ان سے مراد امراء ، حکماء ، رؤسا مراد ہیں تو یہ اﷲ کے قانون کے خلاف ہوں گے ہم اس انسان کو اﷲ کے دین میں شمار نہیں کریں گے یا جب کوئی شخص یہ سوچے کہوہ بہت بڑی قدرت اور سلطنت کا مالک ہے تو یہ ان ظالم حکمرانوں کے زمرے میں شمار ہو گا اور دین کا چوتھا معنی حساب و کتاب قضاء قدر حقیقت ومجاز ہے پہلے اور دوسرے معنی کے اعتبار سے حکم اور اس کا قبول کرنا ہے قرآن میں ہے

﴿مَا تَعۡبُدُونَ مِن دُونِهِۦٓ إِلَّآ أَسۡمَآء سَمَّيۡتُمُوهَآ أَنتُمۡ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلۡطَٰنٍۚ إِنِ ٱلۡحُكۡمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعۡبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلۡقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَ ٤٠﴾ [يوسف: 40].

تم اس کے سوا کچھ نہیں پوجتے مگر چند ناموں کو جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے مقرر کر لیے ہیں الله نے ان کے متعلق کوئی سند نہیں اتاری حکومت سوا الله کے کسی کی نہیں ہے اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی سیدھا راستہ ہے لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے (﻿۴۰﻿)

تیسرے معنی کے لحاظ سے ( نظام ، غور و فکر اور قوانین ) قرآن میں ہے

﴿أَمۡ لَهُمۡ شُرَكَٰٓؤُاْ شَرَعُواْ لَهُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا لَمۡ يَأۡذَنۢ بِهِ ٱللَّهُۚ وَلَوۡلَا كَلِمَةُ ٱلۡفَصۡلِ لَقُضِيَ بَيۡنَهُمۡۗ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ لَهُمۡ عَذَابٌ أَلِيم ٢١﴾ [الشوري: 21].

کیا ان کے اور شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے دین کا وہ طریقہ نکالا ہے جس کی الله نے اجازت نہیں دی اور اگر فیصلہ کا وعدہ نہ ہوا ہوتا تو ان کا دنیا ہی میں فیصلہ ہو گیا ہو تا اور بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے (﻿۲۱﻿)

چوتھے معنی کے حساب سے ( محاسبہ اور جزاء و سزا ) قرآن میں ہے

﴿وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا يَوۡمُ ٱلدِّينِ ١٧ ثُمَّ مَآ أَدۡرَىٰكَ مَا يَوۡمُ ٱلدِّينِ ١٨﴾ [الأنفطار: 17-18].

اورتجھے کیا معلوم انصاف کا دن کیا ہے (﻿۱۷﻿) پھر تجھے کیا خبر کہ انصاف کا دن کیا ہے (﻿۱۸﻿)

منتخب آیہ: ﴿قَالَ ٱلَّذِينَ حَقَّ عَلَيۡهِمُ ٱلۡقَوۡلُ رَبَّنَا هَٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ أَغۡوَيۡنَآ أَغۡوَيۡنَٰهُمۡ كَمَا غَوَيۡنَاۖ تَبَرَّأۡنَآ إِلَيۡكَۖ مَا كَانُوٓاْ إِيَّانَا يَعۡبُدُونَ ٦٣﴾ [القصص: 63].

جن پر الزام قائم ہو گا وہ کہیں گے اے رب ہمارے! وہ یہی ہیں جنہیں ہم نے بہکایا تھا انہیں ہم نے گمرا کیا تھا جیسا کہ ہم گمراہ تھے ہم تیرے رو برو بیزار ہوتے ہیں یہ ہمیں نہیں پوجتے تھے (﻿۶۳﻿)

بائیسویں فصل

گزشتہ فصلوں میں جس طرح ایمان اور عقیدے دونوں کا ذکر کر چکے ہیں کہ یہ قرآن کی آیاتوں میں کفر کرنے سے ہی ہو سکتے ہیں اور قرآن ہی قیامت کے دن عقیدے اور ایمان کا مصدر ہو گا ہم میں سے بہت سارے لوگ عقیدے میں دوسروں کے افکار لیے پھرتے ہیں ہم پر لازم ہے کہ وہ افکار جو قرآن کے خلاف ہوں اسکو چھوڑ دیں جیسا کہ سیدنا ابراہیم نے ان سب بے دلیل خرافانہ افکار کی جڑیں کاٹ ڈالیں اﷲ نے قیامت کی خوش بختی کا اعلان دو شرطوں میں فرمایا قرآن میں ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أُوْلَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلۡجَنَّةِۖ هُمۡ فِيهَا خَٰلِدُونَ ٨٢﴾ [البقرة: 82].

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے وہی بہشتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے (﻿۸۲﻿)

پہلی شرط (ایمان) اور دوسری شرط (نیک اعمال ) اور یہ دو شرطیں پچاس سے زیادہ آیتوں میں دہرائی گئی ہیں (ایمان اور نیک اعمال ) اس بات کی تاکید کے لیے یہاں تک کہ سبحانہ وتعالی نے ایمان اور نیک اعمال کو معیار بنایا بڑے افسوس کے ساتھ ہمارے معاشرے میں ایمان کا مفہوم کچھ اور پیش کیا جاتا ہے قرآن میں سچا ایمان یہ کہا گیا ہے

﴿يَأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ ءَامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلۡكِتَٰبِ ٱلَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَٱلۡكِتَٰبِ ٱلَّذِيٓ أَنزَلَ مِن قَبۡلُۚ وَمَن يَكۡفُرۡ بِٱللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلَٰلَۢا بَعِيدًا ١٣٦﴾ [النساء: 136].

اے ایمان والو تم اعتقاد رکھو الله کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور اس کتاب کے ساتھ جو اسنے اپنے رسول پر نازل فرمائی اور ان کتابوں کے ساتھ جو کہ پہلے نازل ہوچکی ہیں اور جو شخص الله تعالیٰ کا انکار کرے اور اس کے فرشتوں کا اور اسکی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور روزِ قیامت کا تو وہ شخص گمراہی میں بڑی دور جا پڑا۔ (﻿۱۳۶﻿)

تو پھر ایمان کی سچائی کے لیے پانچ چیزوں کا ہونا ضروری ہے

١ ۔ اﷲ پر ایمان رکھنا

۲۔ فرشتوں پر ایمان

۳۔ رسولوں پر ایمان

۴۔ کتابوں پر ایمان

۵ ۔ قیامت کے دن پر ایمان

اب اس آیت میں غور کریں

﴿لَّيۡسَ ٱلۡبِرَّ أَن تُوَلُّواْ وُجُوهَكُمۡ قِبَلَ ٱلۡمَشۡرِقِ وَٱلۡمَغۡرِبِ وَلَٰكِنَّ ٱلۡبِرَّ مَنۡ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلۡكِتَٰبِ وَٱلنَّبِيِّ‍ۧنَ وَءَاتَى ٱلۡمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ ذَوِي ٱلۡقُرۡبَىٰ وَٱلۡيَتَٰمَىٰ وَٱلۡمَسَٰكِينَ وَٱبۡنَ ٱلسَّبِيلِ وَٱلسَّآئِلِينَ وَفِي ٱلرِّقَابِ وَأَقَامَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَى ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلۡمُوفُونَ بِعَهۡدِهِمۡ إِذَا عَٰهَدُواْۖ وَٱلصَّٰبِرِينَ فِي ٱلۡبَأۡسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَحِينَ ٱلۡبَأۡسِۗ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ صَدَقُواْۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُتَّقُونَ ١٧٧﴾ [البقرة: 177].

کچھ سارا کمال اسی میں نہیں (آگیا) کہ تم اپنا منہ مشرق کو کرلو یا مغرب کو لیکن (اصلی) کمال تو یہ ہے کہ کوئی شخص الله تعالیٰ پر یقین رکھے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (سب) کتب (سماویہ) پر اور پیغمبروں پراور مال دیتا ہو اس (الله) کی محبت میں رشتہ داروں کو اور یتیموں کواور محتاجوں کو اور (بےخرچ) مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردن چھڑانے میں اور نماز کی پابندی رکھتا ہو اور زکوٰةبھی ادا کرتا ہو اور جو اشخاص (ان عقائد و اعمال کے ساتھ یہ اخلاق بھی رکھتے ہوں کہ) اپنے عہدوں کو پوراکرنے والے ہوں جب عہد کرلیں اور وہ لوگ مستقل رہنے والے ہوں تنگدستی اور بیماری میں اور قتال میں یہ لوگ ہیں جوسچّے (کمال کے ساتھ موصوف)ہیں اور یہی لوگ ہیں جو (سچّے) متقی (کہے جاسکتے) ہیں (﻿۱۷۷﻿)

ایمان یعنی پانچ چیزوں کی معرفت کا نام ہے جو ابھی ذکر ہوئیں پھر ان پر یقین رکھنا یعنی کہ اﷲ کی واحدانیت اسکی ربوبیت اور اسکی خالقیت اور عالم الغیب اور حاضر اور یہ کہ انسان صرف اس کا بندہ اور اسی کے دین کا پیرو کار ہے اﷲ کے وجود پر ایمان کے بعد اس کی صفات پر ایمان رکھنا ہے یعنی اس کی ذات پر ایمان رکھنے کے بعد اس کی سب صفات پر ایمان رکھنا ہو گا جیسا کہ الرحمن الرحیم الخالق العادل ... اور یہ بھی اعتقاد رکھنا ہو گا کہ اﷲ اپنی ذات وصفات میں ایک ہی ہے اور مخلوق میں اس کی صفات نہیں پائی جاتیں قرآن میں اﷲ کی نناوے صفات اسماء الحسنی کے نام سے ذکر ہوئیں ایمان مجمل میں سے ہے قضاء و قدر پر ایمان یعنی انسان کو ایمان رکھنا کہ ہر خیر وشر دنیا میں صرف اﷲ کی طرف سے ہوتی ہیں کسی اور کی طرف سے نہیں اور اﷲ پر ایمان یہ لازم کرتا ہے کہ توحید کی تمام شروط کا خیال رکھیں یعنی اس کی واحدانیت کا اقرار اور کسی کو شریک نہ ٹھہرانا کسی کو واسطہ نہ بنانا تو ایمان کا مقصد یہ ہے کہ اﷲ پر ایمان اس کی ذات صفات اور قضاء و قدر پر اور توحید کی اصلیت پر ایمان اور ایمان کی

دوسری اصل غیب پر ایمان ہے جیسا کہ فرشتے ... یعنی کہ انسان کو فرشتوں پر اس طرح سے ایمان رکھنا کہ یہ کائنات میں اﷲ کی غائبانہ مخلوق ہیں خواہ قرآن میں اس کا ذکر ہو یا صرف اشارہ کیا گیا ہو جو بھی چیز قرآن میں فرشتوں کے بارے ميں ہو گی تو لیں گے اگر لوگوں کے کلام یا کسی اور کتاب سے ہو گی تو نہیں لیں گے یا ان کی شان میں زیادتی کرنا یا اس کو تبدیل کرنا جو قرآن کے خلاف ہو گی اس کو چھوڑ دیں گے اور اس کو لوگوں کے ذہنوں کا نتیجہ قرار دے کر جھوٹا قرار ديں گے جو اﷲ کی طرف ان کی نسبت کرتے ہیں ہم صرف اس کو قبول کریں گے جو قرآن میں ہو گا

غیب پر ایمان میں تیسری اصل: آسمانی کتب پر ایمان رکھنا ہے جیسا زبور، تورات انجیل اور قرآن میں ہے یہ اﷲ کی طرف سے غائبانہ وحی کی گئی تھیں اور یہ اعتقاد کرنا کہ قرآن ان آسمانی کتب میں سے آخری کتاب ہے.

غیب پر ایمان سے چوتھی اصل: رسولوں پر لانا ہے وہ یہ کہ انسان سب رسولوں پر ایمان لائے جیسا کہ نوح و ابراہیم ... جو کہ غیب اور موجودہ دنیا میں پختہ رابطہ ہیں اور سیدنا محمد صلى الله عليه وسلم پر ایمان لانا جو کہ اﷲ کی طرف سے آخری نبی ہیں

غیب پر ایمان کی آخری اصل: قیامت پر ایمان ہے یعنی انسان قیامت کے دن پر یقین رکھے کہ قیامت اس مادی دنیا کی انتہا ہے اور عالم غیب کی ابتدا ہے وہی حساب وکتاب اور جن وبشر کے جمع ہونے کا دن ہے جو قرآن میں مختلف ناموں سے آیا ہے جیسا کہ یوم الفصل ، الساعة ، الحاقة .. جنت اور دوزخ کا ذکر قرآن میں بڑی تفصیل سے آیا ہے قرآن میں بہت سارے واقعات جو جہنم کے عذاب اور جنت کی لذت کے بارے میں ہیں اگر ان کے بارے میں کوئی بھی زیادتی یا تغیر قرآن کے خلاف ہو تو اس کو دھتکار دیں گے اور قبول نہیں کریں گے یہ سب چیزیں جو ذکر کی گئیں ہیں ان کے بارے میں صحیح ایمان اور عقیدے کے بارے میں دو شخصوں کی آراء کو دیکھیے .

١ ۔ وہ جو قرآن سے ابتدا کرتا ہے اور اﷲ پر توکل کرتا ہے اپنے عقیدے کو صحیح کرنے میں قرآن پر غور کرتا ہے ۲۔ وہ جو قرآن کو چھوڑ کر ظاہری مشائخ کی دین میں تقلید کرتا ہے اور علم غیب کے مفاہیم اور ان کی ہر بنائی ہوئی ہر بات کی تصدیق کرتا ہیں تو یہ ایمان ایک خوبصورت گلاس کی مثل ہے جس میں کوئی خرابی اور نقص نہ ہو کیونکہ اﷲ نے ہمارے لیے سچائی ایمان قرآن میں بیان کی ہے جو ان پانچ چیزوں کے بارے میں جو پہلے ذکر ہو چکی ہیں وہ غیب پر ایمان فرشتوں پر اور آسمانی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانا ہے جو کہ عالم غیب سے عالم مادی تک لوگوں کے لیے واسطہ ہیں قرآن میں ہے

﴿ذَٰلِكَ ٱلۡكِتَٰبُ لَا رَيۡبَۛ فِيهِۛ هُدٗى لِّلۡمُتَّقِينَ ٢ ٱلَّذِينَ يُؤۡمِنُونَ بِٱلۡغَيۡبِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقۡنَٰهُمۡ يُنفِقُونَ ٣ وَٱلَّذِينَ يُؤۡمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيۡكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبۡلِكَ وَبِٱلۡأٓخِرَةِ هُمۡ يُوقِنُونَ ٤﴾ [البقرة: 2-4].

یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی بھی شک نہیں پرہیز گارو ں کے لیے ہدایت ہے (﻿۲﻿) جو بن دیکھے ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں ا ور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں خرچ کرتے ہیں (﻿۳﻿) اور جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو اتارا گیا آپ پراور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں (﻿۴﻿)

اور اس موضوع کو آنے والی آیت میں بھی دیکھیے

﴿فَٱسۡتَخَفَّ قَوۡمَهُۥ فَأَطَاعُوهُۚ إِنَّهُمۡ كَانُواْ قَوۡمٗا فَٰسِقِينَ ٥٤ فَلَمَّآ ءَاسَفُونَا ٱنتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَأَغۡرَقۡنَٰهُمۡ أَجۡمَعِينَ٥٥﴾ [الزخرف: 54-55].

پس اس نے اپنی قوم کو احمق بنا دیا پھر ا س کے کہنے میں آ گئے کیو ں کہ وہ بدکار لوگ تھے (﻿۵۴﻿) پس جب انہوں نے ہمیں غصہ دلا دیا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا ہم نے ان سب کو غرق کر دیا (﻿۵۵﻿)

اب ہم حکومت اور فرعون کی لوگوں پر سلطنت کے بارے میں بحث کریں گے فرعون لوگوں کو ذلیل کرتا اور ان پر حکمرانی کرتا اور ہمیشہ یہ کہتا تم نہیں جانتے ، تم نہیں جانتے ،تم نہیں جانتے . اپنی پوری زندگی میں ہمیشہ یہی جملہ کہا شروع میں لوگ یہ کلام قبول کرتے رہے تو کچھ عرصے کے بعد لوگوں نے کہا کہ ایسی کیا بات ہے جو ہم نہیں جانتے. تو یہ کلمہ ہم پر ہر دفعہ دھراتا ہے تو اس نے کہا کہ تم میری بات کی تصدیق بغیر سوچے کیا کرو تو لوگوں نے کہا کہ تم ہمیشہ ہم پر نہ سمجھی کو دہراتے ہو تو کہو کہ ہم کیا کریں فرعون ان پر مسلط رہا یہاں تک کہ ان کا ارباب بن گیا اور لوگوں نے اس کی اطاعت کی اور اب ہمارا مجتمع بھی فرعون کے مشابہہ ہو گیا ہے آج بہت سارے ائمہ اور مرشدین لوگوں سے یہ کہتے ہیں کہ قرآن کو ہمارے سوا کوئی نہیں سمجھتا ہے لوگ ان کو دلیل بناتے اور ان کی تقلید کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے قرآن کو غور و فکر اور دنیا اور آخرت کو چھوڑا اور گمراہی میں ڈالا اور گمراہ مرشدین لوگوں پر مسلط رہے کہ جب تک ہم موجود ہیں دوسروں کے بارے میں سوچا کریں گے یہ بات ٹھیک نہیں ہے اور لوگوں کو گمراہی میں ڈالا اور لوگوں نے غورو فکر کو چھوڑا اور کہا کہ ہم غور وفکر نہیں کر سکتے آج ہم بہت سارے لوگوں کے بارے میں یہی سنتے ہیں کہ انہوں نے قرآن کو چھوڑا جیسا کہا کہ ( قرآن میں سات پیٹ ہیں اور ہر پیٹ کے سات طبقے ہیں ) یا (قرآن کا ایک معنی ہے لیکن اس کی تاویل کے بہت معنے ہیں) یا ( اصلی قرآن مہدی منتظر کے پاس ہے اور ہمارے پاس نہیں ہے ) اس جیسے بہت سارے جملے ہیں جن کو ہم باطل کر سکتے ہیں قرآن میں تھوڑی غور کے بعد یہ گمراہ جملے جنہوں نے لوگوں کو قرآن سے دور کیا اور اس طرح کی دعائیں گھڑی گئی ہیں جو قرآن اور لوگوں کے درمیان واسطہ بنتی ہیں اور ان کو اس میں مشغول کرتی ہیں مثلاً بہت ساری حدیثوں کی کتابوں میں گھڑی ہوئی حدیثیں ہیں دعاء كے بارے میں کہ تم فلاں دعا پڑھو گے تو تمہیں قرآن کے ایک ہزار ختم کا ثواب ملے گا تو لوگوں نے یہ حدیثیں لیں اور قرآن کو چھوڑ دیا یہ گمراہ مرشدین ثواب کی تقسیم کر رہے ہیں لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہ لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں کیا ان کا کلام اﷲ کے کلام سے افضل ہے اور تم لوگوں نے قرآن میں غورو فکر کو چھوڑا اور یہ سوچ بیٹھے کہ عبادت صرف نماز کا نام ہے آج ہم پر لازم ہے کہ ہم لوگوں کو اس غفلت سے جگائیں ورنہ یہ غفلت ہم سب کو آگ کا ایندھن بنائے گی قرآن میں ہے

﴿بَلۡ يُرِيدُ كُلُّ ٱمۡرِيٕٖ مِّنۡهُمۡ أَن يُؤۡتَىٰ صُحُفٗا مُّنَشَّرَةٗ ٥٢﴾ [المدثر: 52].

بلکہ ہر ایک آدمی ان میں سے چاہتا ہے کہ اسے کھلے ہوئے صحیفے دیئے جائیں (﻿۵۲﻿)

**منتخب آیة:** ﴿وَٱتَّقُواْ فِتۡنَةٗ لَّا تُصِيبَنَّ ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنكُمۡ خَآصَّةٗۖ وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلۡعِقَابِ٢٥﴾ [الأنفال: 25].

اور تم اس فتنہ سے بچتے رہو جو تم میں سے خاص ظالموں پر ہی نہ پڑے گا اور جان لو کہ بے شک الله سخت عذاب کرنے والا ہے (﻿۲۵﻿)

تیئیسویں فصل

آج لوگ یہ سوچتے ہیں کہ عرب زمانہ جاہلیت میں لکڑی سونے چاندی کے بنائے ہوئے بتوں سے دعائیں مانگتے اور استغاثہ کرتے تھے لیکن یہ تصور غیر صحیح ہے کیونکہ بت ان کے نزدیک فرشتوں اور بزرگوں کی مثل تھے اور وہ ان سے اپنی حاجت طلب کرتے یہ عقیدہ رکھتے ہوئے کہ ان پتھر اور لکڑیوں کے کوئی گناہ نہیں ہیں اور لوگوں کے گناہ بہت ہیں اس لیے وہ ان کے واسطے کے بغیر نہیں مانگ سکتے تو انہوں نے ان بتوں کو اﷲ کی قربت کا واسطہ بنایا جب رسول فتح مکہ کے موقع پر کعبہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے بہت سارے بتوں کو فرشتوں اور انبیاء کی صورت میں دیکھا جیسا کہ سیدنا ابراہیم ان کے ہاتھ میں لکڑی کا خنجر تھا اور سیدنا اسماعیل ان کے ہاتھ میں پرندہ تھا تو آپ نے ان کی تمثیلوں کو توڑنے کا حکم دیا اور سیدنا ابراہیم کی تمثیل کی طرف دیکھ کر فرمایا اﷲ ان صورتوں کے بنانے والوں کو تباہ کرے جنہوں نے ہمارے آباؤ اجداد سے یہ کیا کیا کہ جن کا ان لکڑی کے خنجر سے تعلق نہ تھا اور وہ یہودی اور نصرانی نہ تھے بلکہ صحیح مسلمان تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے

اور ان بتوں کی قسموں میں سے تھا جن کی وہ پوجا کرتے جیسے ہابیل کی مثال تھی جو مظلومانہ طور پر قتل ہوئے اور ان کے بہت سے معاوذ (جن كى پناه لى جاتى هے) بنائے گئے زمانہ جاہلیت میں عرب بتوں کی پوجا کرتے اور قربانیاں کرتے اﷲ کے قرب کے لیے اسلام آیا تو اس نے لوگوں کو بتوں کی حقیقت سے آگاہ کیا جن کی عبادت کی جاتی اور ان سے استغاثہ کیا جاتا یہ گمان کرتے ہوئے کہ وہ فرشتوں اور نیک لوگوں کی یاد گاریں ہیں جو اﷲ کے بندے تھے اور ان کو کسی بھلائی اور برائی پر طاقت نہ تھی اور نیک لوگ بھی تمہاری مثل ہیں جن کو بشریت کی طاقت سے زیادہ طاقت نہیں اﷲ کا ارشاد ہے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَمَكَرُواْ مَكۡرٗا كُبَّارٗا ٢٢ وَقَالُواْ لَا تَذَرُنَّ ءَالِهَتَكُمۡ وَلَا تَذَرُنَّ وَدّٗا وَلَا سُوَاعٗا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسۡرٗا ٢٣ وَقَدۡ أَضَلُّواْ كَثِيرٗاۖ وَلَا تَزِدِ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا ضَلَٰلٗا ٢٤﴾ [نوح: 22-24].

اور انہوں نے بڑی زبردست چال چلی (﻿۲۲﻿) اور کہا تم اپنے معبودوں کوہرگز نہ چھوڑو اور نہ ودّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اورنسرکو چھوڑو (﻿۲۳﻿) اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کر دیا اور (اب آپ) ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا دیجیئے (﻿۲۴﻿)

دکتور عبد الجلیل عیسی نے اپنی تفسی المصحف المیسر میں اس آیت کے بارے کہا کہ یہ پانچ قسم کے بت جو بہت اہم اور باقیوں سے بڑے تھے اور یہ ان پانچ نیک لوگوں کے نام تھے کہ ان کے مرنے کے بعد لوگوں نے ان کی قبور پر معابد بنائے پھر مختلف قسم کے بت بنائے جو ان کی سفارش کا واسطہ بن گئے یہ ان بزرگ لوگوں کے نام تھے جو مر گئے پھر ان کے چاہنے والوں نے ان کے بت بنائے ان کی یاد گاری کے لیے کچھ عرصہ بعد وہ ان کی تعظیم کرنے لگے یہان تک نسل در نسل ان کی عبادت تک جا پہنچے رسول نے اپنی وفات کے قریب ارشاد فرمایا وہ لوگ کہ ان میں سے کوئی نیک مرتا تو اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس کی تصویر بناتے اور وہ لوگ بد ترین مخلوق ہیں جنہوں نے اﷲ کی مخلوق کو معبود بنایا ان کے معبود جن اور فرشتوں سے ہی نہیں بلکہ ان لوگوں کو بھی الہ بنایا جو ان سے پہلے مرگئے قرآن میں ہے

﴿وَٱلَّذِينَ يَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَخۡلُقُونَ شَيۡ‍ٔٗا وَهُمۡ يُخۡلَقُونَ ٢٠ أَمۡوَٰتٌ غَيۡرُ أَحۡيَآءٖۖ وَمَا يَشۡعُرُونَ أَيَّانَ يُبۡعَثُونَ ٢١ إِلَٰهُكُمۡ إِلَٰهٞ وَٰحِدٞۚ فَٱلَّذِينَ لَا يُؤۡمِنُونَ بِٱلۡأٓخِرَةِ قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٞ وَهُم مُّسۡتَكۡبِرُونَ ٢٢﴾ [النحل: 20-22].

اور جنہیں الله کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدانہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں (﻿۲۰﻿) وہ تو مردے ہیں جن میں جان نہیں اور وہ نہیں جانتے کہ لوگ کب اٹھائے جائیں گے (﻿۲۱﻿) تمہارا معبود اکیلا معبود ہے پھر جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے دل نہیں مانتے اور وہ تکبر کرنے والے ہیں (﻿۲۲﻿)

زمانہ جاہلیت میں عرب اﷲ کے خالق ہونے پر ایمان رکھتے تھے لیکن یہ اعتقاد رکھتے ہوئے کہ وہ اﷲ سے بغیر واسطے کے نہیں مانگ سکتے ان کے اور اﷲ کے درمیان واسطہ ضروری ہے.

\*\*کفار: وہ جو اﷲ پر فرشتوں پر رسولوں اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور دین کی مسلمات کا انکار کرتے ہیں - مشرکین: وہ ہیں جو اﷲ سے شرک کرتے ہیں یا اس سے واسطہ بناتے ہیں اور عام طور پر یہ کام اﷲ کے قرب کے لیے کرتے ہیں - منافقین: وہ ہیں جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اپنے باطن کے خلاف اس آیت میں غور کریں

﴿وَلَا يَمۡلِكُ ٱلَّذِينَ يَدۡعُونَ مِن دُونِهِ ٱلشَّفَٰعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِٱلۡحَقِّ وَهُمۡ يَعۡلَمُونَ ٨٦ وَلَئِن سَأَلۡتَهُم مَّنۡ خَلَقَهُمۡ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُۖ فَأَنَّىٰ يُؤۡفَكُونَ ٨٧ وَقِيلِهِۦ يَٰرَبِّ إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ قَوۡمٞ لَّا يُؤۡمِنُونَ ٨٨﴾ [الزخرف: 86-88].

اورجنہیں وہ اس کے سوا پکارتے ہیں انہیں تو شفاعت کا بھی اختیا رنہیں ہاں جن لوگوں نے حق بات کا اقرار کیا تھا اور وہ تصدیق بھی کرتے تھے (﻿۸۶﻿) اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے الله نے پھر کہا ں بہکے جا رہے ہیں (﻿۸۷﻿) اور قسم ہے رسول کے یا رب پکارنے کی بے شک یہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان نہ لائیں گے (﻿۸۸﻿)

اور اس آیت میں بھی

﴿نُمَتِّعُهُمۡ قَلِيلٗا ثُمَّ نَضۡطَرُّهُمۡ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٖ ٢٤ وَلَئِن سَأَلۡتَهُم مَّنۡ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُۚ قُلِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِۚ بَلۡ أَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُونَ ٢٥ لِلَّهِ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلۡغَنِيُّ ٱلۡحَمِيدُ٢٦﴾ [لقمان: 24-26].

ہم انہیں تھوڑا سا عیش دے رہے ہیں پھر ہم انہیں سخت عذاب کی طرف گھسیٹ کر لے جائیں گے (﻿۲۴﻿) اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے بنایا ہے تو ضرور کہیں گے کہ الله نے کہہ دو الحمدُلله بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے (﻿۲۵﻿) الله ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بے شک الله بے نیاز سب خوبیوں والا ہے (﻿۲۶﻿)

ان حقائق کے جاننے کے باوجود کہ عرب اس زمانے میں اﷲ کو نہ بھولے تھے اس کے خالق رازق اور رب ہونے کی حیثیت سے لیکن انہوں نے اس کو اس طرح سے نہ جانا جس طرح اﷲ نے چاہا کہ جانیں اور انہوں نے کوشش کی کہ اﷲ اور بتوں کو جمع کریں یہ کہتے ہوئے کہ دعا آسمان تک پہنچتی ہے لیکن کسی کی بات بغیر واسطے یا منت، صدقے یا قربانی کے بغیر اﷲ قبول نہیں کرتا اور ان کی حاجات پوری نہیں ہوتیں اور یہ ہی اﷲ کے ساتھ شرک ہے اور کچھ عرصے بعد یہ واسطے نفع اور نقصان دینے لگے اور ان میں خیر وشر اور غیب کی قدرت مان بیٹھے زمانہ جاہلیت میں عرب یہ کہتے تھے ہم بتوں کی ذات کی خاطر ان کی عبادت نہیں کرتے بلکہ ہم ان کی عبادت اﷲ کا قرب حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں اور یہ مردود و غير مقبول ہے قرآن میں نص ہے

﴿إِنَّآ أَنزَلۡنَآ إِلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ بِٱلۡحَقِّ فَٱعۡبُدِ ٱللَّهَ مُخۡلِصٗا لَّهُ ٱلدِّينَ ٢ أَلَا لِلَّهِ ٱلدِّينُ ٱلۡخَالِصُۚ وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُواْ مِن دُونِهِۦٓ أَوۡلِيَآءَ مَا نَعۡبُدُهُمۡ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ زُلۡفَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ فِي مَا هُمۡ فِيهِ يَخۡتَلِفُونَۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهۡدِي مَنۡ هُوَ كَٰذِبٞ كَفَّارٞ ٣ لَّوۡ أَرَادَ ٱللَّهُ أَن يَتَّخِذَ وَلَدٗا لَّٱصۡطَفَىٰ مِمَّا يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُۚ سُبۡحَٰنَهُۥۖ هُوَ ٱللَّهُ ٱلۡوَٰحِدُ ٱلۡقَهَّارُ ٤﴾ [الزمر: 2-4].

بے شک ہم نے یہ کتاب ٹھیک طور پر آپ کی طرف نازل کی ہے پس تو خالص الله ہی کی فرمانبرداری مدِ نظر رکھ کر اسی کی عبادت کر (﻿۲﻿) خبردار! خالص فرمانبرداری الله ہی کے لیے ہے جنہوں نے اس کے سوا اور کارساز بنا لیے ہیں ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر اس لیے کہ وہ ہمیں الله سے قریب کر دیں بے شک الله ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتےتھے بے شک الله اسے ہدایت نہیں کرتا جو جھوٹا ناشکرگزار ہو (﻿۳﻿) اگر الله چاہتا کہ کسی کو فرزند بنائے تواپنی مخلوقات میں سے جسے چاہتا چن لیتا وہ پاک ہے وہ الله ایک بڑا غالب ہے (﻿۴﻿)

اور یہ بھی فرمايا:

﴿فَمَنۡ أَظۡلَمُ مِمَّنِ ٱفۡتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوۡ كَذَّبَ بِ‍َٔايَٰتِهِۦٓۚ إِنَّهُۥ لَا يُفۡلِحُ ٱلۡمُجۡرِمُونَ ١٧ وَيَعۡبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمۡ وَلَا يَنفَعُهُمۡ وَيَقُولُونَ هَٰٓؤُلَآءِ شُفَعَٰٓؤُنَا عِندَ ٱللَّهِۚ قُلۡ أَتُنَبِّ‍ُٔونَ ٱللَّهَ بِمَا لَا يَعۡلَمُ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِي ٱلۡأَرۡضِۚ سُبۡحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشۡرِكُونَ ١٨ وَمَا كَانَ ٱلنَّاسُ إِلَّآ أُمَّةٗ وَٰحِدَةٗ فَٱخۡتَلَفُواْۚ وَلَوۡلَا كَلِمَةٞ سَبَقَتۡ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيۡنَهُمۡ فِيمَا فِيهِ يَخۡتَلِفُونَ ١٩﴾ [يونس: 17-19].

پھر اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جو الله پر بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے بے شک گناہگاروں کابھلا نہیں ہوتا (﻿۱۷﻿) اور الله کے سوا اس چیز کی پرستش کرتے ہیں جونہ انہیں نقصان پہنچا سکے اورنہ انہیں نفع دے سکے اور کہتے ہیں الله کے ہاں یہ ہمارے سفارشی ہیں کہہ دو کیا تم الله کو بتلاتے ہو جو اسے آسمانوں اور زمین میں معلوم نہیں وہ پاک ہے اوران لوگو ں کے شرک سے بلند ہے (﻿۱۸﻿) اوروہ لوگ ایک ہی امت تھے پھر جدا جدا ہو گئے اور اگر ایک بات تمہارے پرودگار کی طرف سے پہلے نہ ہو چکی ہو تی تو جن باتوں میں وہ اختلاف کر تے ہیں ان میں فیصلہ کر دیا جاتا ہے (﻿۱۹﻿)

یہ بات صحیح ہے کہ گزشتہ قوموں میں سے بہت سے کفار تھے لیکن بنیادی مشکل بشریت میں شروع سے آج تک شرک کے ازالے کے لیے جھگڑتی چلی آئی کہ بہت ساری قومیں اﷲ پر ایمان رکھتیں اور اس کی عبادت کرتیں تھیں لیکن عبادت کا طریقہ شرک سے بھرا ہوتا آپ سے سوال ہے آپ کی رائے میں کیا یہ مشکل پوری طرح سے ختم ہے

**منتخب آیہ:** ﴿وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَندَادٗا يُحِبُّونَهُمۡ كَحُبِّ ٱللَّهِۖ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَشَدُّ حُبّٗا لِّلَّهِۗ وَلَوۡ يَرَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓاْ إِذۡ يَرَوۡنَ ٱلۡعَذَابَ أَنَّ ٱلۡقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعٗا وَأَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلۡعَذَابِ ١٦٥﴾ [البقرة: 165].

اورایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے الله کے سوا اور شریک بنا رکھے ہیں جن سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی کہ الله سے رکھنی چاہیئے اور ایمان والوں کو تو الله ہی سے زیادہ محبت ہوتی ہے اور کاش دیکھتے وہ لوگ جو ظالم ہیں جب عذاب دیکھیں گے کہ سب قوت الله ہی کے لیے ہے اور الله سخت عذاب دینے والا ہے (﻿۱۶۵﻿)

چوبیسویں فصل

آج لوگوں نے اﷲ کا کلمہ چھوڑ دیا ہے یا اﷲ کے ساتھ غیر اﷲ (دون الله) کو پکارنے لگے ہیں اور سب دعاؤں اور ثناؤں اور اورادوں کو غیر اﷲ کے لیے کر دیا اور یہ گمان کیا کہ دعا صرف واسطہ کے ذریعے قبول ہوتی ہے اور گمان کیا کہ قرآن کی جو آیات جو کفر اور شرک میں ہیں وہ واسطہ ہیں اﷲ اور بندوں کے درمیان سب کی سب زمانہ جاہلیت کے عرب کے لیے تھیں اور انہوں نے توسل کو غیر اﷲ (دون الله) کے لیے جائز کر دیا یہ کہتے ہوئے کہ جو آیات مشرکین کے بارے میں نازل ہوئیں وہی واسطہ کے بارے میں ہیں اور جو بتوں سے متعلق ہیں اور یہ آیتیں جن وانس اور نیک لوگوں ، نبیوں اور ائمہ اور اولیاء کو شامل ہیں اور ایسے فعل کرنے لگے کہ جن کو غیراﷲ (دون الله) کے بغیر کوئی نام نہیں دیا جاتا . کیا کبھی ہم نے یہ سوچا کہ ان افعال پر کوئی دلیل بھی ہے ؟ کیا قرآن نے ہمیں اس فعل کا حکم دیا ( واسطہ ) کیا نبی نے اپنی امت کو اس فعل کا حکم دیا ؟ ہم میں سے ہر کوئی جانتا ہے کہ تقلید ایمان اور عقیدہ میں نہیں ہے کیونکہ عقیدے کا حصول قرآن اور اس کی آیتوں میں غور و فکر سے حاصل کیا جاتا ہے ( طبیعہ ، کائنات اور اﷲ کی مخلوق ) اور نفوس ( انسان کی مخلوق ، خلق الانسان وعجائبہ) اور قرآن کی آیتیں کیا ہم ان اعمال کو غیر اﷲ کی اندھی تقلید کا نام دے سکتے ہیں ؟ کیا تم سننا چاہو گے کہ ان کا انجام کیا ہے جنہوں نے اندھی تقلید کی قرآن کی یہ آیت پڑھی ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَإِذۡ يَتَحَآجُّونَ فِي ٱلنَّارِ فَيَقُولُ ٱلضُّعَفَٰٓؤُاْ لِلَّذِينَ ٱسۡتَكۡبَرُوٓاْ إِنَّا كُنَّا لَكُمۡ تَبَعٗا فَهَلۡ أَنتُم مُّغۡنُونَ عَنَّا نَصِيبٗا مِّنَ ٱلنَّارِ ٤٧ قَالَ ٱلَّذِينَ ٱسۡتَكۡبَرُوٓاْ إِنَّا كُلّٞ فِيهَآ إِنَّ ٱللَّهَ قَدۡ حَكَمَ بَيۡنَ ٱلۡعِبَادِ ٤٨ وَقَالَ ٱلَّذِينَ فِي ٱلنَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ٱدۡعُواْ رَبَّكُمۡ يُخَفِّفۡ عَنَّا يَوۡمٗا مِّنَ ٱلۡعَذَابِ ٤٩﴾ [غافر: 47-49].

اور جب دوزخی آپس میں جھگڑیں گےپھر کمزور سرکشوں سے کہیں گے کہ ہم تمہارے پیرو تھے پھر کیا تم ہم سے کچھ بھی آگ دور کر سکتے ہو (﻿۴۷﻿) سرکش کہیں گے ہم تم سبھی اس میں پڑے ہوئے ہیں بے شک الله اپنے بندوں میں فیصلہ کر چکا ہے (﻿۴۸﻿) اور دوزخی جہنم کے داروغہ سے کہیں گے کہ تم اپنے رب سے عرض کرو کہ وہ ہم سے کسی روز تو عذاب ہلکا کر دیا کرے (﻿۴۹﻿)

اور یہ بھی فرمايا:

﴿فَمَنۡ أَظۡلَمُ مِمَّنِ ٱفۡتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوۡ كَذَّبَ بِ‍َٔايَٰتِهِۦٓۚ أُوْلَٰٓئِكَ يَنَالُهُمۡ نَصِيبُهُم مِّنَ ٱلۡكِتَٰبِۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوۡنَهُمۡ قَالُوٓاْ أَيۡنَ مَا كُنتُمۡ تَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِۖ قَالُواْ ضَلُّواْ عَنَّا وَشَهِدُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمۡ أَنَّهُمۡ كَانُواْ كَٰفِرِينَ ٣٧ قَالَ ٱدۡخُلُواْ فِيٓ أُمَمٖ قَدۡ خَلَتۡ مِن قَبۡلِكُم مِّنَ ٱلۡجِنِّ وَٱلۡإِنسِ فِي ٱلنَّارِۖ كُلَّمَا دَخَلَتۡ أُمَّةٞ لَّعَنَتۡ أُخۡتَهَاۖ حَتَّىٰٓ إِذَا ٱدَّارَكُواْ فِيهَا جَمِيعٗا قَالَتۡ أُخۡرَىٰهُمۡ لِأُولَىٰهُمۡ رَبَّنَا هَٰٓؤُلَآءِ أَضَلُّونَا فَ‍َٔاتِهِمۡ عَذَابٗا ضِعۡفٗا مِّنَ ٱلنَّارِۖ قَالَ لِكُلّٖ ضِعۡفٞ وَلَٰكِن لَّا تَعۡلَمُونَ ٣٨ وَقَالَتۡ أُولَىٰهُمۡ لِأُخۡرَىٰهُمۡ فَمَا كَانَ لَكُمۡ عَلَيۡنَا مِن فَضۡلٖ فَذُوقُواْ ٱلۡعَذَابَ بِمَا كُنتُمۡ تَكۡسِبُونَ ٣٩﴾ [الأعراف: 37-39].

پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو الله پر بہتان باندھے یا اس کے حکموں کو جھٹلائے ان لوگوں کا جو کچھ نصیب ہے وہ ان کو مل جائے گا یہاں تک کہ جب ان کے ہاں ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روح قبض کرنے کے لیے آئيں گے تو کہیں گے کہ وہ کہاں گئے الله کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کرتے تھے کہیں گے ہم سے سب غائب ہو گئے اور اپنے کافر ہونے کااقرار کرنے لگیں گے (﻿۳۷﻿) فرمائے گا جنوں اور آدمیوں میں سے جو امتیں تم سے پہلے ہو چکی ہیں ان کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جاؤ جب ایک امت داخل ہو گی تو دوسری پر لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب اس میں سب گر جائیں گے تو ن کے پچھلے پہلوں سے کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں انہوں نے گمراہ کیا سو تو انہیں آگ کا دگنا عذاب دے فرمائے گا کہ دونوں کو دگنا ہے لیکن تم نہیں جانتے (﻿۳۸﻿) اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے پس تمہیں ہم پر کوئی فضیلت نہیں پس بسب اپنی کمائی کے عذاب چکھو (﻿۳۹﻿)

اور یہ بھی فرمايا:

﴿قَالَ ٱلَّذِينَ حَقَّ عَلَيۡهِمُ ٱلۡقَوۡلُ رَبَّنَا هَٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ أَغۡوَيۡنَآ أَغۡوَيۡنَٰهُمۡ كَمَا غَوَيۡنَاۖ تَبَرَّأۡنَآ إِلَيۡكَۖ مَا كَانُوٓاْ إِيَّانَا يَعۡبُدُونَ ٦٣ وَقِيلَ ٱدۡعُواْ شُرَكَآءَكُمۡ فَدَعَوۡهُمۡ فَلَمۡ يَسۡتَجِيبُواْ لَهُمۡ وَرَأَوُاْ ٱلۡعَذَابَۚ لَوۡ أَنَّهُمۡ كَانُواْ يَهۡتَدُونَ ٦٤ وَيَوۡمَ يُنَادِيهِمۡ فَيَقُولُ مَاذَآ أَجَبۡتُمُ ٱلۡمُرۡسَلِينَ ٦٥ فَعَمِيَتۡ عَلَيۡهِمُ ٱلۡأَنۢبَآءُ يَوۡمَئِذٖ فَهُمۡ لَا يَتَسَآءَلُونَ ٦٦﴾ [القصص: 63-66].

جن پر الزام قائم ہو گا وہ کہیں گے اے ہمارے رب! وہ یہی ہیں جنہیں ہم نے بہکایا تھا انہیں ہم نے گمرا کیا تھا جیسا کہ ہم گمراہ تھے ہم تیرے رو برو بیزار ہوتے ہیں یہ ہمیں نہیں پوجتے تھے (﻿۶۳﻿) اور کہا جائے گا اپنے شریکو ں کو پکارو پھرانہیں پکاریں گے تو وہ انہیں جواب نہ دیں گے اور عذاب دیکھیں گے کاش یہ لوگ ہدایت پر ہوتے (﻿۶۴﻿) اورجس دن انہیں پکارے گا پھر کہے گا تم نے پیغام پہچانے والوں کو کیا جواب دیا تھا (﻿۶۵﻿) پھر اس دن انہیں کوئی بات نہیں سوجھے گی پھر وہ آپس میں بھی نہیں پوچھ سکیں گے (﻿۶۶﻿)

ان مذکورہ آیتوں میں گمراہ اور گمراہ کرنے والوں کےاوصاف آئے ہیں اور قیامت کے دن گمراہ اپنا حق لیں گے یہ کہتے ہوئے کہ ہم نے دنیا میں تمہاری اتباع کی تھی اور ہم نے تمہاری بات سنی تھی اور بغیر کسی سوال کے گمراہ کرنے والوں سے جواب کی توقع نہ ہو گی اور یہ کہیں گے کہ ہم نے تمہیں گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ تم نے خود اپنے آپ کو گمراہ کیا آج ہم تم سے بری ہیں صحیح کہ ہم تمہیں دھوکہ دیتے اور تم ہماری اندھی تقلید کرتے رہے اور ہماری اتباع کرتے رہے بغیر کوئی عقل کے استعمال کے جو تمہارے پاس تھا اور اس آیت کی آخری قسم میں یہ بات ذکر کی گئی کہ جو لوگ جہنم میں داخل کیے جائیں گے ان سے کسی قسم کا سوال نہ ہو گا . لیکن آج قرآن کی آیتوں میں سوال و جواب کا جھگڑا رکھتے ہیں لیکن قیامت کے دن اس کی کوئی گنجائش نہ ہو گی جو اس دنیاوی زندگی میں کسی بھی انسان کے لیے ممکن ہے اور وہ اپنے گھر میں مزے سے بیٹھ کر گمراہی کے کوئی بھی دلائل قرآن کی آیتوں کے انکار کے لیے پیش کر سکتا ہے لیکن کیا جب یہی انسان موت کو آنکھ سے دیکھ لے گا تو کیا اﷲ کی آیتوں میں جھگڑے کی طاقت رکھے گا ؟ جب کہ وہ اس بارے میں خود مختار تھا لیکن جب قیامت کے دن جھگڑے کے اختیار کی طاقت مکمل طور پر چھین لی جائے گی اور وہ کمزور اور ذلیل غلام بن جائے گا تو بہتر یہی ہے کہ ہم ان سوال کے جوابات آج سے ہی تلاش کریں جس دنیا میں آج ہم ہیں جب کہ قیامت کے دن کوئی بھی اﷲ کی اجازت کے بغیر بات کرنے کی طاقت نہیں رکھے گا اﷲ کا ارشاد ہے ﴿ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آَدَمَ ﴾ کہ وہ ٲشرف المخلوقات ہے اور زمین پر اﷲ کا خلیفہ ہے اور کسی انسان سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ اپنی عقل کسی اور کے سپرد کر دے اور اس کی اطاعت بغیر سوچ و بچار کے کرتا رہے

﴿وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِيٓ ءَادَمَ وَحَمَلۡنَٰهُمۡ فِي ٱلۡبَرِّ وَٱلۡبَحۡرِ وَرَزَقۡنَٰهُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَفَضَّلۡنَٰهُمۡ عَلَىٰ كَثِيرٖ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِيلٗا ٧٠﴾ [الإسراء: 60].

اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی ہے اور خشکی اور دریا میں اسے سوار کیا اور ہم نے انہیں ستھری چیزو ں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں فضیلت عطا کی (﻿۷۰﻿)

ان اعمال میں غور وفکر کے لیے جو چیز متوجہ کرتی ہے وہ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ اﷲ خالق اور قادر عالم ہے اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ ائمہ اور ان کی اولاد نیک بندے ہیں جن کے طریقے سے صرف ہم اﷲ اور اس کے قریب پہنچ سکتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ دعا اور منتیں ان کے واسطے کے بغیر پہنچ سکتی ہیں یہ جواب جو مشرکین نے نبی کے زمانے میں دیا تھا اور وہ اﷲ پر خالق قادر اور رزاق ہونے کی حیثیت سے ایمان رکھتے تھے لیکن یہ کہتے ہوئے جس طرح آج لوگ کہتے ہیں ان آیات میں غور کریں

﴿قُلۡ مَن يَرۡزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلۡأَرۡضِ أَمَّن يَمۡلِكُ ٱلسَّمۡعَ وَٱلۡأَبۡصَٰرَ وَمَن يُخۡرِجُ ٱلۡحَيَّ مِنَ ٱلۡمَيِّتِ وَيُخۡرِجُ ٱلۡمَيِّتَ مِنَ ٱلۡحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ ٱلۡأَمۡرَۚ فَسَيَقُولُونَ ٱللَّهُۚ فَقُلۡ أَفَلَا تَتَّقُونَ ٣١ فَذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمُ ٱلۡحَقُّۖ فَمَاذَا بَعۡدَ ٱلۡحَقِّ إِلَّا ٱلضَّلَٰلُۖ فَأَنَّىٰ تُصۡرَفُونَ ٣٢﴾ [يونس: 31-32].

کہو تمہیں آسمان اور زمین سے کون روزی دیتا ہے یا کانوں اور آنکھوں کا کون مالک ہے اور زندہ کو مردہ سے کون نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے کون نکالتا ہے اور سب کاموں کا کون انتظام کرتا ہے سو کہیں گے کہ اللہ تو کہہ دو کہ پھر (اللہ)سے کیوں نہیں ڈرتے (﻿۳۱﻿) یہی الله تمہارا سچا رب ہے حق کے بعد گمراہی کے سوا اور ہے کیا سوتم کدھر پھرے جاتے ہو (﻿۳۲﻿)

اور اس میں بھی غور فرمائيے:

﴿وَلَئِن سَأَلۡتَهُم مَّنۡ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡعَلِيمُ ٩ ٱلَّذِي جَعَلَ لَكُمُ ٱلۡأَرۡضَ مَهۡدٗا وَجَعَلَ لَكُمۡ فِيهَا سُبُلٗا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُونَ ١٠﴾ [الزخرف: 9-10].

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے کہ انہیں اس بڑے زبردست جاننے والے نے پیدا کیا ہے (﻿۹﻿) وہ جس نے زمین کو تمہارا بچھونا بنایا اور تمہارے لیے اس میں راستے بنائے تاکہ تم راہ پاؤ (﻿۱۰﻿)

حقیقت میں آج کے لوگوں کی مثال پہلے لوگوں جیسی ہے جب ان سے کہا گیا کہ یہ کام جو کر رہے ہو یہ شرک کے کام ہیں تو انہوں نے تعجب کیا اور اپنے دین ابراہیمی میں گمان کرنے لگے اور آج کے لوگ بھی اپنے دین اسلام میں گمان کرتے ہیں جو خالص دین ہے لیکن یہ ان کے پاس آباؤ اجداد کی تقلید کے ذریعے آیا جس میں شرک اور خرافات بھی ساتھ تھے جس طرح ایک شاعر نے کہا

«خلق را تقليدشان بر باد داد ای دو صد لعنت بر اين تقليد باد»

یعنی کہ تقلید پر لعنت ہو کیونکہ اس تقلید نے لوگوں کو برباد کیا لوگوں کے عقائد میں نئی جاہلیت ایک بڑے پردے کی طرح باقی رہی ہے جو کہ خرافات اور شرک سے ان کا دفاع کرتی رہی ہے اور ہر دن یہ فاسد عقیدہ خوبصورت کرتی آئی ہے اسی سے لوگ جڑتے چلے گئے اپنے برے اعمال کو بھی خوبصورت دیکھتے تہے یہ گمان کرتے ہوئے کہ وہ اس زمین پر سب سے بہترین کام کر رہے ہیں اور کچھ لوگ یہ گمان کرنے لگے کہ اﷲ ان کے خیالات کی تاکید کرتا ہے اور یہ چیز باطل ہے قرآن میں ہے

﴿قُلۡ هَلۡ نُنَبِّئُكُم بِٱلۡأَخۡسَرِينَ أَعۡمَٰلًا ١٠٣ ٱلَّذِينَ ضَلَّ سَعۡيُهُمۡ فِي ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا وَهُمۡ يَحۡسَبُونَ أَنَّهُمۡ يُحۡسِنُونَ صُنۡعًا ١٠٤ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِ‍َٔايَٰتِ رَبِّهِمۡ وَلِقَآئِهِۦ فَحَبِطَتۡ أَعۡمَٰلُهُمۡ فَلَا نُقِيمُ لَهُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ وَزۡنٗا ١٠٥﴾ [الكهف: 103-105].

کہہ دو کیا میں تمہیں بتاؤں جو اعمال کے لحاظ سے بالکل خسارے میں ہیں (﻿۱۰۳﻿) وہ جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں کھوئی گئی اور وہ خیال کرتے ہیں کہ بے شک وہ اچھے کام کر رہے ہیں (﻿۱۰۴﻿) یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا اور اس کے روبرو جانے کا انکار کیا ہے پھر ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے سو ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی وزن قائم نہیں کریں گے (﻿۱۰۵﻿)

بڑے افسوس کے ساتھ کہ جس سے نبی نے منع فرمایا دیندار اس کو کرنے لگے اور بڑے مجالس نیک لوگوں کی قبروں پر سجانے لگے اور وہاں اعتکاف کرنے لگے اور معابد کو مزار بنانے اور سجانے لگے ( سونے سے ) اور شمع جلا کر اجالے کرنے لگے اور ان کے ہاں خشوع سے نماز پڑھنے لگے اور بہت سارا مال صدقہ کرنے لگے اور ان کے گرد کعبہ کی مثل طواف کرنے لگے اور ان سے اپنے قرض اور مصیبتوں کو دور کرنے کے لیے مدد مانگتے ہیں اور اپنے مریضوں کے لیے شفا مانگتے ہیں اور ان سے اولاد اور دشمن پر کامیابی مانگتے ہیں اور اصحاب قبور سے اپنی حاجت کو پورا کرنے کے لیے خط وکتابت کرتے ہیں اسی طرح وہ اﷲ سے شرک کرتے ہیں کیا نبی نے قبر پر معبد بنایا فتح مکہ کے بعد آپ نے سیدنا علی کو حکم دیا کہ سب قبور اور شرک وبدعت کے معابدوں کو توڑ ڈالو خرافات کا عقیدے سے کیا تعلق ہوتا ہے؟

**منتخب آیة:** ﴿وَلَا تَرۡكَنُوٓاْ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنۡ أَوۡلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ١١٣﴾ [هود: 113].‌

اوران کی طرف مت جھکو جو ظالم ہیں پھر تمہیں بھی آگ چھوئے گی اور الله کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے پھر کہیں سے مدد نہ پاؤ گے (﻿۱۱۳﻿)

﴿ َٱلَّذِينَ يَدۡعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَخۡلُقُونَ شَيۡ‍ٔٗا وَهُمۡ يُخۡلَقُونَ ٢٠﴾ [النحل: 20].

اور جنہیں الله کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدانہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں (﻿۲۰﻿)

پچیسویں فصل

جس طرح ہم نے گزشتہ فصلوں میں ذکر کیا کہ اﷲ کے ہاں ایمان کے قبول ہونے کی شرط غور و فکر اور عقل کا استعمال ہے جس کا قرآن نے حکم دیا جو اپنی زندگی میں غور وفکر نہیں کرتے وہ اﷲ کے ہاں گناہ گار ہیں ان دو آیتوں میں آیا ہے جو عقل اور ایمان نہیں رکھتے وہ خبیث لوگ ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿فَمَن يُرِدِ ٱللَّهُ أَن يَهۡدِيَهُۥ يَشۡرَحۡ صَدۡرَهُۥ لِلۡإِسۡلَٰمِۖ وَمَن يُرِدۡ أَن يُضِلَّهُۥ يَجۡعَلۡ صَدۡرَهُۥ ضَيِّقًا حَرَجٗا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي ٱلسَّمَآءِۚ كَذَٰلِكَ يَجۡعَلُ ٱللَّهُ ٱلرِّجۡسَ عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يُؤۡمِنُونَ ١٢٥﴾ [الأنعام: 125].

سو جسے الله چاہتا ہے کہ ہدایت دے تو اس کے سینہ کو اسلام کے قبول کرنے کے لیے کھول دیتا ہے اور جس کے متعلق چاہتا ہے کہ گمراہ کرے اس کے سینہ کو بے حد تنگ کر دیتا ہے گو کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے اسی طرح الله تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر پھٹکار ڈالتا ہے (﻿۱۲۵﻿)

اور اس میں بھی ہے

﴿وَمَا كَانَ لِنَفۡسٍ أَن تُؤۡمِنَ إِلَّا بِإِذۡنِ ٱللَّهِۚ وَيَجۡعَلُ ٱلرِّجۡسَ عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يَعۡقِلُونَ ١٠٠﴾ [يونس: 100].

اورکسی کے بھی بس میں نہیں کہ الله کے حکم کے سوا ایمان لے آئے اور الله انکے لیے کفر کا فیصلہ کرتا ہے جو نہیں سوچتے (﻿۱۰۰﻿)

اور اس میں بھی ہے

﴿إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلصُّمُّ ٱلۡبُكۡمُ ٱلَّذِينَ لَا يَعۡقِلُونَ ٢٢﴾ [الأنفال: 22].

بے شک سب جانوں میں سے بدتر الله کے نزدیک وہی بہرے گونگے ہیں جو نہیں سمجھتے (﻿۲۲﻿)

اور غور و فکر کرنے کے ممانعات بہت سی جگہوں پر ہیں اور بڑی ممانع دین میں اور وطن میں اور جماعت اور قومیت کے لیے تعصب ہے اور جو انسان ان میں سے کوئی تعصب رکھے گا اطمئنان اور غور کے لیے تو وہ دوسروں کی بات نہ سنے گا اور اگر سنے گا تو قبول نہ کرے گا ہمارے رب نے سب مسلمانوں کو تبادل اور غور وفکر کی وصیت کی اور یہ کہ غور و فکر کرنے والے آزاد معاشرے کے رہنے والے ہوں اور سوال و جواب ہر مسلمان اور غیر مسلم سے کیا جائے اس آیت میں غور کریں

﴿ٱلَّذِينَ يَسۡتَمِعُونَ ٱلۡقَوۡلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحۡسَنَهُۥٓۚ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ هَدَىٰهُمُ ٱللَّهُۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمۡ أُوْلُواْ ٱلۡأَلۡبَٰبِ ١٨﴾ [الزمر: 18].

جو توجہ سے بات کو سنتے ہیں پھر اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں یہی ہیں جنہیں الله نے ہدایت کی ہے اور یہی عقل والے ہیں (﻿۱۸﻿)

جس طرح کہ آیت میں آیا ہے جو دوسروں کی گفتگو (القول) سن کر نیکی کی پیروی کرتے ہیں وہ عقل مند لوگ ہیں اﷲ نے انسانی معاشرے کے لیے مكمل برابرى کو پسند فرمایا سب قوموں کی آسمانی صحف کے ذریعے اور آزادی رائے اسلامی مجتمع میں سب کے لیے اور عقائد میں زیادتی اور نقصان اور تفتیش نہیں ہے اور مالی آزادی مجتمع کے سب لوگوں کے لیے برابر ہے اور سب انسان قانون کی نظر میں برابر ہیں اور معاشرے کا ہر فرد عقیدے میں گفتگو اور ایک دوسرے سے بحث و مباحثہ کر سکتا ہے اور اچھےانداز میں گفتگو کر سکتا ہے اور جو حقیقت کو تلاش کرتے ہیں وہ قرآن کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کیونکہ وہ سب سے بہترین اور حقیقی کلام ہے قرآن میں ہے

﴿ٱللَّهُ نَزَّلَ أَحۡسَنَ ٱلۡحَدِيثِ كِتَٰبٗا مُّتَشَٰبِهٗا مَّثَانِيَ تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُودُ ٱلَّذِينَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمۡ وَقُلُوبُهُمۡ إِلَىٰ ذِكۡرِ ٱللَّهِۚ ذَٰلِكَ هُدَى ٱللَّهِ يَهۡدِي بِهِۦ مَن يَشَآءُۚ وَمَن يُضۡلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنۡ هَادٍ٢٣﴾ [الزمر: 23].

الله ہی نے بہترین کلام نازل کیا ہے یعنی کتاب باہم ملتی جلتی ہے (اس کی آیات) دہرائی جاتی ہیں جس سے خدا ترس لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان کی کھالیں نرم ہوجاتی ہیں اور دل یاد الہیٰ کی طرف راغب ہوتے ہیں یہی الله کی ہدایت ہے اس کے ذریعے سے جسے چاہے راہ پر لے آتا ہے اور جسے الله گمراہ کر دے اسے راہ پر لانے والا کوئی نہیں (﻿۲۳﻿)

اور غور وفکر کے مانع میں سے یہ بھی ہے اپنی ذات پر فخر اور دوسروں پر برتری ہے اور بڑا افسوس کہ یہ مرض ہمارے معاشرے میں پھیلی ہوئی ہے ان لوگوں پر جو صرف اپنی آراء کا اہتمام کرتے ہیں اور دوسروں کی رائے کی کوئی قیمت نہیں رکھتے یہ گمان کرتے ہوئے کہ معاشرہ میں وہ ایک قیمتی شے ہیں کوئی شک نہیں کہ بعض معاشروں میں بعض حقیر لوگ ہوتے ہیں لیکن یہ تکبر اور غور و فکر بندوں اور مرشدوں کی عبادت سے نکلنے کے لیے نہیں کرتے ان کے ہاں دوسروں کے کلام کی کوئی اہمیت نہیں صرف ان مرشدوں کی ہے اور یہ صفت ابلیس رجیم کی تھی ایک اور مانع جو اس کا الٹ ہے یعنی اپنی ذات کو حقیر جاننا اور یہ کہ وہ کوئی چیز نہیں بلکہ وہ دوسروں کا کتا یا غلام ہے اور دنیاوی زندگی میں اس کا مقصد تقلید ہے زندگی اور دین کے سب کاموں میں یہ وہی ہیں جو دنیا اور آخرت میں ذلیل ہوں گے اور وہ غور و فکر اور امید کو محدود کرنا ہے اور یہ کہ دنیا میں بہت سارے لوگ موجود ہیں کسی کی امیدیں چھوٹی اور کسی کی بڑی ہیں کوئی گاڑی خریدتا اور کوئی ڈگری لیتا اور کوئی تنخواہیں بڑھواتا ہے اور یہ لوگ ان چیزوں پر راضی ہو جاتے ہیں جو ان کو مزید گمراہی میں ڈالتے ہیں اور ان ہدایات اورخرافات پر وہ مقنع رہتے ہیں جس پر وہ ہوتے ہیں جن کی ہم نے یہ صفات بیان کی ہیں یقیناً وہ لوگ ایسے کوئی نوٹس نہیں پڑھتے کاش وہ کوئی اس قسم کا دراسة کرتے تو ان پر حقیقت ظاہر ہوتی تو وہ اپنے مجتمع کی خرافات پر راضی نہ ہوتے یہ جانیے کہ ان مشکلات کا حل صرف اﷲ کے پاس ہے اس مثال میں غور کریں کہ ایک باپ اپنے بیٹے کے ساتھ دریا کے کنارے جاتا ہے اوروہ بچہ اس ریت کے ساتھ کھیلتے ہوئے ریت کا مکان بنائے تو اس دریا کی موج اس گھر کو گرا دے تو پھر وہ نئے سرے سے مکان بنانا شروع کرے تو دوسری موج آکر اس کو گرادے اس طرح وہ گھر بناتا رہے اور وہ موجیں اس کو گراتی رہیں تو اس کا باپ اس کی طرف دیکھ کر ہنسے گا آئیے ہم اپنی نظر کو چیونٹیوں کے ان گھروں کی طرف کریں جس طرح کہ وہ لڑکا مکان بناتا تھا اور ادھر سے لوہے اور سیمنٹ ، المونیم کے مکان ہیں جو کہ پچاس سے سو سال تک نہ گرائے جائیں یہ ایسی سرگرمیاں ہیں جو ختم ہونے والی نہیں قرآن میں ہے

﴿وَمَا ٱلۡحَيَوٰةُ ٱلدُّنۡيَآ إِلَّا لَعِبٞ وَلَهۡوٞۖ وَلَلدَّارُ ٱلۡأٓخِرَةُ خَيۡرٞ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَۚ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ٣٢﴾ [الأنعام: 32].

اور دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشہ ہے اور البتہ آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو پرہیزگار ہوئے کیا تم نہیں سمجھتے (﻿۳۲﻿)

انسان کی زندگی کا اور کوئی تجربہ نہیں ہوتا صرف ایک ہی دفعہ ہے ایمان اور عقیدے کی درستگی ہاتھ کا کام نہیں بلکہ ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنی زندگی کا کچھ وقت صحیح ایمان کے لیے خاص کرے انسان کی زندگی اس کے ہاتھ کے پیسوں کی مثل ہے جس سے وہ اپنی ذات کے لیے ژواب یا عقاب خریدتا ہے جس کی انتہا اس کی زندگی کرتی ہے اس کے مال کی طرح جو اس نے اپنی ذات کے لیے ذخیرہ کیا ہوتا ہے وہ حقیقت میں خسارہ ہے بڑے افسوس کے ساتھ آج لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ صحیح اسلام وہی ہے جو ہمارے پاس ہے لہذا اس کو آنکھ اور کان بند کر کے لینا چاہیے غور و فکر کی ضرورت نہیں جس طرح ظاہر ہے کوئی گمان کرتا ہے جو اس کے پاس ہے وہ بہتر ہے تو یہ اس کو ہدایت کے راستے پر داخل نہ کرے گی کیونکہ جب وہ یہ گمان کرتا ہے تو پھر کسی اور چیز کی اس کے ہاں کوئی قیمت نہیں بلکہ وہ اس کو سننا بھی نہیں چاہتا مثال کے طور پر اگر کوئی گرد وغبار کے ماحول میں رہنے کا عادی ہو جب اس کو ایک صاف ماحول میں رہنے کی دعوت دی جائے تو اس کے لیے اس کی کوئی قیمت نہیں کیونکہ وہ ایک ایسے ماحول کا عادی ہے جو نظافت سے محروم ہے ہماری ذمہ داری صرف یہ ہے کہ دوسروں کو آگاہ کرنا ہے اور ہمیں مال ودولت قوت اور غصہ ایک دوسرے پر اختیار نہیں کرنا چاہیے صرف اﷲ ہیہے جس نے کالے اور گورے کو پیدا کیا چھوٹے اور بڑے کو بنایا غریب اور فقیر کو پیدا کیا اور رزق بھی اﷲ ہی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اہم یہ ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں جس کے ہم مالک ہیں اور یہ جائز نہیں کہ وہم پرستی دوسروں کے مال میں اختیار کریں خیالی قلعے بنانا جائز نہیں قرآن میں ہے

﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيۡنَيۡكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعۡنَا بِهِۦٓ أَزۡوَٰجٗا مِّنۡهُمۡ زَهۡرَةَ ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا لِنَفۡتِنَهُمۡ فِيهِۚ وَرِزۡقُ رَبِّكَ خَيۡرٞ وَأَبۡقَىٰ ١٣١﴾ [طه: 131].

اور تو اپنی نظر ان چیزو ں کی طرف نہ دوڑا جو ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو دنیاوی زندگی کی رونق کے سامان دے رکھے ہیں تاکہ ہم انہیں اس میں آزمائیں او رتیرے رب کا رزق بہتر اور دیرپا ہے (﻿۱۳۱﻿)

**منتخب آیة:** ﴿لَقَدۡ أَنزَلۡنَآ إِلَيۡكُمۡ كِتَٰبٗا فِيهِ ذِكۡرُكُمۡۚ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ١٠﴾ [الأنبياء: 10].

البتہ تحقیق ہم نے تمہارے پاس ایک ایسی کتاب بھیجی ہے جس میں تمہاری نصیحت ہے کیا پس تم نہیں سمجھتے (﻿۱۰﻿)

چھبیسویں فصل

ہم اس فصل میں اس بحث کی طرف منتقل ہو جائیں گے جس نے اس کتاب کے پڑھنے والوں کو بہت مشغول کیا اس بات کی طرف کہ ہمارے معاشرے میں خرافات کیوں اتنا جلدی پھیل جاتی ہیں ؟ اس بحث میں منتقل ہونے سے پہلے ہم آپکی رائے جاننا چاہتے ہیں کچھ جملے اور عبارات اکثر رسالوں ، میگزینوں اور کیلینڈروں میں پیش آتے ہیں وہ یہ ہیں: کہ وہ ایک مذہبی معاشرے میں پیدا ہوا اس سے پہلے جملے کے بارے میں آپکی کیا رائے ہے ؟ تھوڑا سوچئيے تو یہ غلط مفہوم پر مشتمل ہے اور دوسری نظر میں یہ تقلید کو بیان کرتا ہے جس طرح جانتے ہیں کہ اﷲ ایمان میں تقلید پسند نہیں کرتا یہ جملہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ ایک شخص نے ایمان اپنے خاندان سے وراثت میں لیا اور وہ علم اور فقہ کے اعلی درجے پر جا پہنچا تو اس کی اس جہد کی علم اور دین میں کوئی اہمیت نہیں کیونکہ اس کے ایمان کی بنیاد تقلید پر تھی اگر چہ وہ شخص کوئی مرشد یا گمراہ کرنے والا امام ہو ہمارا مجتمع ترقی کی طرف گامزن ہے اس کے باوجود ہم توقع نہیں کر سکتے کہ ہر شخص ان تخصصات تک پہنچے گا جس کو وہ اپنی زندگی میں چاہتا ہے اس لیے یہ چیزیں معاشرے میں بانٹیں گئی ہیں ہر شخص اپنے تخصص کے مطابق ہی اس کی خدمت کرے گا جیسا کہ معاشرے کے کچھ لوگ ڈاکٹر اور کچھ انجینئر ہوتے ہیں اور کچھ حوضوں میں داخل ہوتے ہیں تو سب لوگ ان پر ان کے فن کے اعتبار سے اعتماد کرتے ہیں ایک ہی گروہ ہے جو لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے اور اپنے تخصص سے نکل کر کچھ مناصب تک پہنچتا ہے اور فرعون کا سا حکم کرنے لگتا ہے اور دوسرے سب گروہوں کو کمزور کرتا ہے اس حیثیت سے کہ وہ دیندار ہیں اور مال و دولت دین میں اس کی ترقی کے لیے ضروری ہے اور یہ چیزیں تاریخ میں بہت بار پیش آئی ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں قرآن میں ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿ٱتَّخَذُوٓاْ أَحۡبَارَهُمۡ وَرُهۡبَٰنَهُمۡ أَرۡبَابٗا مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَٱلۡمَسِيحَ ٱبۡنَ مَرۡيَمَ وَمَآ أُمِرُوٓاْ إِلَّا لِيَعۡبُدُوٓاْ إِلَٰهٗا وَٰحِدٗاۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۚ سُبۡحَٰنَهُۥ عَمَّا يُشۡرِكُونَ ٣١﴾ [التوبة: 31].

انہوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو الله کے سوا خدا بنا لیا ہے اور مسیح مریم کے بیٹےکو بھی حالانکہ انہیں حکم یہی ہوا تھا کہ ایک الله کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے (﻿۳۱﻿)

عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کے پاس آیا اس کے گلے میں سونے کی صلیب تھی اور وہ یہ آیت پڑھ رہا تھا تو میں (عدی) نے کہا کہ یہ لوگ ان کی عبادت نہیں کرتے تو نبی نے فرمایا یہ وہ ہیں جنہوں نے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کیا اور ان کی قوم نے ان کی اتباع کی گویا وہ اپنے آپ کی پوجا کرتے ہیں اس بات میں لوگ خود جواب دہ ہوں گے کیونکہ وہ ایسے طاغیوں کی عزت کرتے ہیں اور ان کے حکم کی پیروی کرتے ہیں اور اﷲ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں یہ چیز جو آج ہمارے ہاں پھیلی ہے یہ یہودیوں میں تھی تو یہ کوئی نئی چیز نہیں اسلام سے پہلے یہودیوں کے امام ہی ان کے آلھة تھے ‌﴿مِّن دُونِ ٱللَّهِ﴾ جنہوں نے لوگوں پر ناجائز حکمرانیاں کیں اور مال جمع کرنے کا اہتمام کرتے تھے منصب اور رئاست کا حرص کرتے تھے اگر چہ وہ مال و دولت ناجائز ہوتا اسی طرح شرک پھیلتا گیا اور اﷲ کا دین کمزور ہوتا گیا یہودی علماء آج جیسے مرشدوں کی طرح تھے لوگوں سے کہتے کہ تم تورات نہیں سمجھتے ہو اس لیے اگر کوئی مصیبت یا مشکل پیش آئے تو ہماری طرف لوٹنا ہم تمہاری رہنمائی کریں گے جب بھی کوئی ان پاس آتا وہ تورات کے احکام تبدیل کرتے رہے اسے آگاہ نہ ہونے دیتے اس طرح ان کی قوم ان کی اتباع کرتی رہی قرآن میں ہے

﴿وَمَا قَدَرُواْ ٱللَّهَ حَقَّ قَدۡرِهِۦٓ إِذۡ قَالُواْ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٖ مِّن شَيۡءٖۗ قُلۡ مَنۡ أَنزَلَ ٱلۡكِتَٰبَ ٱلَّذِي جَآءَ بِهِۦ مُوسَىٰ نُورٗا وَهُدٗى لِّلنَّاسِۖ تَجۡعَلُونَهُۥ قَرَاطِيسَ تُبۡدُونَهَا وَتُخۡفُونَ كَثِيرٗاۖ وَعُلِّمۡتُم مَّا لَمۡ تَعۡلَمُوٓاْ أَنتُمۡ وَلَآ ءَابَآؤُكُمۡۖ قُلِ ٱللَّهُۖ ثُمَّ ذَرۡهُمۡ فِي خَوۡضِهِمۡ يَلۡعَبُونَ ٩١﴾ [الأنعام: 91].

اور انہوں نے الله کو صحیح طور پر نہیں پہچانا جب انہوں نے کہاکہ الله نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں اتاری ان سے کہ دو وہ کتاب جو موسیٰ لے کرآئے تھے وہ کس نے اتاری تھی جو لوگو ں کے واسطے روشنی اور ہدایت تھی جسے تم نے ورق ورق کر کےد کھلا یا اوربہت سی باتو ں کو چھپا رکھا اور تمہیں وہ چیزیں سکھائیں جنہیں تم اور تمہارے باپ دادا نہیں جانتے تھے تو کہہ دو الله ہی نے اتاری تھی پھرانہیں چھوڑ دو کہ اپنی بحث میں کھیلتے رہیں (﻿۹۱﻿)

موسی کی قوم یہ دلیل دے گئی کہ تورات ان کے امراء اور حکمرانوں کے پاس تھی اور ہمارے ( قوم ) کے پاس پوری طرح نہ دی تو ہم اﷲ کو کیا پیش کریں گے لیکن قرآن تو ہمارے ہاتھوں اور گھروں میں ہے لیکن ہم اس کو پڑھتے ہی نہیں جس طرح کہ فارسی میں ایک مثال ہے کہ جو ہمیشہ دنیا میں احمق رہا تو وہ ایمان میں بھی فقیر مرا جب تک لوگ غور و فکر کی قدرت پیدا نہ کریں گے تو معاشرے میں کوئی تبدیلی نہ آئے گی قرآن میں ہے

﴿لَهُۥ مُعَقِّبَٰتٞ مِّنۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهِۦ يَحۡفَظُونَهُۥ مِنۡ أَمۡرِ ٱللَّهِۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمۡۗ وَإِذَآ أَرَادَ ٱللَّهُ بِقَوۡمٖ سُوٓءٗا فَلَا مَرَدَّ لَهُۥۚ وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَالٍ ١١﴾ [الرعد: 11].

ہر شخص حفاظت کے لیے کچھ فرشتے ہیں اس کے آگے اورپیچھے الله کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں بے شک الله کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے اور جب الله کو کسی قوم کی برائی چاہتا ہے پھر اُسے کوئی نہیں روک سکتا اور اس کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں ہو سکتا (﻿۱۱﻿)

اﷲ نے قوم کے بڑوں کے لیے سخت عذاب پیدا کیا ہے جو لوگوں پر مال وجاہ کی خاطر مذاق اڑاتے ہیں اور وہ لوگوں کو دین کے حقائق سےآگاہ نہیں ہونے دیتے قرآن میں ہے

﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلۡنَا فِي كُلِّ قَرۡيَةٍ أَكَٰبِرَ مُجۡرِمِيهَا لِيَمۡكُرُواْ فِيهَاۖ وَمَا يَمۡكُرُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمۡ وَمَا يَشۡعُرُونَ١٢٣﴾ [الأنعام: 123].

اور اسی طرح ہر بستی میں ہم نے گناہگاروں کے سردار بنا دیےہیں تاکہ وہاں اپنے مکرو فریب کا جال پھیلائیں حالانکہ وہ اپنے فریب کے جال میں آپ پھنستے ہیں مگر وہ سمجھتے نہیں (﻿۱۲۳﻿)

اور اس ميں بھی هے

﴿ٱلَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَيَبۡغُونَهَا عِوَجٗا وَهُم بِٱلۡأٓخِرَةِ كَٰفِرُونَ ٤٥﴾ [الأعراف: 45].

جو خدا کی راہ سے روکتے اور اس میں کجی ڈھونڈتے اور آخرت سے انکار کرتے تھے (﻿۴۵﻿)

اہم چیز وہ جس کے لیے توجہ کرنا لازم ہے اور وہ اس میں ہمیشہ غور و فکر نہیں کرتے اس کا سبب راجح اور صحیح ہے لیکن اس زمانے میں سب سے زیادہ غور و فکر غیر اسلامی چیزوں میں ہوتا ہے اگر اکثریت کی اتباع کرنا ہوتا تو ہر شخص غیر اسلامی چیزوں میں اتباع کرتا اور اندھی تقلید کرتا اور سب مسلمان کفر و شرک میں داخل ہوتے اور یہی چیز ہمارے معاشرے میں ہو رہی ہے سیدنا ابراہیم عليه السلام کی ذات کے بارے میں توجہ کیجیے کہ وہ ایسے معاشرے میں پیدا ہوئے جہاں بتوں کی پوجا کی جاتی اور ان کے بارے میں سوچا جاتا اس کے باوجود انہوں نے قومی فکر کو چھوڑا اور کائنات اور اپنی ذات میں غور و فکر کرتے صحیح توحید کو پایا اور انہوں نے آباؤ اجداد کی اندھی تقلید نہ کی اﷲ نے قرآن میں اپنے ہر بندے کے لیے ارشاد فرمایا

﴿وَلَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهِۦ عِلۡمٌۚ إِنَّ ٱلسَّمۡعَ وَٱلۡبَصَرَ وَٱلۡفُؤَادَ كُلُّ أُوْلَٰٓئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡ‍ُٔولٗا ٣٦﴾ [الإسراء: 36].

اورجس بات کی تجھے خبر نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ بے شک کان اورآنکھ اور دل ہر ایک سے باز پرس ہو گی (﻿۳۶﻿)

جب لوگوں نے اپنے آپ اور دینی کاموں کو گمراہ مرشدوں کے حوالے کیا تو یہ چیز لوگوں کی ذلت اور حقارت کا سبب بنی جب بھی ہم نے دین اور عقیدے کے بارے میں بات کی تو وہ اس سے پہلے والے کلمے کو کہنے لگے کہ ہم پر لازم ہے کہ ہم کسی فقیہ سے یہ چیز سنیں اور ایمان کے بارے میں مشورہ کریں اسی طرح لوگوں نے ایمان اور فقہ کو خلط ملط کر دیا جب سیدنا بلال نے قرآن کی دو آیتیں سنیں تو وہ صحیح توحید تک جا پہنچے جب ہم دین کے پہلے ركن يا دروازے کے بارے میں بات کریں گے جو کہ واجب ہے وہ ایمان اور عقیدے سے ہے اس میں تقلید اور دوسروں کی فقہ کا کوئی دخل نہیں (تھوڑا پانی ، برکت والا پانی ، فرض کفایہ) اس سے مرشد گمراہ مرشد فلسفانہ مفاہیم کے بارے میں لوگوں کو دهوکہ دیتے ہیں (واجب الوجوب ، ممکن الوجوب ، وحدة الوجود ، حرکة الجوھری، ممتنع ) ان چیزوں میں قرآن کا دور کدھر ہے ؟ اور غور و فکر کا وظیفہ کہاں ہے؟ یونانی فلسفہ کی بہت لوگوں نے عرصہ دراز تک تقلید کی شرق سے غرب تک ... جب قرآن نازل ہوا تو اس کی روشنی شرق سے غرب تک پھیل گئی اور اس کے مفاہیم آسان تھے اس مشکل مفاہیم سے ... جس میں بہت ہیر و پھیر ہیں جب قرآن نے واضح دلائل پر اعتماد کیا جس طرح کائنات اور ذات میں غور و فکر ہے اور قرآن سب لوگوں کے ہاتھ میں ہے کسی خاص گروہ کے لیے نہیں اور نبی نے فلسفے کی تعلیم نہ دی تھی بلکہ اسلام کی تعلیم دی تھی آسان اور واضح منھج پر اکثر صحابہ ان پڑھ اور مختلف ممالک سے تھے اس کے باوجود بھی انہوں نے اسلام کو سمجھا اور ایمان لائے اور اﷲ کے کلمے کی بلندی کے لیے جہاد کیا.

آخری وصیت یہ نسل گزشتہ نسلوں سے بہتر ہے سوچ و فکر کے اعتبار سے علم و ثقافت کے زیادہ ہونے کی وجہ سے اور سب لوگ ڈيموكريٹك معاشرے میں رہتے ہیں اور یہ نسل غور وفکر میں اس نتیجے تک پہنچی ہے کہ آخرت کی کامیابی صرف ایک ہی قانون کے ذریعے ہو سکتی ہے جو اﷲ کا قانون ہے اس پر ایمان رکھنا بغیر شرک کے اور نیک کام کرنا جیسے نماز روزہ اور یہ کامیابی محنت و جدوجہد سے حاصل ہو گی اور دوسرا قانون معاشرے میں آسان ہے جو معاشی اور نجی زندگی کا ہے جس میں ایمان کا کھو جانا ہے اس لیے ہم سب گناہوں سے پاکیزگی حاصل کر سکتے ہیں صرف ایک ہی مہینہ محرم میں تعزیت کے جمع عفیر کے ذریعے سر اور سینے پیٹ کر اور رو دھو کر تو بہتر یہی ہے کہ ہم زیادہ غور و فکر کریں اور ہر شخص اپنے صحیح مرجے کی طرف لوٹے جو کہ عقیدہ ہے اور اﷲ کے احکام پر یقین رکھنا ہے اور اس مرحلے تک پہنچے جس میں اس کا خالق راضی ہو جائے اور وہ خود بھی مطمئن ہو اور اﷲ پر بھروسہ کرے اپنے عقائد کو سب خرافات سے پاک کرے کیا ہم اس مرحلہ تک پہنچے ہیں ؟

**منتخب آیہ:** ﴿وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِي هَٰذَا ٱلۡقُرۡءَانِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٖۚ وَكَانَ ٱلۡإِنسَٰنُ أَكۡثَرَ شَيۡءٖ جَدَلٗا٥٤﴾ [الكهف: 54].

اور البتہ تحقیق ہم نے اس قرآن میں ان لوگوں کے لیے ہر ایک مثال کو کئی طرح سے بیان کیا ہے اور انسان بڑا ہی جھگڑالو ہے (﻿۵۴﻿)

ستائیسویں فصل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ ٥ ٱهۡدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلۡمُسۡتَقِيمَ ٦﴾ [الفاتحة: 5-6].

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں (﻿۵﻿) ہمیں سیدھا راستہ دکھا (﻿۶﻿)

ہر مسلمان چھوٹی عمر سے اس آیت کو پڑھتے ہوئے سنا اور نماز پڑھتے ہوئے اس کو دھراتا ہے اس آیت کی پہلی قسم میں اﷲ کی عبودیت کا اعتراف کرتے ہیں اور اس سے حاجات مانگتے ہیں اور دوسری قسم میں سیدھے راستے کی ہدایت مانگتے ہیں جو آگے والی آیت میں ہے

﴿فَٱسۡتَمۡسِكۡ بِٱلَّذِيٓ أُوحِيَ إِلَيۡكَۖ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٖ ٤٣ وَإِنَّهُۥ لَذِكۡرٞ لَّكَ وَلِقَوۡمِكَۖ وَسَوۡفَ تُسۡ‍َٔلُونَ٤٤﴾ [الزخرف: 43-44].

پھر آپ مضبوطی سے پکڑیں اسے جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے بے شک آپ سیدھے راستہ پر ہیں (﻿۴۳﻿) اور بے شک وہ (قرآن) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے ایک نصیحت ہے اور تم سب سے ا سکی باز پرس ہو گی (﻿۴۴﻿)

اﷲ نے نبی کو اس آیت میں فرمایا کہ سیدھی راہ اور ھدایت صرف قرآن کی اتباع کرنے میں ہے نہ کہ کسی غیر کی اتباع کلام میں تو علم اور فلسفے کا طلب کرنا اس وقت ہو گا جب انسان کا ایمان صحیح اور مضبوط ہو گا کیوں کہ اس وقت اس کو آزمائشیں در پیش ہوں گی جس طرح کہ بیماری اور غربت میں ... یا مال ودولت اور یونیورسٹیوں کی نجاح والی ڈگری میں انسان جانتا ہے کہ یہ اﷲ کی طرف سے ہیں اور ٲجر بھی اسی کے پاس ہے اس لیے آزمائش میں بھی اﷲ پر توکل کرے

﴿الٓمٓ ١ أَحَسِبَ ٱلنَّاسُ أَن يُتۡرَكُوٓاْ أَن يَقُولُوٓاْ ءَامَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُونَ ٢ وَلَقَدۡ فَتَنَّا ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡۖ فَلَيَعۡلَمَنَّ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ صَدَقُواْ وَلَيَعۡلَمَنَّ ٱلۡكَٰذِبِينَ ٣﴾ [العنكبوت: 1-3].

الم (﻿۱﻿) کیا لوگ خیال کرتے ہیں یہ کہنے سےکہ ہم ایمان لائے ہیں چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی (﻿۲﻿) اور جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں ہم نے انہیں بھی آزمایا تھا سو الله انہیں ضرور معلوم کرے گا جو سچے ہیں اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں (﻿۳﻿)

اب تک ہم نے ایمان اور عقیدے میں بہت گفتگو کر لی ہے تو اب عمل کے بارے میں گفتگو کریں گے کیونکہ اﷲ نے ایمان کو عمل کے ساتھ ملایا ہے اور اس کو آخرت کی کامیابی کے لیے شرط قرار دیا ہے یعنی (ایمان اور نیک کام)

﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُمۡ أَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُونٖ ٨﴾ [فصلت: 8].

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام بھی کیے ان کے لیے بے انتہا اجر ہے (﻿۸﻿)

جب کہ ایمان کے معیار جو ذکر کیے تھے وہ چھ تھے.

١۔ اﷲ پر ایمان اور عقیدے میں شرک نہ کرنا کیونکہ شرک ایمان کو ضائع کرتا ہے.

۲۔ فرشتوں پر ایمان ان کے بارے میں زیادتی اور نقصان کے.

۳۔ رسولوں پر ایمان اور نبی پر خاتم النبیین ہونے کی حیثیت سے.

۴۔ آسمانی کتب پر ایمان اور قرآن پر اس حیثیت سے کہ وہ آخری آسمانی کتاب ہے.

۵ ۔ اور قیامت اور جنت وجہنم پر

۶ ۔ قضاء وقدر اور خیر وشر پر ایمان.

ایمان کی مثال بنک میں اکاؤنٹ کھولنے کی سی ہے اور نیک کام اس میں پیسے ڈالنے کی طرح ہے جب تک ہم میں سے کوئی بھی بنک میں اکاؤنٹ نہیں کھلواتا تو وہ جو کچھ کرے گا تو اس کو کیا فائدہ یعنی کس حساب میں اس کے پیسے ہوں گے اور کس طرح لوگ دعوی کرتے ہیں یہ سب نیک اعمال جنکا قرآن میں ذکر ہے واجب ہیں جن کے چھوڑنے سے انسان گناہ گار ہوتا ہے

**٭ نماز**: یہ ایک وقتی واجب ہے جس کے چوبیس گھنٹوںمیں پانچ وقت ہیں اور ہر نماز کے لیے اذان اور اقامت ہے یہ ایک ہی عمل جو کسی بھی انسان سے سفر وحضر حتی کہ مرض کی حالت میں بھی ساکت نہیں اور یہ وہ عبادت ہے جو سب انسانوں پر واجب ہے آدم سے لے کر سب رسولوں پر مختلف طریقوں سے جاری رہی لیکن بڑے افسوس کے ساتھ آسمانی کتب میں تحریف کی وجہ سے یہ کام چھوٹ گیا لیکن اسلام میں نماز ایک مکمل عمل ہے ذکر اور کیفیت کی حیثیت سے ان آیتوں میں غور کریں

﴿قَالُواْ يَٰشُعَيۡبُ أَصَلَوٰتُكَ تَأۡمُرُكَ أَن نَّتۡرُكَ مَا يَعۡبُدُ ءَابَآؤُنَآ أَوۡ أَن نَّفۡعَلَ فِيٓ أَمۡوَٰلِنَا مَا نَشَٰٓؤُاْۖ إِنَّكَ لَأَنتَ ٱلۡحَلِيمُ ٱلرَّشِيدُ ٨٧﴾ [هود: 87].

انہوں نے کہا اے شعیب کیا تیری نماز تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں جنہیں ہمارے باپ باپ دادا پوجتے تھے یا اپنے مالوں میں اپنی خواہش کے مطابق معاملہ نہ کریں بے شک تو البتہ بردبار نیک چلن ہے (﻿۸۷﻿)

﴿وَٱذۡكُرۡ فِي ٱلۡكِتَٰبِ إِسۡمَٰعِيلَۚ إِنَّهُۥ كَانَصَادِقَ ٱلۡوَعۡدِ وَكَانَ رَسُولٗا نَّبِيّٗا ٥٤ وَكَانَ يَأۡمُرُ أَهۡلَهُۥ بِٱلصَّلَوٰةِوَٱلزَّكَوٰةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِۦ مَرۡضِيّٗا ٥٥﴾ [مريم: 54-55].

اور کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کر بے شک وہ وعدہ کا سچا اور بھیجا ہوا پیغمبر تھا (﻿۵۴﻿) اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰةکا حکم کرتا تھا اور وہ اپنے رب کے ہاں پسندیدہ تھا (﻿۵۵﻿)

﴿قَالَ إِنِّي عَبۡدُ ٱللَّهِ ءَاتَىٰنِيَ ٱلۡكِتَٰبَ وَجَعَلَنِي نَبِيّٗا ٣٠ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيۡنَ مَا كُنتُ وَأَوۡصَٰنِي بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ مَا دُمۡتُ حَيّٗا ٣١﴾ [مريم: 30-31].

کہا بے شک میں الله کا بندہ ہوں مجھےاس نے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے (﻿۳۰﻿) اور مجھے با برکت بنایاہے جہاں کہیں ہوں اور مجھے کو نماز اور زکواة کی وصیت کی ہے جب تک میں زندہ ہوں (﻿۳۱﻿)

﴿وَإِذۡ أَخَذۡنَا مِيثَٰقَ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ لَا تَعۡبُدُونَ إِلَّا ٱللَّهَ وَبِٱلۡوَٰلِدَيۡنِ إِحۡسَانٗا وَذِي ٱلۡقُرۡبَىٰ وَٱلۡيَتَٰمَىٰ وَٱلۡمَسَٰكِينِ وَقُولُواْ لِلنَّاسِ حُسۡنٗا وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ إِلَّا قَلِيلٗا مِّنكُمۡ وَأَنتُم مُّعۡرِضُونَ ٨٣﴾ [البقرة: 83].

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ الله کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں سے اچھا سلوک کرنا اور لوگوں سے اچھی بات کہنا اور نماز قائم کرنا اور زکوةٰ دینا پھر سوائے چند آدمیوں کے تم میں سے سب منہ موڑ کر پھر گئے (﻿۸۳﻿)

﴿وَنَجَّيۡنَٰهُ وَلُوطًا إِلَى ٱلۡأَرۡضِ ٱلَّتِي بَٰرَكۡنَا فِيهَا لِلۡعَٰلَمِينَ ٧١ وَوَهَبۡنَا لَهُۥٓ إِسۡحَٰقَ وَيَعۡقُوبَ نَافِلَةٗۖ وَكُلّٗا جَعَلۡنَا صَٰلِحِينَ ٧٢ وَجَعَلۡنَٰهُمۡ أَئِمَّةٗ يَهۡدُونَ بِأَمۡرِنَا وَأَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ ٱلۡخَيۡرَٰتِ وَإِقَامَ ٱلصَّلَوٰةِ وَإِيتَآءَ ٱلزَّكَوٰةِۖ وَكَانُواْ لَنَا عَٰبِدِينَ ٧٣﴾ [الأنبياء: 71-73].

اور ہم اسے اورلوُط کو بچا کراس زمین کی طرف لے آئے جس میں ہم نے جہان کے لیے برکت رکھی ہے (﻿۷۱﻿) اور ہم نے اسے اسحاق بخشا اور انعام میں یعقوب دیا اور سب کونیک بخت کیا (﻿۷۲﻿) اورہم نے انہیں پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کیا کرتے تھے اور ہم نے انہیں اچھے کام کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰة دینے کا حکم دیا تھا اور وہ ہماری ہی بندگی کیا کرتے تھے (﻿۷۳﻿)

**٭ زکوة:** یہ دوسرا واجب جو قرآن میں ذکر ہوا ہے اور ہمیشہ نماز کے ساتھ ملا رہا ہے ﴿أَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ﴾ اور یہ مسلمان کی حاجت سے زائد مال پر واجب ہے جو اس کے خرچ وخوراک سے زیادہ ہو اور جو زکوة ادا نہ کریں وہ عقاب وسزا کے مستحق ہیں یاد رکھیں کہ خمس مال تجارت اس سے متعلق نہیں اور بڑے افسوس کے ساتھ کچھ لوگ دین کے لباس میں حلال وحرام کرتے ہیں اور تجارت پر خمس لازم کرتے ہیں اور لوگوں سے دین کے نام پر مال لیتے ہیں جس طرح آپ جانتے ہیں کہ زکوة ربع العشر اس مال سے جس پر زکوة لازم ہے وہ آٹھ نام جو سورة التوبہ کی آیت میں ہیں ((التوبة- ﻿۶۰﻿))

**٭ روزہ:** اور یہ ہر مسلمان پر رمضان کے مہینے میں واجب ہے

**٭ حج:** ہر اس مسلمان پر زندگی میں ایک بار واجب ہے جو اسکی قدرت رکھتا ہو کچھ ایسے کام جو ہم پر خاص اوقات میں واجب ہوتے ہیں جیسے جہاد ، جمعہ اور پانچ وقت کی امامت ہے جمعہ میں وقت کا ایک ہونا ضروری ہے جب کہ خمس صرف کنز یا مال غنیمت میں ہوتا ہے نہ کہ مال تجارت میں یا کچھ مستحب کاموں میں ... اس کے چھوڑنے والے کو عقاب نہ ہو گا جیسا ہم بیان کر چکے ہیں اﷲ نے ارکان ایمان کے معیار کو معین کیا ہے تاکہ کوئی انسان بھی ایمان کو اختیار کرنے میں غلطی نہ کرے اس طرح نیک کام کے معیار کی تمیز کو ذکر کیا اور وہ یہ کہ عمل خالص اﷲ کے لیے ہو یعنی جو عمل بھی قرآن کی روشنی سے نکلے گا وہ مرفوض ہو گا اور اس کے لیے اﷲ کی رضا ضروری ہے جو قرآن پر ایمان رکھتا ہے اس کی رسالت پر نہیں یا جو کچھ آیتوں پر ایمان رکھتا ہے اور کچھ پر نہیں تو قرآن کی تائید کا اعتقاد بھی درست نہیں ایمان کے ارکان باریک بینی سے ذکر ہوئے عام طور پر قرآن نیک اعمال کو کلی یا جزئی طور پر ذکر کرتا ہے جیسے وضو کی مثال ... کچھ نیک اعمال قرآن میں مجمل ذکر ہوئے لیکن اس کی تفسیر حدیث نے کی.. جیسا کہ نماز کا طریقہ ، رکعتوں کی تعداد اس لیے قرآن نے لوگوں سے نبی کی کامل اتباع کا حکم دیا یعنی کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ایسے کام کرے جیسے نبی نے کیے اس آیت میں دیکھیے

﴿لَّقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسۡوَةٌ حَسَنَةٞ لِّمَن كَانَ يَرۡجُواْ ٱللَّهَ وَٱلۡيَوۡمَ ٱلۡأٓخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرٗا ٢١﴾ [الأحزاب: 21].

البتہ تمہارے لیے رسول الله میں اچھا نمونہ ہے جو الله اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور الله کو بہت یاد کرتا ہے (﻿۲۱﻿)

نبی کی زندگی بندوں کے اعمال میں عملی نمونہ ہے

﴿مَّن يُطِعِ ٱلرَّسُولَ فَقَدۡ أَطَاعَ ٱللَّهَۖ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيظٗا ٨٠﴾ [النساء: 80].

جس نے رسول کا حکم مانا اس نے الله کا حکم مانا اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے تجھے ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا (﻿۸۰﻿)

رسول کی اطاعت اﷲ کی اطاعت کی طرح ہے

﴿قُلۡ إِن كُنتُمۡ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِي يُحۡبِبۡكُمُ ٱللَّهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡۚ وَٱللَّهُ غَفُورٞ رَّحِيمٞ ٣١﴾ [آل‌عمران: 31]

کہہ دو اگر تم الله کی محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو تاکہ تم سے الله محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے اور الله بخشنے والا مہربان ہے (﻿۳۱﻿)

گزشتہ آیتوں میں ذکر ہوا ہے کہ اﷲ نے آپ کی اتباع کا معیار عمل کے قبول کرنے کے لیے بنایا ہے اﷲ اور رسول کی معرفت مصدر کی حیثیت سے جو کہ نیک کام کے لیے ہے اور ہر مسلمان پر واجب ہے کہ عملی زندگی میں نبی کی اتباع کرے لیکن ایمان اور عقیدہ میں غور و فکر کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے تو ہم پر واجب ہے کہ ہم سب اعمال کا مراقبہ کریں سیرت کی کتابوں کے ذریعے ... کتابوں اور انٹر نیٹ کے ذریعے سے اطلاع حاصل کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ اس دوران علماء کی اندھی تقلید کی جائے بلکہ اﷲ نے قرآن اور سنت کو ہر ایک کے لیے مصدر بنایا ہے کائنات میں آج بہت سارے فرقے ہیں جو حقیقی اسلام کی دعوت دیتے ہیں جیسا کہ کچھ فرقے اس بات کی دعوت دیتے ہیں علی کے الہ ہونے کی .. اور دوسرے غیر اﷲ کی شفاعت کی اور واسطے اور تمیز کی ۔ ہمارا كام یہ ہے کہ ہم سب اعمال کو صاف طریقے سے کریں جو کہ قرآن کا ہے اور شرک کو چھوڑیں اپنے رب کی رضا حاصل کریں رسول کی اتباع کے ذریعے ۔ پکی بات ہے کہ توحید پرستوں کی آراء سے حقیقت کے راستے کی تلاش کے لیے اﷲ کا تقوی ذریعہ بنا سکتے ہیں جو ہمیں دھوکہ نہیں دیتا بلکہ توحید کی منزل میں انسان کو مضبوط کرے گا شرک کا چھوڑنا ایمانی عمل میں ضروری ہے یقین کے ساتھ ایمان رکھنا جس پر اعتماد کر سکتے ہیں یہاں تک کہ ہم نے ایمان اور عقیدے میں گفتگو کی یہ ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں اس کے بغیر کسی ایک کی تکمیل نہیں ان کا ایک دوسرے کے ساتھ ہونا ضروری ہے جیسا کہ آیا ہے کہ ایمان عمل کی قبولیت کے لیے ضروری ہے اگر ایمان نہ ہو گا تو سب اعمال ضائع ہو جائیں گےاگر ایمان یقین کے ساتھ پکا ہو گا تو مذکورہ ارکان جھنم سے چھٹکارے کا سبب بنیں گے قرآن میں ہے.

﴿هَلۡ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن تَأۡتِيَهُمُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ أَوۡ يَأۡتِيَ رَبُّكَ أَوۡ يَأۡتِيَ بَعۡضُ ءَايَٰتِ رَبِّكَۗ يَوۡمَ يَأۡتِي بَعۡضُ ءَايَٰتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفۡسًا إِيمَٰنُهَا لَمۡ تَكُنۡ ءَامَنَتۡ مِن قَبۡلُ أَوۡ كَسَبَتۡ فِيٓ إِيمَٰنِهَا خَيۡرٗاۗ قُلِ ٱنتَظِرُوٓاْ إِنَّا مُنتَظِرُونَ ١٥٨﴾ [الأنعام: 158].

یہ لوگ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پا س فرشتے آویں یا تیرا رب آئے یا تیرے رب کی کوئی نشانی آئے جس دن تیرے رب کی کوئی نشانی آئے گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان کام نہ آئے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے ایمان لانے کے بعد کوئی نیک کام نہ کیا ہو کہہ دو انتظار کرو ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں (﻿۱۵۸﻿)

منتخب آیة: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّ كَثِيرٗا مِّنَ ٱلۡأَحۡبَارِ وَٱلرُّهۡبَانِ لَيَأۡكُلُونَ أَمۡوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلۡبَٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِۗ وَٱلَّذِينَ يَكۡنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلۡفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرۡهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٖ٣٤﴾ [التوبة: 34].

اے ایمان والو! بہت سے عالم اور فقیر لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور الله کی راہ سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اورچاندی جمع کرتے ہیں اور اسے الله کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ا‘نہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیئے (﻿۳۴﻿)

اٹھائیسویں فصل

اس فصل میں ہم نبی کے صحابہ کے بارے میں گفتگو کریں گے جس طرح کہ نبی نے بعثت کے بعد جب دعوت کا آغاز کیا تو تین سال تک خفیہ طور پر کرتے رہے تو اس مدت میں تقریباً چالیس شخص ایمان لائے اور ان میں سے جو پہلے ایمان لائے اس فترہ میں ان میں خدیجہ بنت خویلد زوجة الرسول ، علی بن ابی طالب ، زید بن حارثہ ، ابو بکر صدیق ، عثمان بن عفان دو نوروں والے ، عبد الرحمن بن عوف ، سعد بن ٲبی وقاص ، طلحة ، عمار بن یاسر ، بلال الحبشی ، صھیب الرومی ، ٲبو ذر الغفاری ، جعفربن ٲبی طالب ...

اور جب نبی نے ظاہری طور پر اسلام کی دعوت کا اعلان کیا اس وقت مسلمانوں کی تعداد بہت تھی جن میں سے سیدنا حمزہ آپ کے چچا عمر بن الخطاب ، نعیم بن عبد اﷲ ، عامر بن فھیرہ ، عبد اﷲ بن مسعود ، ٲبو حذیفہ بن عتبہ ... یہ لوگ جنہوں نے اس فطرہ میں اسلام قبول کیا کبار صحابہ نے عقیدہ اور ایمان پر اﷲ کی راہ میں جہاد کیا دس سال مکہ میں دعوت کے بعد آپ نے صحابہ کرام کے ساتھ مدینہ منورہ ہجرت فرمائی اور قرآن نے ان صحابہ کو مھاجرین کا نام دیا اور مدینہ والوں کو انصار کا ... مدینہ ہجرت کے بعد اوس و خزرج کے دو قبیلے ایمان لائے جن کے درمیان ایک عرصہ سے جنگ جاری تھی اس طرح مدینہ سے یہودی بھی ایمان لائے مہاجرین اور انصار نے مال ودولت اور اولاد حتی کہ بیویاں بھی اسلام کی کامیابی کے لیے قربان کر دیں اور اﷲ کی راہ میں جہاد کیا مہاجرین اور انصار کی شان میں قرآن نے یوں کہا.

﴿وَٱلسَّٰبِقُونَ ٱلۡأَوَّلُونَ مِنَ ٱلۡمُهَٰجِرِينَ وَٱلۡأَنصَارِ وَٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُم بِإِحۡسَٰنٖ رَّضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُواْ عَنۡهُ وَأَعَدَّ لَهُمۡ جَنَّٰتٖ تَجۡرِي تَحۡتَهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدٗاۚ ذَٰلِكَ ٱلۡفَوۡزُ ٱلۡعَظِيمُ ١٠٠﴾ [التوبة: 100].

اور جو لوگ قدیم میں پہلے ہجرت کرنے والوں اور مدد دینے والو ں میں سے اور وہ لوگ جو نیکی میں ان کی پیروی کرنے والے ہیں الله ان سے راضی ہوا اوروہ اس سے راضی ہوئےان کے لیے ایسے باغ تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے (﻿۱۰۰﻿)

اور اس آیت میں اﷲ نے مہاجرین اور انصار سے راضی ہوا جنہوں نے اسلام کی زندگی بھر خدمت کی اور اﷲ نے ان کو بعد والوں کےلیے بہترین نمونہ بنایا اور قرآن میں ان کی شان میں بہت ذکر ہوا اور ان سب کے لیے جنت کا وعدہ کیا یہ وہ اسلام ہے جس کی نعمت آج تک موجود ہے یہ مہاجرین و انصار کی قربانیوں کا پھل ہے اس آیت میں دیکھیں.

﴿مُّحَمَّدٞ رَّسُولُ ٱللَّهِۚ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡۖ تَرَىٰهُمۡ رُكَّعٗا سُجَّدٗا يَبۡتَغُونَ فَضۡلٗا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضۡوَٰنٗاۖ سِيمَاهُمۡ فِي وُجُوهِهِم مِّنۡ أَثَرِ ٱلسُّجُودِۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمۡ فِي ٱلتَّوۡرَىٰةِۚ وَمَثَلُهُمۡ فِي ٱلۡإِنجِيلِ كَزَرۡعٍ أَخۡرَجَ شَطۡ‍َٔهُۥ فَ‍َٔازَرَهُۥ فَٱسۡتَغۡلَظَ فَٱسۡتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِۦ يُعۡجِبُ ٱلزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ ٱلۡكُفَّارَۗ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ مِنۡهُم مَّغۡفِرَةٗ وَأَجۡرًا عَظِيمَۢا ٢٩﴾ [الفتح: 29].

محمد الله کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کفار پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع و سجود کر رہے ہیں الله کا فضل اوراس کی خوشنودی تلاش کرتے ہیں ان کی شناخت ان کے چہرو ں میں سجدہ کا نشان ہے یہی وصف ان کا تو رات میں ہے اور انجیل میں ان کا وصف ہے مثل اس کھیتی کے جس نے اپنی سوئی نکالی پھر اسے قوی کر دیا پھر موٹی ہوگئی پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی کسانوں کو خوش کرنے لگی تاکہ الله ان کی وجہ سے کفار کو غصہ دلائے الله ان میں سے ایمان داروں اورنیک کام کرنے والوں کے لیے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے (﻿۲۹﻿)

بڑے افسوس کے ساتھ آج بعض جہلاءان کو گالیاں دیتے اور طعن کرتے ہیں کاش انہوں نے قرآن کو پڑھا اور مطالعہ کیا ہوتا تو کبھی یہ نہ کہتے قرآن میں ہے

﴿إِذۡ يَتَلَقَّى ٱلۡمُتَلَقِّيَانِ عَنِ ٱلۡيَمِينِ وَعَنِ ٱلشِّمَالِ قَعِيدٞ ١٧ مَّا يَلۡفِظُ مِن قَوۡلٍ إِلَّا لَدَيۡهِ رَقِيبٌ عَتِيدٞ١٨﴾ [ق: 17-18].

جب کہ ضبط کرنے والے دائیں اوربائیں بیٹھیں ہوئے ضبط کرتے جاتے ہیں (﻿۱۷﻿) وہ منہ سے کوئی بات نہیں نکالتا مگراس کے پاس ایک ہوشیار محافظ ہوتا ہے (﻿۱۸﻿)

اس آیت میں غور کریں جس میں مہاجرین اور انصار کی تعریف کی گئی اور جنہوں نے ان کی اتباع کی ( آج کے مسلمان بھی اس میں شامل ہیں )

﴿لِلۡفُقَرَآءِ ٱلۡمُهَٰجِرِينَ ٱلَّذِينَ أُخۡرِجُواْ مِن دِيَٰرِهِمۡ وَأَمۡوَٰلِهِمۡ يَبۡتَغُونَ فَضۡلٗا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضۡوَٰنٗا وَيَنصُرُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓۚ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ٨ وَٱلَّذِينَ تَبَوَّءُو ٱلدَّارَ وَٱلۡإِيمَٰنَ مِن قَبۡلِهِمۡ يُحِبُّونَ مَنۡ هَاجَرَ إِلَيۡهِمۡ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمۡ حَاجَةٗ مِّمَّآ أُوتُواْ وَيُؤۡثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمۡ وَلَوۡ كَانَ بِهِمۡ خَصَاصَةٞۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفۡسِهِۦ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ ٩ وَٱلَّذِينَ جَآءُو مِنۢ بَعۡدِهِمۡ يَقُولُونَ رَبَّنَا ٱغۡفِرۡ لَنَا وَلِإِخۡوَٰنِنَا ٱلَّذِينَ سَبَقُونَا بِٱلۡإِيمَٰنِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِي قُلُوبِنَا غِلّٗا لِّلَّذِينَ ءَامَنُواْ رَبَّنَآ إِنَّكَ رَءُوفٞ رَّحِيمٌ ١٠﴾ [الحشر: 8-10].

وہ مال وطن چھوڑنے والے مفلسوں کے لیے بھی ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے الله کا فضل اس کی رضا مندی چاہتے ہیں اوروہ الله اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی سچے (مسلمان) ہیں (﻿۸﻿) اور وہ (مال) ان کے لیے بھی ہے کہ جنہوں نے ان سے پہلے (مدینہ میں) گھر اور ایمان حاصل کر رکھا ہے جو ان کے پاس وطن چھوڑ کرآتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں اور اپنے سینوں میں اس کی نسبت کوئی خلش نہیں پاتے جو مہاجرین کو دیا جائے اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا جائے پس وہی لوگ کامیاب ہیں (﻿۹﻿) اور ان کے لیے بھی جو مہاجرین کے بعد آئے (اور) دعا مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارےان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمانداروں کی طرف سے کینہ قائم نہ ہونے پائے اے ہمارے رب بے شک تو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے (﻿۱۰﻿)

پہلی تعریف مہاجرین کے لیے ہے جنہوں نے اپنے وطن اور اولاد کو اﷲ کی رضا کی خاطر چھوڑا ہمیشہ اﷲ اور اس کے رسول کی کامیابی کے لیے اور وہی سچے لوگ ہیں ۔ انصار وہ ہیں جنہوں نے اپنے آپ پر ان کو ترجیح دی اگر چہ وہ ضرورت مند رہے لیکن اپنے مال ودولت کو مہاجرین کے لیے خرچ کیا اور وہی کامیاب ہوئے اور اﷲ نے ہماری ذمہ داری کو مسلمانوں کے حق میں بیان فرمایا خاص کر مہاجرین و انصار کے لیے اور ہمارا وظیفہ ان کے لیے دعا و مغفرت کا ہے کیا ہم نے اپنے دلوں میں ان کو عظیم رکھا ؟ کیا ہم نے ان کا دفاع کیا اور جو بھی ان کو تہمت لگائے اس کا مقابلہ کیا اب سے ہم پر لازم ہے کہ ہم صحابہ اور تابعین سے سچی محبت رکھیں کیونکہ اﷲ ان سے راضی ہوا اور ہم اپنی آنکھیں ان کی اجتھادی غلطیوں میں دھیمی رکھیں کیوں کہ وہ بھی بشر تھے اور ہر بشر خطاوار ہوتا ہے اور بہترین وہ ہیں جو خطاؤں کو توبہ کے ذریعے نیکیوں میں بدل لیتے ہیں تو ہم پر نبی کے منھج کی اتباع لازم ہے اﷲ اور رسول کی اتباع میں ہم اپنے آپ کو قیامت کے لیے تیار کریں قرآن میں ہے

﴿تِلۡكَ أُمَّةٞ قَدۡ خَلَتۡۖ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَلَكُم مَّا كَسَبۡتُمۡۖ وَلَا تُسۡ‍َٔلُونَ عَمَّا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ١٤١﴾ [البقرة: 141].

وہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی ان کے لیے ان کے عمل ہیں اور تمہارے لیے تمہارے عمل ہیں اور تم سے ان کے اعمال کی نسبت نہیں پوچھا جائے گا (﻿۱۴۱﻿)

اور وہ جو نبی کے ساتھ تھے اور نبی کی بیویاں امھات المؤمنین ہیں قرآن نے ان کی شان میں یوں بیان کیا

﴿ٱلنَّبِيُّ أَوۡلَىٰ بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ مِنۡ أَنفُسِهِمۡۖ وَأَزۡوَٰجُهُۥٓ أُمَّهَٰتُهُمۡۗ وَأُوْلُواْ ٱلۡأَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلَىٰ بِبَعۡضٖ فِي كِتَٰبِ ٱللَّهِ مِنَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ وَٱلۡمُهَٰجِرِينَ إِلَّآ أَن تَفۡعَلُوٓاْ إِلَىٰٓ أَوۡلِيَآئِكُم مَّعۡرُوفٗاۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي ٱلۡكِتَٰبِ مَسۡطُورٗا ٦﴾ [الأحزاب: 6].

نبی مسلمانو ں کے معاملہ میں ان سے بھی زيادہ دخل دینے کا حقدار ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں اور رشتہ دار الله کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں بہ نسبت دوسرے مومنین اور مہاجرین کے مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے کچھ سلوک کرنا چاہو یہ بات لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے (﻿۶﻿)

جس طرح ہم اﷲ قرآن اور نبی کی عزت پر غیرت کرتے ہیں اسی طرح ہمیں امھات المؤمنین کی عزت پر بھی غیرت کرنا ہو گی ( رسول کی بیویاں ) اور مہاجرین وانصار اور تابعین اور ہم میں سے ہر ایک پر کسی ملک میں کسی شہر یا کسی گاؤں کے رہنے والے ہوں ان کے لیے رسول کے خلیفوں کی اتباع کرنی ہو گی جس طرح ہم قرآن کی اتباع کرتے ہیں اور عمل میں ہماری اطاعت اﷲ اور رسول کے لیے ایسی ہونی چاہیے جیسے مہاجرین وانصار کی تھی اور ہمیں امھات المؤمنین کا ایسے دفاع کرنا چاہیے جیسے ہم اپنی ماں اور بہنوں کا کرتے ہیں اور اس کو اﷲ نے سورہ نور کی آیت نمبر پچیس میں ذکر کیا جس میں سیدہ عائشہ رضى الله عنها کی طرف کی گئی تہمت کا سکوت اور ان کے دفاع میں نازل ہوئی قرآن میں ہے .

﴿لَّوۡلَآ إِذۡ سَمِعۡتُمُوهُ ظَنَّ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ وَٱلۡمُؤۡمِنَٰتُ بِأَنفُسِهِمۡ خَيۡرٗا وَقَالُواْ هَٰذَآ إِفۡكٞ مُّبِينٞ ١٢ لَّوۡلَا جَآءُو عَلَيۡهِ بِأَرۡبَعَةِ شُهَدَآءَۚ فَإِذۡ لَمۡ يَأۡتُواْ بِٱلشُّهَدَآءِ فَأُوْلَٰٓئِكَ عِندَ ٱللَّهِ هُمُ ٱلۡكَٰذِبُونَ ١٣﴾ [النور: 12-14].

جب تم نے یہ بات سنی تھی تو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنے لوگوں کے ساتھ نیک گمان کیوں نہ کیا او رکیو ں نہ کہا کہ یہ صریح بہتان ہے (﻿۱۲﻿) یہ لوگ اس پرچار گواہ کیو ں نہ لائے پھر جب وہ گواہ نہ لائے تو الله کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں (﻿۱۳﻿) اور اگر تم پر الله کا فضل اور دنیا اور آخرت میں اس کی رحمت نہ ہوتی تو اس چرچا کرنے میں تم پر کوئی بڑی آفت پڑتی (﻿۱۴﻿)

اس جدید زمانے میں ہمارا وظیفہ اﷲ اور اس کے دین اور اس کے رسول اور نبی کی سب بیویوں اور صحابہ اور تابعین کا دفاع کرنا ہو گا بڑے افسوس کے ساتھ بہت لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ کی وفات کے بعد صحابہ میں اور آپکی بیویوں میں بہت جھگڑا ہوا یہ چیز حقیقت اور تاریخ کے خلاف ہے اور اس پر گزشتہ آیت واضح دلیل ہے آپ کی وفات کے بعد صحابہ اور آپ کی بیویوں نے اپنے جان ومال اسلام کی بلندی کے لیے ختم کیں اور ہم آخر میں صحابہ کرام کا دوستانہ علاقہ ایک نمونہ کے طور پر پیش کرتے ہیں جو آپ کی وفات سے پہلے اور بعد میں تھا یہاں تک کہ ان کے تعلقات کو جو ان کے درمیان تھا صحابہ نے جانا ... عائشہ بنت ٲبو بکر ( پہلے خلیفہ ) یہ نبی کی تیسری بیوی تھیں .. حفصہ بنت عمر بن الخطاب (دوسرے خلیفہ ) یہ نبی کی چوتھی بیوی تھیں ... رقیہ بنت نبی یہ سیدنا عثمان بن عفان (تیسرے خلیفہ ) اور ان کی وفات کے بعد نبی نے اپنی دوسری بیٹی ٲم کلثوم کی شادی ان سے کی ... فاطمہ بنت نبی یہ علی بن ٲبی طالب ( چوتھے خلیفہ ) کی بیوی تھیں ۔سیدنا علی کی بیٹی ( ٲم کلثوم) سے سیدنا عمر نے شادی کی۰ سیدنا عثمان بن عفان تیسرے خلیفہ کے پوتے عبد اﷲ بن عمر نے سیدنا علی کی پوتی جو چوتھے خلیفہ تھے سے کی فاطمہ بنت الحسین بن علی بن ٲبو طالب.

اسی طرح سے بہت سے ازدواجی تعلقات جو کہ سیرت کی کتابوں میں بیان ہوئے یہ وہ معلومات ہیں جو ٲظہر الشمس ہیں ان حوادث تاریخیہ کو چودہ صدیاں گزر گئیں اور اس سے پہلے کہ ہم کوئی ایسا کلام سنیں کسی شخص کا جس نے صحابہ اور ٲمھات المؤمنین کو گالیاں دی ہوں کوئی ثبوت نہیں اور ہمارا مرجع ایک ہے جو اﷲ کی کتاب قرآن مجید ہے اور اسی میں سچی اور فطری نظر ڈالی جا سکتی ہے

منتخب آیہ: ﴿وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَٰهَدُواْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ ءَاوَواْ وَّنَصَرُوٓاْ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ حَقّٗاۚ لَّهُم مَّغۡفِرَةٞ وَرِزۡقٞ كَرِيمٞ ٧٤﴾ [الأنفال: 76].

اور جو لوگ ایمان لائے اوراپنے گھر چھوڑے اور الله کی راہ میں لڑے اورجن لوگوں نے انہیں جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی سچے مسلمان ہیں ا‘ن کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے (﻿۷۴﻿)

انتیسویں فصل

کس لیے ہم ترقی اور بلندی کی طرف نہ بڑھیں باوجود اس کے قدرتی خیرات متوفر ہے جیسے پٹرول ، گیس اور دیگر معدنی قوات سرسبز زمین اور کام کرنے والے عوامل ... اور یہی وہ دلیل ہے جو عقیدہ اور فکر میں بھی ہے اور اس میں بہت ساری مشکلات پیش آئیں جیسا کہ ڈاکٹر شرییتی ۔ اور اس فصل میں ہم اسی موضوع پر گفتگو کریں گے جس طرح کہ آپ جانتے ہیں الرزاق اﷲ کی صفات سے ہے جس کا کوئی شریک نہیں کوئی بھی مخلوق اس سے شرک کا دعوی نہیں کر سکتی جس طرح کہ یہ بھی جانتے ہیں کہ بڑی مشکلات سے ہیں جس نے مفکرین کو اب تک مشکل میں ڈالا تو وہ رزق کی ہی مشکل تھی آج لوگ رزق اور روز مرہ معاش کی طلب میں جیسا کہ ربورٹ اور الیکٹرونی مشینری ہے جو صبح سے شام تک رزق کی کمائی ہے اور وہ اس کا شعور نہیں رکھتے اس آنے والی آیت میں غور کریں جس کو اﷲ نے اپنے کلام میں بیان فرمایا کہ پوری مخلوقات کا رزق اس کے قبضہ قدرت میں ہے اور انسان کی جدو جہد کا مقصد صرف رزق ہونا چاہیے بلکہ وہ زندگی کا محض ایک وسیلہ ہوا اصل مقصد تک پہنچنے کے لیے جو ایمان اور نیک کام ہیں مثال کے طور پر اگر انسان اپنے سامنے کھانے کی دس ڈشیں بھر کے رکھتا ہے تو اس کا رزق اس کھانے میں سے وہی ہو گا جو وہ کھائے گا نہ کہ دس کی دس ڈشیں کھا جائے گا اور اسی طرح اگر انسان مہنگا ترین گھر کسی مہنگائی والی جگہ میں خریدتا ہے تو اس کا رزق اس گھر میں اس کی رات نیند کرنا ہو گی ( ایک یا دو میٹر کے حصہ میں ) اﷲ نے قرآن میں ہر انسان کے رزق کی تقدیر کو بتایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ رزق کو زندگی کا مقصد نہ بنائیں بلکے وسیلہ بنائیں اﷲ کی رضا تک پہنچنے کے لیے ۔ جو لوگ رزق کمانے میں بہت کوشش کرتے ہیں تو اﷲ ان کے رزق کو بڑھاتا ہے جیسا کہ قرآن نے یوں بیان کیا کہ کچھ لوگ کالے اور کچھ سفید اور کچھ موٹے کچھ کمزور اور کچھ لمبے کچھ چھوٹے اسی طرح کہ رزق کے مسئلہ میں بھی کچھ امیر اور کچھ غریب ہیں اس آیت میں دیکھیے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَإِذَآ أَذَقۡنَا ٱلنَّاسَ رَحۡمَةٗ فَرِحُواْ بِهَاۖ وَإِن تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةُۢ بِمَا قَدَّمَتۡ أَيۡدِيهِمۡ إِذَا هُمۡ يَقۡنَطُونَ ٣٦ أَوَ لَمۡ يَرَوۡاْ أَنَّ ٱللَّهَ يَبۡسُطُ ٱلرِّزۡقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقۡدِرُۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَٰتٖ لِّقَوۡمٖ يُؤۡمِنُونَ ٣٧﴾ [الروم: 36-37].

اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو اس پر خوش ہوجاتے ہیں اور اگر انہیں ان کے گذشتہ اعمال کے سبب سے دکھ پہنچتا ہے تو فوراً نا امید ہو جاتے ہیں (﻿۳۶﻿) کیا وہ نہیں دیکھتے کہ الله جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ کرتا ہے بے شک اس میں ایمان لانے والوں کے لیے نشانیاں ہیں (﻿۳۷﻿)

اﷲ نے اس آیت میں تاکید فرمائی کہ رزق صرف اﷲ کے ہاتھ میں ہے کوئی انسان بھی اس وقت تک نہ مرے گا یہاں تک کہ اس کا رزق مکمل نہ ہو جائے ﴿لَا نَسۡ‍َٔلُكَ رِزۡقٗاۖ نَّحۡنُ نَرۡزُقُكَ﴾ انسان کا اصلی مقصد اﷲ کی معرفت اور اس کی عبادت ہےلیکن اس کو چھوڑ کر رزق کی تلاش کو مقصد بنایا گیا یہ واضح بات ہے کہ انسان اپنی زندگی میں کشمکش کی حالات میں گزارتا ہے جس طرح کہ خوشی وغم انعامات ، تکلیفیں اور مصائب ۔ یقین کریں کہ زندگی میں جو باقی ہے گزر جائے گا آئے گا جس طرح باقی تھا کیا یہ معقول ہے کہ ہم اس رزق کو ہدف بنائیں جس کی ذمہ داری اﷲ کے پاس ہے ہمارے اور مخلوقات کے لیے اور ہم اس سے غافل ہیں قرآن میں ہے

﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيۡنَيۡكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعۡنَا بِهِۦٓ أَزۡوَٰجٗا مِّنۡهُمۡ زَهۡرَةَ ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا لِنَفۡتِنَهُمۡ فِيهِۚ وَرِزۡقُ رَبِّكَ خَيۡرٞ وَأَبۡقَىٰ ١٣١ وَأۡمُرۡ أَهۡلَكَ بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱصۡطَبِرۡ عَلَيۡهَاۖ لَا نَسۡ‍َٔلُكَ رِزۡقٗاۖ نَّحۡنُ نَرۡزُقُكَۗ وَٱلۡعَٰقِبَةُ لِلتَّقۡوَىٰ ١٣٢﴾ [طه: 131-132].

اور تو اپنی نظر ان چیزو ں کی طرف نہ دوڑا جو ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو دنیاوی زندگی کی رونق کے سامان دے رکھے ہیں تاکہ ہم انہیں اس میں آزمائیں او رتیرے رب کا رزق بہتر اور دیرپا ہے (﻿۱۳۱﻿) اور اپنے گھر والو ں کو نماز کا حکم کر اور خود بھی اس پر قائم رہ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیتے ہیں اور پرہیزگاری کا انجام اچھا ہے (﻿۱۳۲﻿)

اور اسی طرح سے

﴿وَمَا مِن دَآبَّةٖ فِي ٱلۡأَرۡضِ إِلَّا عَلَى ٱللَّهِ رِزۡقُهَا وَيَعۡلَمُ مُسۡتَقَرَّهَا وَمُسۡتَوۡدَعَهَاۚ كُلّٞ فِي كِتَٰبٖ مُّبِينٖ ٦﴾ [هود: 6].

اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر اس کی روزی الله پر ہے اور جانتا ہے جہاں وہ ٹھیرتا ہے اور جہاں وہ سونپا جاتا ہے سب کچھ واضح کتاب میں ہے (﻿۶﻿)

اگر انسان اﷲ پر ایمان اور نیک کام کو زندگی کا اصل مقصد بنائے اور رزق کی تلاش کو اس کے لیے وسیلہ بنائے تو اﷲ پوری کائنات کو اس کا مدد گار بنا دے گا اس کے ھدف کی تحقیق میں اور صحیح ایمان وہ ہے جو شرک سے خالی ہو اور نیک کام کا معیار اﷲ کی رضا ہے اور اﷲ سے وسعت رزق کی درخواست ہے تاکہ اﷲ زمین و آسمان کے خزانوں کو مسخر کر دے قرآن میں ہے

﴿وَلَوۡ أَنَّ أَهۡلَ ٱلۡقُرَىٰٓ ءَامَنُواْ وَٱتَّقَوۡاْ لَفَتَحۡنَا عَلَيۡهِم بَرَكَٰتٖ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلۡأَرۡضِ وَلَٰكِن كَذَّبُواْ فَأَخَذۡنَٰهُم بِمَا كَانُواْ يَكۡسِبُونَ ٩٦ أَفَأَمِنَ أَهۡلُ ٱلۡقُرَىٰٓ أَن يَأۡتِيَهُم بَأۡسُنَا بَيَٰتٗا وَهُمۡ نَآئِمُونَ ٩٧ أَوَ أَمِنَ أَهۡلُ ٱلۡقُرَىٰٓ أَن يَأۡتِيَهُم بَأۡسُنَا ضُحٗى وَهُمۡ يَلۡعَبُونَ ٩٨﴾ [الأعراف: 96-98].

اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور ڈرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے نعمتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انہوں نے جھٹلایا پھر ہم نے ان کے اعمال کے سبب سے گرفت کی (﻿۹۶﻿) کیا بستیوں والے نڈر ہو چکے ہیں کہ ہماری طرف سے ان پر رات کو عذاب آئے جب وہ سو رہے ہوں (﻿۹۷﻿) یا بستیوں والے اس بات سے نڈر ہو چکے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آئے جب وہ کھیل رہے ہوں (﻿۹۸﻿)

اگر آپ کو یاد ہو کہ گزشتہ فصلوں میں کچھ ہم نے کہا کہ اﷲ ہی مؤمن وکافر کو رزق دیتا ہے اور دنیاوی نمائشیں جو انسان کو دھوکہ دیتی ہیں لیکن ہمارا مقصد ہے کہ ہم رزق کو اصل مقصد کی تلاش میں وسیلہ بنائیں اﷲ کی رضا کے وصول تک ... قرآن میں ہے

﴿وَلَوۡلَآ أَن يَكُونَ ٱلنَّاسُ أُمَّةٗ وَٰحِدَةٗ لَّجَعَلۡنَا لِمَن يَكۡفُرُ بِٱلرَّحۡمَٰنِ لِبُيُوتِهِمۡ سُقُفٗا مِّن فِضَّةٖ وَمَعَارِجَ عَلَيۡهَا يَظۡهَرُونَ ٣٣ وَلِبُيُوتِهِمۡ أَبۡوَٰبٗا وَسُرُرًا عَلَيۡهَا يَتَّكِ‍ُٔونَ ٣٤ وَزُخۡرُفٗاۚ وَإِن كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَٰعُ ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَاۚ وَٱلۡأٓخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ لِلۡمُتَّقِينَ ٣٥﴾ [الزخرف: 33-35].

اوراگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک طریقہ کے ہوجائیں گے (کافر) تو جو الله کے منکر ہیں انکے گھروں کی چھت اور ان پر چڑھنے کی سیڑھیاں چاندی کی کر دیتے (﻿۳۳﻿) اوران کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی چاندی کے کر دیتے جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں (﻿۳۴﻿) اور سونے کے بھی اور یہ سب کچھ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور آخرت آپ کے رب کے ہاں پرہیزگاروں کے لیے ہے (﻿۳۵﻿)

حقیقت یہ ہے کہ کہ ہمارا ملک کاٹا ہوا بند ہے باہر کی دنیا کے تمام احکام اورذرائع مواصلات سے جو کہ دنیا کا اهم ربط ہے جس طرح کہ ٹیلی ویثرن اور ریڈیو ، میگزین جو کہ ایک خاص گروہ کے اختیار میں ہیں جو شرک اور خرافات کو ان ذرائع مواصلات کے ذریعے پھیلا رہی ہے کوئی مشینری بھی ان کے خلاف ہو گی تو فوراً ہی اس کو ختم کر دے گی اور ہمارا ملک ان پابندیوں اور رکاوٹوں سے گزر جائے گا تو یہ سب کے لیے آزادی ہو گی ان کے اظہار خیال کے لیے آزادی ہو گی اور سب ان میں گفتگو کرنے پر قادر ہیں اور بہتری کو اختیار کرنے لیے اور حق تک پہنچنے کے لیے ...

**منتخب آیة**: ﴿وَمَن يُشَاقِقِ ٱلرَّسُولَ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ ٱلۡهُدَىٰ وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ نُوَلِّهِۦ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصۡلِهِۦ جَهَنَّمَۖ وَسَآءَتۡ مَصِيرًا ١١٥﴾ [النساء: 115].

اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس پر سیدھی راہ کھل چکی ہو اور سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف چلے تو ہم اسے اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا ہے اور اسے دوزح میں ڈالیں اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے (﻿۱۱۵﻿)

تیسویں فصل  
خوبصورت خاتمہ

ہم آپکو اس کتاب کے مطالعہ کے تمام ہونے پر مبارکباد کہتے ہیں حقیقت کو جاننے والے یہ بات سمجھتے ہیں کہ گزشتہ دلائل کتاب میں قرآن مجید سے کسی دینی یا اسلامی تعصب سے ہٹ کر تھے اور اس میں کسی دینی تفرقہ بازی کی بناء پر نہیں تھے قرآن میں ہے:

﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ فَرَّقُواْ دِينَهُمۡ وَكَانُواْ شِيَعٗا لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِي شَيۡءٍۚ إِنَّمَآ أَمۡرُهُمۡ إِلَى ٱللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَفۡعَلُونَ ١٥٩﴾ [الأنعام: 159].

جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کئی جماعتیں بن گئے تیرا ان سے کوئی تعلق نہیں ان کا کام الله ہی کے حوالے ہے پھر وہی انہیں بتلائے گا جو کچھ وہ کرتے تھے (﻿۱۵۹﻿)

اسلام وحدت کی طرف دعوت دیتا ہے لیکن کچھ مذاہب جو انسانیت کے بنائے ہوئے فرقہ واریت کی طرف بلاتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ حلال وحرام اﷲ ہی داخل کرتا ہے اور ہر عالم کے لیے اپنے مذہب میں رائے کا اختیار ہوتا ہے دین میں پختہ بات قرآن و حدیث کی ہے لیکن مذاہب میں سینکڑوں کتب واحوال ہیں اﷲ کا دین ہی اس کائنات میں مکمل طور پر مؤثر ہے اور عقیدے میں تقلید اچھی نہیں غیراﷲ کی ثناء و حمد اﷲ کے ساتھ شرک ہے اور دین کے شعائر ثابت ہیں قرآن میں ہے

﴿ وَٱعۡتَصِمُواْ بِحَبۡلِ ٱللَّهِ جَمِيعٗا وَلَا تَفَرَّقُواْ...﴾ [آل‌عمران: 103].

اور سب مل کر الله کی رسی مضبوط پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو ... (﻿۱۰۳﻿)

ختم نبوت کے بعد ہم اس دین کو ٹھیک طور پر پہنچانے کے ذمہ دار ہیں ہم میں ہر فرد یہ جانتا ہے کہ کچھ لوگ حقیقت کے طلب گار ہیں لیکن وه اندھے تعصبانہ طریقے پر گامزن ہیں اور ہم پر لازم ہے کہ ہم اس کتاب کو پھیلانے کی کوشش کریں اور دوسروں کو ترغیب دیں کہ یہ اﷲ کی نعمتوں کا چھوٹا سا بدلہ ہے آپ کا ارشاد گرامی ہے ( جس نے ایک انسان کو گمراہی سے نجات دلائی گویا اس نے پوری کائنات کو نجات دلائی ) ہم سب کے سب اپنی فیملی خاندان ، قبیلہ اور دوستوں کے مسؤول ہیں لیکن بڑے افسوس کے ساتھ آج عورتیں آپس کی باتیں کرتی ہیں روز مرہ کے مسائل میں ۔ لیکن توحید اور ایمان کی بات کبھی نہیں کرتیں آپ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی عورت جھنم میں جائے گی تو اس کے ساتھ چار مرد جائیں گے اس کا باپ اسکا شوہر اسکے بھائی اور اس کے بیٹے ... سوائے اس کے اگر انہوں نے ہدایت کی مسئولیت ادا کی ہو اور اس کو تبلیغ کی ہو یہ بات مردوں کے حق میں سچی ہے اسلام دلوں میں ایمان و اخلاق کے ذریعے داخل ہوتا ہے ہم نے اس کتاب میں ایمان اور اﷲ کی طرف دعوت کے بارے میں بہت گفتگو کی لازم ہے کہ دعوت دینے والے کا اخلاق انبیاء کے اخلاق جیسا ہو اور خاص کر ہمارے نبی جیسا ہو سید قطب کا قول ہے ... اسلام کو اپنی ذات میں قائم کر لو تو پوری دنیا میں قائم ہو جائے گا اور اگر آپ كے ذہن میں اس مسئلے پر کوئی سوال کھٹکے تو توحید اور توحید والوں کو نہ بھولنا جو ہر زمانہ میں موجود ہیں آپ اپنے سوالوں کے جواب کے لیے تھوڑی سی کوشش کے بعد توحید کو پا لو گے اﷲ کا شکر ہے جس نے ہم پر ہدایت اور تبلیغ کی مسئوولیت ڈالی اﷲ سے امید ہے کہ وہ انسانیت کو خرافت اور جہالت سے بچائے جو دوزخ کی طرف دعوت دیتی ہے تھوڑی سی عقلمندی روشنی کے قریب لاتی ہے قرآن میں ہے

﴿ٱلَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهۡدِينِ ٧٨ وَٱلَّذِي هُوَ يُطۡعِمُنِي وَيَسۡقِينِ ٧٩ وَإِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ يَشۡفِينِ ٨٠ وَٱلَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحۡيِينِ ٨١ وَٱلَّذِيٓ أَطۡمَعُ أَن يَغۡفِرَ لِي خَطِيٓ‍َٔتِي يَوۡمَ ٱلدِّينِ ٨٢﴾ [الشعراء: 78-82].

جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی مجھے راہ دکھاتا ہے (﻿۷۸﻿) اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے (﻿۷۹﻿) اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے (﻿۸۰﻿) اور وہ جو مجھے مارے گا پھر زندہ کرے گا (﻿۸۱﻿) اور وہ جو مجھے امید ہے کہ میرے گناہ قیامت کے دن مجھے بخش دے گا (﻿۸۲﻿)

منتخب آیة: ﴿وَمَنۡ أَحۡسَنُ قَوۡلٗا مِّمَّن دَعَآ إِلَى ٱللَّهِ وَعَمِلَ صَٰلِحٗا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ ٱلۡمُسۡلِمِينَ ٣٣﴾ [فصلت: 33].

اور اس سے بہتر کس کی بات ہے جس نے لوگوں کو الله کی طرف بلایا اور خود بھی اچھے کام کیے اور کہا بے شک میں بھی فرمانبرداروں میں سے ہوں (﻿۳۳﻿)

﴿أَلَيۡسَ ٱللَّهُ بِكَافٍ عَبۡدَهُۥ﴾ [الزمر: 36]. کیا الله اپنے بندے کو کافی نہیں؟

السلام عليکم و رحمہ الله و برکاتہ – عبدالله اردو– بہار ١٤٢٧ هجری القمری

منابع:

1- قرآن مجيد

2- قرآن کریم کی چار بنیادی اصطلاحات –امام ابوالاعلىٰ مودودى

3- تفسير في ظلال القرآن –سيد قطب ابراہیمحسين شاذلى

4- احياء علوم الدين –امام ابوحامد محمد غزالى

5- اور بھی بہت ساری مختلف کتابیں اور ویب سائٹس ہیں جن سے آپ رجوع کرسکتے ہیں.

